اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

الحمد للہ تعالے

یہ دیوان جسکی ہر سطر فصاحت کے موتیوں کی لڑی جسکا ہر مصرع بلاغت کے پھولوں کی چھڑی
بلکہ ہر لفظ عمدہ پاکیزہ زیور شریعت سے آراستہ تحقیق معنوی وصوری سے پیراستہ شریعت کے
سانچہ میں ڈہلا۔ دریا طریقت و معرفت میں ڈوبا ہوا۔ مسمّٰی باسمِ تاریخی

فروغ نبی صلعم

۱۳۴۸ھ

دیوانِ دیدارِ علی اردو

معہ

تضمینات و ترجیعات نادرہ

از نتیجہ طبع رسائے استاذ المدرسین سید المحققین واقف رموز خفی و جلی اعلیٰ حضرت امام الوقت
مولٰنا مولوی مفتی سید ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب قبلہ رضوی قادری
مجددی محدث الوری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ امیر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

جس کو فقیر ابو البرکات سید احمد الوری نے شائع کیا

۱۰

11/8/1941 خریدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۱ میدانِ حمدِ خدا میں جب شبدیزِ قلم کا روانہ ہوا — اوّل ہی قدم میں چکرا کر وہ تیرِ قضا کا نشانہ ہوا

۲ منشیٔ عقل جو لکھنے لگا حمد اُس محمودِ یکتا کی — ہو کر ہکا بکا یکدم بے ہوش ہوا دیوانہ ہوا

۳ ہے حمد وہی لائق اُسکے جو اُس نے اپنی حمد ہے کی — یہ تیری زباں اور حمدِ خدا کیا حمد بھی اِک افسانہ ہوا

۴ تھا جان لیا تب ہی ہمنے جب ملکِ عدم سے اِدھر آئے — جانا ہے اپنے وطن کو پھر وُہی آخر اپنا ٹھکانہ ہوا

۵ تھا علمِ خدا میں مقر اپنا واں چین بھی تھا آرام بھی تھا — جب منزلِ ہجر میں منزل کی بیچینی کو اِک زمانہ ہوا

۶ جب علمِ خدا سے ہوئے ظاہر ہر رنگی نے رنگ انوکھے لئے — کوئی مومن اور یگانہ ہوا کوئی کافر اور بیگانہ ہوا

۷ کبھی بت شکنی کا جلوہ تھا کہیں صنم پرستی کا نقشہ — اسلام کہیں تھا جلوہ نما آباد کہیں بتخانہ ہوا

۸ محبوبی کا جلوہ دکھایا کہیں کہیں عشق کی آگ کو بھڑکایا — کہیں شمعِ خوبی ہوئی روشن کہیں جلوہ نما پروانہ ہوا

۹ کہیں گل پہ چہکنے لگی بلبل کہیں سرو پہ شورِ صلصل تھا — کہیں فاختہ کوکو کرنے لگی ہر شے کا نیا ہی ترانہ ہوا

۱۰ ظاہر دیکھا تو اُسے دیکھا باطن دیکھا تو اُسے دیکھا — دیوانہ کوئی فرزانہ کوئی ہشیار کوئی مستانہ ہوا

۱۱ کہیں بادۂ عشق کے متوالے کہیں شوقِ لقا کے دیوانے — قدرت کے نئے جلوے دیکھے مستانہ کوئی دیوانہ ہوا

۱۲ کہیں جلوۂ محتسبی پیدا کہیں نالۂ عشاق شیدا — کہیں تھا ساقی کہیں جامِ جم کہیں مے ہی کہیں میخانہ ہوا

۱۳ جب غور سے دیکھا کچھ بھی نہ تھا اوصافِ خدا کا جلوہ تھا — کہیں شانِ رحم ہوئی ظاہر کوئی مراۃ قہر شہانہ ہوا

۱۴ کہیں بحثِ حقائقِ اشیا تھی اور اسکے ثبوت کے چرچے تھے — کہیں اپنی خودی سے گم ہو کر لا شئے ہر شئے کا ترانہ ہوا

۱۵ کہیں تنزلاتِ خمسہ کا نقشہ تھا دلوں پر کھنچا ہوا — کہیں شانِ عروج سے ظاہر یکتائی کا کاشانہ ہوا

۱۶ تھے آلاء کے آئینے بے گنتی جنسے حسنِ ازل — محبوب بنا کبھی عشق بنا کبھی مست کبھی فرزانہ ہوا

منظور عام پریس بازار پیسہ اخبار لاہور میں باہتمام ایم محمد حسین پرنٹر کے چھپا۔

۱۷ ماکان مع اللّٰہِ شیٔ والآن کما کان دبّی — انظلال وجودِ حقیقی سے کوئی ساقی کوئی پیمانہ ہوا

۱۸ کُنتُ کنزاً مخفیًّا کے اسرار ہوئے جسدم ظاہر — عاشق معشوق اور عشق نما آخر وہی اِک جانانہ ہوا

۱۹ جب رنگ برنگی جلوؤں سے ہوا جلوۂ وحدت جلوہ نما — جامِ قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پی پی کے ہر اک مستانہ ہوا

۲۰ توحید کا جلوہ آنکھوں میں اس درجہ ہوا پھر جلوہ نما — لو دلیتم بحبلٍ کا مستانہ ہر اک فرزانہ ہوا

۲۱ کبھی جلوۂ نور ہویدا ہوا کبھی شانِ کلیمی کے تم جلوے — کبھی شانِ محبّی ہوئی ظاہر کبھی شورِ محبوبانہ ہوا

۲۲ کبھی جلتی چرچے ہونے لگے کبھی شانِ مسیحی کا جلوہ — کبھی آتشِ نمرودی بھڑکی کبھی ٹھنڈا آتش خانہ ہوا

۲۳ خلقت کی ندا کبھی آنے لگی کبھی شانِ خلیل اللّٰہی تھی — کبھی جوشِ بادۂ الفت تھی کبھی خم تھا کبھی خمخانہ ہوا

۲۴ کبھی کفر و شرک کی ظلمت تھی کبھی نورِ ہدایت تھا پیدا — کبھی ویرانہ معمور ہوا معمور کبھی ویرانہ ہوا

۲۵ جب چھائی گھٹائیں رحمت کی نیساں کرم جو برسنے لگا ٭ کہیں دُرِّ غلطاں تھا پیدا کہیں دُر کہیں دانہ

۲۶ بن چاہے انکے پتہ بھی ہل سکتا نہیں حق بات ہے یہ — ہوئے این و آں کے یہ سب پردے اور ما و شما کا بہانہ ہوا

۲۷ جب نشۂ بیرنگی آیا **دیدار** رہا نہ وہ دید رہی
مطلوب رہا نہ کوئی طالب وہی ایک اکیلا یگانہ ہوا

۱ جلوۂ یار جا بجا دیکھا — کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

۲ ظاہر و باطن اوّل و آخر — اُس کے جلوؤں کو برملا دیکھا

۳ جسم و جوہر عرض غرض سے پاک — پاک کو پاک و با صفا دیکھا

۴ کچھ نہ دیکھا جو غور سے دیکھا — جلوہ اُس کا جہاں نما دیکھا

۵ اتنا ظاہر ہے وہ کہ بینے اُسے — ہاں مُحِیطٌ بکُلِّھا دیکھا

۶ علم و معلوم عین عالم و غیر — یہی سرِّ فنا بقا دیکھا

۷ نہ مکاں ہے نہ لامکاں ہمہ اوست — اُس کا جلوہ نیا نیا دیکھا

۸ این و آں اور چنیں چناں دیکھا — سب میں سب چیز سے جدا دیکھا

۹ دید دیدارِ یار سے **دیدار**
ہمنے ہم کو مٹا ہوا دیکھا

۱ جلوہ گر نورِ مصطفےٰ دیکھا — ہر جگہ اُن کا جگمگا دیکھا

۲ شانِ لولاک کو عیاں دیکھا — ہم نے جب نورِ دلربا دیکھا

ہر جگہ اُنکو عیاں ہو دیکھا -

٣ دل میں جاں میں خیال میں لاریب — ہمنے اُس شہ کو برملا دیکھا
٤ من رآنی فقد رآنی سے — اُن کو ہر شکل میں چھپا دیکھا
٥ من رآنی فقد رای الحقّ — کس نے اُن بن کہو خدا دیکھا
٦ عینک نورِ شاہ سے ہمنے — جلوہ گر نورِ کبریا دیکھا
٧ اُنکے ہی نور کا ہے سارا ظہور — نور کو اُن کے حق نما دیکھا
٨ ہیں وہ ختم الرسل رؤف و رحیم — اُن کو دو جگ کا رہنما دیکھا
٩ اُنکو جس نے جہاں بھی جیسے بھی — دیکھا اُنکو ہی بے شبہ دیکھا
١٠ ممتنع ہے کسی نے شیطاں کو — اُن کی صورت سے آشنا دیکھا
١١ کل یوم ھو لفی شان کو — جلوہ گر اُن سے جابجا دیکھا
١٢ مراۃ نورِ مصطفائی میں — بارہا اپنا ماجرا دیکھا

١٣ صورِ مختلف میں کیا دیدار
نہیں دیدارِ مصطفیٰ دیکھا

مستزاد

جب جمال اور جلال اپنا وہ کبریا آپ ہی دیکھنے اور دکھانے لگا
١ نورِ احمد کا جلوہ ہوا جلوہ گر جلوۂ حق نظر سب کو آنے لگا
لا الٰہ کا تھا ایک عجیب آئینہ اُس پہ الا الٰہ ہوا جب عیاں
٢ نورِ احمد محمد حبیبِ خدا سارے عالم پہ یک لخت چھانے لگا
پھر تو حبِ ازل جوش کھانے لگی اور کمالاتِ احمد دکھانے لگی
٣ پھر جو خوشبوئے محبوب آنے لگی خود خدا القدرِ رحمت لٹانے لگا
اور تننے لگے شامیانے نئے جنکے ہم شکل گاہے نہ دیکھے سُنے
٤ نو فلک کے جب اللہ خود آپ ہی فرشِ زیبا زمیں کا بچھانے لگا
پھر یہ شورِ ملائک مچا جابجا جب ملائک کو خالق نے پیدا کیا
٥ مرحبا نورِ احمد ہے نورِ خدا جس سے سارا جہاں جگمگانے لگا
نور سے اُن کے عالم منور ہوا ہے جہاں میں اُسی نور کا جگمگا

۶ سب ہے جود وجود رسول خدا اُن سے سارا جہاں فیض پانے لگا
عہد پیغمبروں سے خدا نے لیا سب کہو ہیں محمد رسولِ خدا

۷ روزِ میثاق جب اُنکو خود کبریا شان پیغمبری سے سجانے لگا
پھر کئے اُنکو القاب عالی عطا سید المرسلیں خاتم الانبیاء

۸ سارے عالم کا سرتاج جب خود خدا اُس شہنشاہِ دیں کو بنانے لگا
پھر ہوئے جب وہ سرتاج ہر دوسرا رونق افروز دنیا بحکمِ خدا

۹ ظلمتِ کفر کافور ہونے لگی نورِ اسلام عالم پہ چھانے لگا
بُت گرے ہو گئے سرد آتشکدے قصرِ کسریٰ کے ہلکر گرے کنگرے

۱۰ سر پہاڑوں سے شیطاں لگا پھوڑنے جب وہ نور اپنی ہیبت جمانے لگا
ہیبتِ حق نے کچھ ایسا باندھا سماں خود ہبل سر کے بل گر کے کہنے لگا

۱۱ رعب سے اُنکے ہیں سارے بت سرنگوں قصرِ کسریٰ بھی لو ڈگمگانے لگا
سارے شاہانِ عالم لگے کانپنے خوف سے سارے شیطاں لگے ہانپنے

۱۲ سر کو دھن دھن کے ابلیس تھا نعرہ زن ہیبتِ شاہ سے تھرتھرانے لگا
گرد کعبہ کے جتنے بھی تھے بت کھڑے اپنے آپ اوندھے مُنہ رب کے سب گر پڑے

۱۳ مجلسِ کفر میں وہ مچی کھلبلی کفر خاک اپنی آپ ہی اُڑانے لگا
سجدۂ شکر کعبہ نے جھک کر کیا آسماں کے ستارے جھکے پر ملا

۱۴ سارے عالم میں تھا نور کا جگمگا جب وہ نور اپنا جلوہ دکھانے لگا
قصرِ شامی نظر صاف آنے لگے کوہ بُصریٰ بھی جلوہ دکھانے لگے

۱۵ ایک مکّہ ہی کیا کل عرب برملا نور سے آپ کے نور پانے لگا
جشنِ سلطانِ دیں کا تھا وہ سلسلہ سارے عالم میں اک نور ہی نور تھا

۱۶ نغمۂ رَبِّ سَلِّمْ عَلَی الْمُصْطَفٰے ہر ملک جوشِ فرحت میں گانے لگا
حور و غلماں صف باندھ کے ہو کھڑے اور ملائک کے ہر سو بڑے کے پرے

۱۷ رَبِّ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰے کا ہر اک ہر طرف ورد کرنے کرانے لگا

لو کھڑے ہو کے اب سب درودیں پڑھو تم بھی اب جوش فرحت میں آ کے مومنو

۱۸ کوئی دم میں اب آتی ہے حق کی صدا لشکر اولیا تو اب آنے لگا

آیا ناگاہ یہ حکم رب العلیٰ اہل ایماں پڑھو مل کے سب برملا۔

۱۹ رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُصْطَفٰی پھر تو ہر اہل دل یہ سنانے لگا

رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ صَحْبِہِ الْمُرْتَضٰی۔

۲۰ پھر تو کل اہل مجلس پہ رب العلیٰ چشمہائے کرم کو بہانے لگا

۲۱ اس خوشی کا کوئی کیا لکھے ماجرا نیری دیدار علی ہے حقیقت ہی کیا
جسکے اظہار فرحت میں فَلْیَفْرَحُوْا[۵] حکم خالق قرآں بھی دکھانے لگا

۱ کس منہ سے بیاں ہو شان نبی ہے جلوہ شان الٰہی کا ہے مظہر ذات احد احمد شہرہ ہے اسی یکتائی کا
۲ رو رو کے کہوں کبتک شاہا للّٰہ مدینے لیجے بلا رہ رہ کے ستاتا ہے دلکو شوق آپکے در کی گدائی کا
۳ جل جل کے ہوا دل خاکستر اور شعلہ شوق رہا دلپر آیا نہ کبھی اُف تک لب پر یہ حال ہے اس شیدائی کا
۴ کیا کیا نہ سہے غم اور صدمے اس زیست دو روزہ پر ہمنے نالوں سے نہ دی فرصت دل نے لکھوں کیا حال جدائی کا
۵ اے رحمت عالم شان کرم بیکل ہے دل بیدل ہر دم للّٰہ بلا لو طیبہ میں صدقے میں تیری زیبائی کا
۶ تصویر نبی ہے دل پہ کھدی پھر قبر میں کیا پوچھے کوئی شیدا ہی نہیں جو دیکھ بھی لیں نقشہ محبوب الٰہی کا
۷ گر ہند میں شاہا مر بھی رہا اور روضہ پاک سے دور رہا نعروں سے ہلا دوں تو کہنا دل ساری خدا کی خدائی کا
۸ محشر میں تلیں جسوقت عمل تصویر نبی ہو زیر بغل ہو ہاتھ نہ پلے کوئی عمل سودا ہے یہ اس سودائی کا

۹ اے ماہ لقا محبوب خدا اے صدر نشین روز جزا
دیدار ندیدہ دید کا ہے جلوہ ہو پھر اک رعنائی کا

۱ رخ پُر نور پر جلوہ ہے شان کبریائی کا یہ جلوہ جلوۂ حق ہے نہ جلوہ بادشاہی کا
۲ تکیں گے انبیا اُس منہ پہ صدقے آپکے منہ کو قیامت میں وسیلہ جانکر حاجت روائی کا
۳ بڑا پایہ ہے اُسکا جس نے شاہا آپ کو پایا نہ پایا جس نے تمکو ہے پتہ اُس کی تباہی کا
۴ پریشاں ہند میں کبتک رہوں حسرت میں طیبہ کے لکھوں کیا حال اس حسرت میں اپنی جبہہ سائی کا

[۵] قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۱۲ منہ رحمہ اللہ و عنہ کاتبہ

۵ بوقتِ مرگ بھی لب پر ہو نامِ مصطفےٰ جاری — کہ ہے ذکرِ الٰہی ذکرِ شانِ مصطفائی کا
٦ گریباں چاک کرکے باغِ رضواں سے نکل بھاگے — مزہ آیا ہے جسکو آپ کے در کی گدائی کا
۷ لوائے حمد کے نیچے کھڑے ہوں انبیاء جسدم — رسولوں پر ہلے پرچم تمہاری اجتبائی کا
۸ تمہاری شانِ رحمت دیکھکر یکدم غلط غم ہوں — رہے فکرِ گنہ باقی نہ صدمہ روسیاہی کا
۹ اِدھر ہے مانگنے لفظوں کی اُدھر کچھ مانگ مانگے ہی — یہ سب مانگیں وسیلہ ہیں اس امت کی بھلائی کا
۱۰ لبِ جاں بخش ہل ہلکر پیامِ لطف دیتے ہیں — اِسی جنبش پہ ہم رکھتے ہیں دعویٰ بادشاہی کا
۱۱ دُرِ دنداں کی زیبائی قدِ رعنا کی رعنائی — ذریعہ قربِ حق کا یہ وسیلہ وہ رسائی کا
۱۲ دو شانے ہیں نرالی شان والے آپکے جن پر — نرالا ہی ہے جلوہ ہر گھڑی شانِ خدائی کا
۱۳ وہ ریشِ پاک جو ہے مرہمِ ریشِ دلِ اُمت — غمِ اُمت میں تھی پہنے ہوئے جامہ سیاہی کا
۱۴ تھے کل اُنیس ہوئے سفید اُس ریشِ مبارک میں — تھا نورِ سینہ سے جلوہ جلوہ گر نورِ مصطفائی کا
۱۵ سرخ رشکِ قمر اور کاکلِ پیچانِ پیغمبر — یہ جلوہ حق کا ہے وہ سلسلہ حق کی رسائی کا
۱۶ وہ دو ابرو جو ہیں محرابِ پاک ان بیچ میں انکے — رگِ پُر نور جلوہ دے رہی ہے حقنمائی کا
۱۷ تھے دندان آپکے دندانہ شینِ شفاعت اور — قدِ رعنا الف تھا اجتبا و اصطفائی کا
۱۸ عجب آؤ زلفِ مشکیں کھولکر میدانِ رحمت میں — کھلے فی الفور عقدہ آپ کی عقدہ کشائی کا
۱۹ کبھی امیدِ رحمت ہے کبھی بیمِ قیامت ہے — بھروسا ہے مگر شاہا تیری رحمت پناہی کا
۲۰ سہارا ہے شفاعت کا ادھر امیدِ رحمت ہے — بھروسا ہے نہ طاعت پر نہ دعوےٰ ہے کمائی کا
۲۱ شفیع المذنبیں جب سے سنا ہے نام حضرتؐ کا — گنہ کو بھی سہارا ملگیا اپنی صفائی کا
۲۲ تیری اِک آن کی صحبت میں ملتا ہے غلاموں کو — ملائک پر خلائق پر شرف فرماں روائی کا
۲۳ شہانِ دوجہاں گردن جھکاتے ہیں ترے در پر — ترے در پر ہے جلوہ ہر گھڑی فضلِ الٰہی کا
۲۴ مدینہ میں مروں یارب مدینہ سے اُٹھوں یارب — درِ طیبہ ہے دار السلطنت امر و نواہی کا
۲۵ شفاعت کے لئے جسدم خرامِ ناز کی ٹھہرے — پھٹے یکدم میں دفتر میرے عصیان و مناہی کا
۲٦ نہیں ہے سنگِ خارا اور نہ ہے آہن ہے دل ہی تو — جو پھٹ جائے تو کیا ہے کم ہے کیا صدمہ جدائی کا
۲۷ اگر دیدار کو دیدار ہوا اندازِ رحمت سے — کرے کیا شغلِ ہاہو ہے کا اور شغلِ سہ پائی کا

۱ نظر ایسے گُل سے دوچار ہے کہ گلوں میں ہے وہی جانفزا — گُل وغنچہ اُسپہ نثار ہے کہ وہ گل ہی گل ہے خدا نما

۲ وہ ہے رونقِ چمنِ جہاں وہ نضارتِ گل وگلستاں — وہ بہارِ باغِ جناں جہاں سبھی جلوہ ہے اُسی نور کا

۳ وہ حبیبِ حضرتِ کبریا وہ رسول وہادیِ دوسرا — وہ شفیعِ روزِ جزا سزا جو ہے ہر مرض کے لئے شفا

۴ وہ ہے شاہ وسرورِ انبیا وہ ہے خاتم وشہِ مرسلیں — وہ حبیب جو کہ طبیب ہے، جو ہے درد دل کی مرے دوا

۵ میری آنکھوں کا وہی نور ہے مرے دل کا وہی سرور ہے — اُسی نور کا یہ ظہور ہے یہ ہے اُسی کا جلوہ جہاں نما

۶ وُہی سرِ کارِ وجود ہے۔ ہے اُسیکی بوسے بودِ کل — ہے اُسیکا جود وجود سب یہ وجود وجلوہ دوسرا

۷ ہے مہک اُنہی کی گلاب میں ہے اُنہی کا ذکر کتاب میں — ہیں وُہی نورِ روزِ حساب میں ہیں مرے حامی و مرے دلربا

۸ ہے اُنہی کا جلوہ جانفزا مرے دل میں جان میں جلوہ گر — ہے چمک اُنہی کی جہان میں ہے اُنہی سے ارض و فلک بنا

۹ ہے اُنہی کا مدح سرا خدا ہے اُنہی سے رونق دوسرا — وہ ہیں مصطفےٰ وہ ہیں مرتضیٰ وہ ہیں دوستِ حضرتِ کبریا

۱۰ لکھے انکی وصف میں کوئی کیا ہے اُنہی کا رتبہ پس از خدا — وہ خدا نہیں ہیں بلا شبہ مگر ہیں خدا سے نہ وہ جدا

۱۱ تیری دید کا اسے شوق ہے دیدار علی کو یہ ذوق ہے
ہے غریب وخستہ وناتواں تو بلا کہ ہے یہ شکستہ پا

۱ یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھا ارض کو دیکھا فلک کو دیکھا — لیکن دیکھا کوئی تم سا سب کو جن و ملک کو دیکھا

۲ اِسکو دیکھا اُسکو دیکھا دیکھنا تھا وہ سب کچھ دیکھا — دیکھا تو جب غور سے ہمنے سب میں تمہاری چمک کو دیکھا

۳ گُل کو اور گلبن کو دیکھا باغ کو اور گلشن کو دیکھا — ہر پتے کو چمن کے دیکھا سب میں تمہاری جھلک کو دیکھا

۴ دین کو اور دنیا کو دیکھا جملہ کون ومکاں کو دیکھا — ہر ہر فرد جہاں میں پیارے تیری چمک کو دمک کو دیکھا

۵ بُلبُل کو صَلصَل کو دیکھا مینا اور قُلقُل کو دیکھا — سب کو مست خیال تمہارا حور کو جن وملک کو دیکھا

۶ کُل میدانِ زمیں کو دیکھا سارے صحن فلک کو دیکھا — پایا تم سا ہمنے نہ کوئی سما کو دیکھا سمک کو دیکھا

۷ موتیا اور چنبیلی دیکھی بیلا اور لوالہ دیکھا — گل گلاب وجوئی کو دیکھا سب میں تمہاری مہک کو دیکھا

۸ تن کو اور بدن کو دیکھا بال کھال رنگ روپ کو دیکھا — سب کو قائم تمسے دیکھا غور سے جب دل تک کو دیکھا

۹ ہے دیدار غلامی انکی شاہی دین کی اور دُنیا کی
۱۰ اُن سے پھرا جو اُس نے سب سے ہر دم دور دبک کو دیکھا

۱۱ عرشِ اعظم سے ہے اعظم آشیانہ آپ کا — ہے ملائک سے بہت افضل دیوانہ آپکا

۱۲ سلطنت کرنی ہے کیا جنت کو لیکر کیا کروں
سب سے خوشتر ہے شہا مجھکو ٹھکانہ آپ کا

۱۳ ہے بہت خلدِ بریں سے افضل و خوشتر شہا
عاشقوں کے واسطے بابِ شہانہ آپ کا

۱۴ ہیں شہانِ دو جہاں پابوس آس بندے کے جو
سب سے بیگانہ رہے اور ہو یگانہ آپ کا

۱۵ حشر کے صدموں سے گھبراؤ نہ اے عاصیو
آگئے رحمِ مجسم۔ ہے زمانہ آپ کا

۱۶ آپ کے پیاروں سے ہے پیار اس رحیم و کریم کو
بخشنا ہے سب کو لیکن ہے بہانہ آپ کا

۱۷ بج رہی ہے نوبتِ اللہ اکبر ہر طرف
بجتا ہے عالم میں کوس خسروانہ آپ کا

۱۸ نغمہ داؤدی و توریت و انجیل و زبور
سب سے۔ سب سے جدا پایا ترانہ آپ کا

۱۹ سارے عالم سے جدا ہی ہے ہر اک شان آپ کی
شانِ محبوبی و طرزِ عاشقانہ آپ کا

۲۰ ہے نرالی شکل و صورت ہے انوکھی ہر ادا
روئے زیبا جملہ خو بو قد میانہ آپ کا

۲۱ حق محب اور آپ ہیں محبوبِ حق پھر کیوں نہیں
دو جہاں پر حکمِ نافذ مالکانہ آپ کا

۲۲ قیصر و کسریٰ کے دل لرزاں ہیں ہیبت سے تری
پڑتا ہے شاہوں پہ رعبِ حاکمانہ آپ کا

۲۳ یک نگاہِ لطف ہو دیدارؔ پر بھی سرورا
در پہ حاضر ہے یہ بندہ بیکسانہ آپ کا

۱ اے دستگیرِ بیکساں میری طرف بھی دیکھنا
اے چارۂ دردِ نہاں میری طرف بھی دیکھنا

۲ دردِ جدائی سے شہا منہ کو کلیجہ آگیا
بیکس ہوں اے شاہِ شہاں میری طرف بھی دیکھنا

۳ اے دو جہاں کے چارہ گر ہے آپکی سب پر نظر
میں ہوں غریب و ناتواں میری طرف بھی دیکھنا

۴ تیرِ نگاہِ ناز کا حضرت کے ہر انداز کا
ہوں نیم بسمل نیم جاں میری طرف بھی دیکھنا

۵ کوئی ہے نازاں زہد پر ہے علم پر نازاں کوئی
نازاں ہوں میں تیرے میاں میری طرف بھی دیکھنا

۶ بارِ گنہ سر پر لئے گردن جھکائے شرم سے
گریاں ہوں با آہ و فغاں میری طرف بھی دیکھنا

۷ دیدارؔ ہے خستہ جگر لطف و کرم کا منتظر
اے سرورِ کارِ کن فکاں۔ میری طرف بھی دیکھنا

[illegible] میری طرف بھی دیکھنا۔

۱ ساقی اپنا ہو اور جام اپنا
ہے وظیفہ یہی مدام اپنا

۲ فرش آنکھوں کا کر رکھا ہے یوں
کہ خراماں ہو خوش خرام اپنا

٣ جسمیں اسکی جھلک نظر آئے ۔ وہ کمند اپنی اور وہ دام اپنا
٤ ناتمامی کا حال مت پوچھو ۔ ہے تمام اپنا ناتمام اپنا
٥ زلفِ محبوب دام ہے اپنا ۔ دل و دیں کر لو انتظام اپنا
٦ رہگذر اُنکی اُن کا کوچہ ہو ۔ باغِ رضواں کو ہے سلام اپنا
٧ وہ نہ دو خیر ہم تو سائل ہیں ۔ مانگنا آپ سے ہے کام اپنا
٨ لطفِ وحشت ہے باز رکھتا ہے ۔ سدِّ رہ ہو کے ننگ و نام اپنا
٩ یک نظر اور نیم بسمل ہوں ۔ کام ہو جائے پھر تمام اپنا
١٠ وہ تو سب کے ہیں ہم ہی ہیں بدکار ۔ اُنکی رحمت پہ ہے نظام اپنا
١١ ایک ساقی کے ہو رہے ویدار ۔ مئے وحدت سے پُر ہے جام اپنا

١ دونوں عالم میں سبھی کو ہے سہارا تیرا ۔ تکیہ تجھپر ہے ہر اک کو ہے بھروسا تیرا
٢ آپ کی ذات مقدس ہے پناہِ عالم ۔ دین و دُنیا میں شہِ دیں ہے اُجالا تیرا
٣ جس نے جو مانگا دیا اُسکو وُہی مُنہ مانگا ۔ بہتا کس زور سے ہے جود کا دریا تیرا
٤ انبیا آپ کے محتاج ہیں یاں بھی واں بھی ۔ ہلتا رہتا ہے دو عالم میں پھریرا تیرا
٥ حشر میں سارے نبی ہوں ترے جھنڈے کے تلے ۔ واہ واہ سرورِ دیں کیا ہی ہے رتبہ تیرا
٦ سب کا سرتاج ہے اور سارے جہاں کا افسر ۔ ادنےٰ سے ادنےٰ غلام اے شہِ بطحا تیرا
٧ تو ہی ہے نور مجسم تو ہے محبوبِ خدا ۔ رتبہ رتبہ ہے ترا پایہ ہے پایہ تیرا
٨ تیری وہ شانِ معلّٰی ہے کہ اللہ اللہ ۔ چومتے رہتے ملائک بھی ہیں عتبہ تیرا
٩ ذکر ہے ذکر وہ تیرا کہ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک ۔ ذکر ہیں آپ کے فرماتا ہے مولا تیرا
١٠ اور اَلَم نَشرَح لَکَ صَدرَکَ ہی شرحِ صدر ۔ مخزنِ علم و عرفان ہے سینہ تیرا
١١ تاجِ وَالشَّمس رکھا سر پہ خدا نے پھر قد ۔ خلعتِ اِنَّا فَتَحنَا سے سجایا تیرا
١٢ کر کے وَاللَّیل سے شانہ ترے سرکا اُس نے ۔ وَالضُّحیٰ کہکے سراہا رخِ زیبا تیرا
١٣ تیرے دیدار کا مشتاق ہے سارا عالم ۔ نہیں ویدار اکیلا ہی ہے شیدا تیرا

شانہ بنایا اُنکا وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی کا — تاج اُنکے سر پہ رکھا وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی کا
جود و کرم کا خلعت پہنا کے اُنکو حق نے — سلطاں بنایا اُنکو سلطان کل انبیا کا
پیارے ہیں وہ خدا کے اللہ ہے اُنکا پیارا — اُنکو بنایا اُس نے سردار دوسرا کا
وہ دوجہاں کے مالک سردار کل ممالک — مقصود دوسرا ہے محبوب کبریا کا
آنکھیں ہماری یارب ہوں فرش اُنکے رہ کی — جو راستہ ہے اُنکا وہ راستہ خدا کا
ہے ذکر اُنکا ہر دم وردِ زبان بلبل — صلصل کی ہے زباں پر نام اُس ہی دلربا کا

آنکھوں میں پھر رہی ہے پیارے کی پیاری صورت
دیدار کو ہے ہر دم دیدار مصطفیٰ کا

نا دیدار کو مبارک دیدار مصطفیٰ کا

شانِ اعجاز دکھاتا جو وہ ذیشان آیا — ہنگے جب رحم مجسم میرِ سلطاں آیا
شبِ دیجور جہالت کا ہوا دور تمام — دَورِ نورانیت و تابشِ ایماں آیا
کفر کافور ہوا نور سے معمور ہوا — سارا عالم ہی جو وہ رحمتِ رحماں آیا
علم و حکمت سے گیا طور زمانہ کا بدل — دَورِ اسلام و ایمان و احساں آیا
شرک مفقود ہوا ظلم گیا بُخل گیا — عدل آیا کرم و جود و عرفاں آیا
بُت گرے کعبہ کے آتشکدوں کی آگ بجھی — فارقِ باطل و حق صاحب فرقاں آیا
گرے انیس کنگورے محل کسریٰ کے — کانپے کفار کے دل جب شہِ شاہاں آیا
ماہ و مریخ و عطارد زحل و زہرہ سب — ہوئے روپوش جو خورشید درخشاں آیا
انبیا پڑھنے لگے سارے اُنہی کا کلمہ — کہکے اِقْرَأْ جب اللہ کا فرماں آیا
مٹے سب دین ہوئے نسخ شرائع سارے — جب وہ محبوبِ خدا صاحبِ قرآں آیا
موجیں اُٹھنے لگیں توحید کی پیہم یکدم — بحرِ وحدت میں ہدایت کا جو طوفاں آیا
کوہِ فاراں سے جب برقِ رسالت چمکی — آئی رحمت کی گھٹا رحم کا باراں آیا
چھائیں گھنگور گھٹائیں کرم و رحمت کی — جھڑی رحمت کی لگی فضل کا ساماں آیا
لو مبارک ہو گنہگار و کہ محبوبِ خدا — لیکے رحمت کا علم برسرِ میداں آیا
آویں میدانِ شفاعت میں وہ جب شور مچے — لو وہ فضل و کرم و رحمتِ یزداں آیا

عہ قال ما فرقدیم ولحن نصر علی ذا الیصار ضرب قالوا ولی نا ۱۲

۱۶ حشر کی سختیوں سے سب کو بچانے والا — باعثِ فضلِ خدا موجبِ غفراں آیا

بخت خفتہ ہوا بیدار تیرا بھی دیدار
۱۷ ہم گنہگاروں کا شافع شہِ دوراں آیا

۱ جس طرف رحم سے وہ رحمتِ رحمان گیا — بخشش و لطفِ خدا کا وہیں ساماں گیا
۲ کوئی آکر میرے مولا کے درِ اقدس پر — کبھی محروم گیا یا کہ پشیمان گیا
۳ جس نے جو مانگا دیا۔ سب کو دیا منہ مانگا — گیا محروم تو یک مونسِ شیطان گیا
۴ مہکیں گلیاں ہوئے خوشبو سے معطر کوچے — جسطرف وہ میرا رشکِ گل و ریحان گیا
۵ ہوئے پابوس فلک حور و ملک سب غلماں — عرش پر جب میرا وہ سید کیہان گیا
۶ اَوحیٰ مَا اَوحیٰ کی کچھ رمز نرالی پائی — قابَ قوسَین پہ جب وہ مہِ تاباں گیا
۷ نور سے انکے منور ہوا سارا عالم — جب وہ نوری نفسِ اللہ کے یہاں مہماں گیا
۸ جسطرف ہو گیا وہ رحمتِ رحمان اُدھر — سب کے سب ہو گئے اور سب کا اُدھر دھیان گیا
۹ اِسطرف بھی میرے مولا نظرِ لطف و کرم — میرے مولا تیرے صدقے تیرے قربان گیا
۱۰ دین و دنیا میں رہے منہ میرا اس شہ کیطرف — اُن سے جو پھر گیا اس موذی کا ایمان گیا

ناچیز [illegible]

واہ کیا رتبہ ہے دیدار میرے مولا کا
۱۱ جسکو مجبور ابوجہل تلک مان گیا

۱ بزمِ دارین ہی جلوہ ہے تمہارا سارا — جلوۂ خاص جو دیکھے تیرا کسکو یارا
۲ تم ہو محبوبِ خدا آپ کا محبوب خدا — پیارے اللہ کے اللہ ہے تمہارا پیارا
۳ ہیں ترے در کے بھکاری شہِ دیں شاہ و گدا — ہیں یہ سلمان و بلال اور وہ سکندر دارا
۴ ہم غریبوں کا سہارا ہو تمہیں تو سرکار — ہو اِدھر بھی نگہِ لطف کبھی سرکارا
۵ انقلاب آثارہِ دین میں حائل ہے حضور — کفر کا صورتِ اسلام میں ہے نظارا
۶ آج دہقانی زمیندار و وہابی سارے — کفر و بدعت کا بلاتے ہیں شہا گھوارا
۷ المدد اے شہِ دیں ان سے بچا لو ہم کو — سارے ہی مومنوں کو سرورِ دیں سردارا
۸ آتشِ ہجر سے دل جل کے ہوا خاکستر — بَیْنَ قَلْبِی لَقَدْ اَوْقَدْتُ مِنْ عِشْقِكَ نَارا

۹ پھٹ گیا دل تیری دوری سے ترے شیدا کا
ہو کے مضطر جو غم ہجر سے نعرہ مارا

۱۰ اشکِ خوں ہیں میری آنکھوں سے ٹپکتے ہیں مدام
اور غم ہجر سے دل ہو گیا پارا پارا

۱۱ غم دوری سے جو پھٹ جائے نو ٹوڑ ہی گیا ہے
ہے یہ دل ہی تو نہ ہے آہن و سنگِ خارا

۱۲ اب تو لِلّٰہ بلا لو کہ بہت بے کل ہوں
مرہم وصل سے کچھ اب تو ہو اس کا چارا

۱۳ اے میرے شمسِ ضحیٰ بدرِ دجیٰ دل آرا
سرورا بادشہا ماہ لقا دل دارا

۱۴ چشمۂ فیض تمہارا رہے جاری تا حشر
ہو نہ بند آپ کی رحمت کا کبھی فوارا

۱۵ اب تو لو جلد بلا بات ہے دیدار عجیب
آپ کا ہو کے بھی پھرتا رہوں در در مارا

۱ محبوبِ خدا کی آنکھوں سے ہے جلوہ نما جلوہ حق کا
جس نے دیکھا اُن آنکھوں کو وہ ہو گئیں آنکھیں خدا نما

۲ ہر آن انوکھی ہے انکی ہر شان نرالی اُنکی ہے
ہر طرز پہ اُنکے خوبانِ دو جہاں ہوتے رہتے ہیں فدا

۳ وہ مالک ملکِ الٰہی ہیں وہ سب کے پشت پناہی ہیں
ہیں وہ ہی اک محبوب خدا ہیں وہ ہی شافع روزِ جزا

۴ مولا نے نہیں تو نہیں ہی کہا کبھی اپنے در کے منگتوں سے
منہ مانگا سب کو دیتے ہیں جس نے جو مانگا اُسکو دیا

۵ وہ ماہِ برجِ رسالت ہیں وہ گوہر درجِ نبوت ہیں
وہ مالک ملک شفاعت ہیں وہ ہیں سلطانِ ارض و سما

۶ محمود و محمد نام انکا لاریب ہیں وہ محبوب خدا
مقصودِ خدا مطلوبِ خدا ممدوحِ خدا ہر دو سرا

۷ اے شاہِ زمن سلطانِ جہاں محبوب خدا کون و مکاں
دیدار ندیدہ دید کا ہے دکھلا دو اُسکو جمال اپنا

۱ وہ رحمت کی گھٹا چھائی وہ آیا ابرِ رحمت کا
ہوئی بارش کرم کی اور وہ برسا مینہہ فرحت کا

۲ اگرچہ آسماں کو فخر تھا روشن ستاروں پر
ملائک پر اور انکی تمجید و غایت عبادت کا

۳ مگر جب آئے وہ رونق فزا دہر دنیا میں
زمیں رحمت کی جھڑیوں سے بنی اک باغ جنت کا

۴ وہ مکہ شرک سے جو بن گیا تھا نارِ نمرودی
نسیم فضل حق سے بن گیا پھر باغ خلت کا

۵ کھلے توحید کے گل عشق حق کی بلبلیں چہکیں
زمیں کو فخر تھا جملہ ملک پرشان وحدت کا

۶ کھلے غنچوں کے دل کھلنے لگیں کلیاں ہدایت کی
زمیں مکہ کی ساری بن گئی گلشن ہدایت کا

۷ قدومِ شاہ سے فرشِ زمیں نے پایا وہ رتبہ
لگا عرشِ بریں کرنے طواف اُس ارضِ عزت کا

۸ جھکا کر گردن اپنی یہ لگا کرنے دعا گردوں / قدم سے اُنکے مجھکو بھی عطا ہو تاج عظمت کا

۹ یہ بخشتہ تھا زمیں سے آسماں پر اُنکے جانیکا / وگرنہ ہر گھڑی حاصل تھا اُنکو لطف قربت کا

ردیف

10 خدا نے سلطنت دونوں جہاں کی کی عطا اُنکو / شب معراج دکھلانا تھا اُنکو اس عنایت کا

یک پل

۱۱ گئے حق قدس میں ہو کر سوار برا ق یکدم میں / شرف بخشا اُنہیں سارے نبیوں کی امامت کا

۱۲ وہ پایہ پایا اُس مہر رسالت نے کہ زیر قدم / رکھا عرش بریں نے اُنکے اپنا تاج عظمت کا

۱۳ ادب سے تھا کھڑا رضوان استقبال کو اُنکے / بلائیں لیکے کہتا تھا وہ آیا بدر رفعت کا

۱۴ مدارج امت عاصی کے دکھلاتا تھا اُس شہ کو / فدا ہو ہو کے کہتا تھا یہ سب صدقہ ہے حضرت کا

۱۵ نثار اُس شہ پہ ہوتے تھے سبھی غلمان سب حوریں / جو دیکھا جلوہ گر وحدت سے جلوہ شان کثرت کا

۱۶ وہ پہونچے جب مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر / عجب جلوہ تھا قوس وحدت و کثرت کی بلت کا

۱۷ ملی قوس حدوث انکی وہاں قوس قدم سے جب / عجب ہر سمت سے بے سمت جلوہ تھا قدامت کا

۱۸ جلال و عظمت حق سے نہ کچھ باقی رہا جز حق / حقیقت میں حقیقت سے کھلا پر وہ حقیقت کا

19 ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ۔ / عروج تام ہو کر تھا نزول اسم عبادت کا

۲۰ وہ قوس عروج و قوس نزول طے جب کر چکے دم میں
کھلا دیدار اکدم سر ولایت اور نبوت کا

---

۱ کبھی کوئے جان جاں میں میرا مزار ہوتا / میرے داغ دل سے کوچہ تیرا لالہ زار ہوتا

۲ جو کبھی گلی میں تیری میری جاں گذار ہوتا / کبھی سر نثار کرتا کبھی جان نثار ہوتا

۳ میرا ہے خمیر خاکی تیرے در کی خاک جاناں / نہ وہ خاک پاک ہوتی نہ یہ خاکسار ہوتا

۴ نہ تھا کچھ مزہ جنوں میں نہ تھا لطف عاشقی کا / دل بیقرار میں گر میرے کچھ قرار ہوتا

۵ ہوں قتیل تیرا میں بھی ہیں جہاں ہزاروں بسمل / تھا مزہ تو جبکہ اول تیرا مجھ پہ وار ہوتا

۶ ترے بسملوں کے دل میں یہی دُھن لگی ہے ہمتی، / تیرا تیر میرے دل سے کبھی آر پار ہوتا

۷ ہے عجیب غیرت عشق تجھے تک کسے کہا ہوں / کبھی چشم کو بھی تجھ تک مری جان غبار ہوتا

۸ نہیں دور ہے دل سر تیری جاں سے جان جاناں / جو تو وردِ منہ ہوتا جو تو دل فگار ہوتا

۹ نہ یہ شیون یار ہوتے متضاد یک دگر گر / نہ تو خار خار ہوتا نہ یہ سبزہ زار ہوتا

١٠ کہاں تو کہاں یہ شکوے کہاں وصل یار دلدار | جو تو باریاب ہوتا تو نہ بیقرار رہوتا

١١ ہے امید دید دیدار اسی آرزو میں ہوں زار
تجھے انکی دید ہوتی تو میں کیوں ہی زار ہوتا

ردیف الباء

١ کہوں کس سے حال دل مضطر ہے تو ہی مددگار اب یا رب | غفار ہے تو ستار ہے تو حاضر ہے گنہگار اب یا رب

٢ ہے کریم و رؤف و رحیم بھی تو ستار عیوب ذنوب بھی تو | کر رحم و کرم اس عاجز پر تو ہی تو ہے ستار اب یا رب

٣ ہے رات اندھیری غفلت کی طوفان ہے پہ بحر عصیان | کشتی ہے میری منجدھار پڑی کھیوا ہے تو کرپار اب یا رب

٤ گھنگھور گھٹائیں چھائی ہیں غم ہجر کی رنج دوری کی | دشوار گذار ہے راہ میری ہے تو ہی مرا یار اب یا رب

٥ بے چین ہوں کب تک یا رب فرقت کی ہے رات بہت بھاری | پہنچا دے مدینہ تک جلدی تو ہی تو ہے غمخوار اب یا رب

٦ دل سینہ سے نکلا جاتا ہے اور منہ کو کلیجہ آتا ہے۔ | غم ہجر بہت ہی ستاتا ہے تو ہی تو ہے دلدار اب یا رب

٧ سر بوجھ گناہوں کا بھاری ہے مرنے کی اب تیاری ہے | ڈر قبر کا مار رہا ہے ادھر تو ہی تو ہے غفار اب یا رب

٨ محشر کی منزل بھاری ہے نہ کسی سے امید یاری ہے | اک آس شفاعت بہاری ہے اور تو ہے مددگار اب یا رب

٩ اپنے ہیں سب اپنے مطلب کے کوئی بھی نہیں اپنے ڈھب کا | منہ پھیر کے سب سے آیا ہوں تجھ سے ہے سرکار اب یا رب

١٠ یہ عمر دو روزہ ختم ہوئی اور کام نہ بن آیا کوئی۔ | بگڑی ہوئی بات بنانے کا تو ہی تو ہے مختار اب یا رب

١٢ دیدار بیچارہ ناکارہ کب تک یہ پھرے دردر مارا
للہ بنا لیجے اس کو اپنا ہی طلبگار اب یا رب

طبیب

١ مریض عشق کی دارو نہیں دوائے طبیب | دوائے درد دل زار ہے لقائے حبیب

٢ لعاب دہن مبارک ہم عاشقوں کے لئے | بہت ہے خوشتر و شیریں ز قند و شہد و زبیب

٣ نہ دل ہے سینہ میں اور ہے جگر نہ پہلو میں | تمہارے عشق سے جلکر بنے ہیں خاک عجیب

٤ غضب کی آگ ہے یہ آگ عشق کی جس سے | پناہ خواہ ہے نار جحیم و نار لہیب

٥ تمہارا شیفتہ ہے بیقرار یہ دیدار
الٰہی جلد کر اس کو لقائے شاہ نصیب

جا طبیب گھر آپنے توسے نا ہے ہماری سمار — عاشق جنگے گن کٹے بن دیکھے دیدار ۱
گڑ اور شکر دوہ رس پی جسکو جی چاہے — تھوک تمہارا منہ لگے تو مردہ بھی جی جائے ۲
دل ڈہونڈ نا سینہ میں میرے بوا بجھی ہے — یاں ڈہیر ہے اک راکھ کا اور آگ دبی ہے ۳
برہ کی آگ لگی تن من میں مرگئی پاپن ہتھیاری — جس سے جزیا ہو من کہکر نرگ کے آگ بجھی ساری ۴
پیتم تم بن کل نہین بیکل ہوں دن رین ۔ — بیگی درس دکھائے دو جو آوے من کو چین ۵

یہ پانچوں دوہرے پہلے غزل کے ہر شعر کے ساتھ پڑھنا مناسب ہے ۱

سارے محبوبوں کا محبوب وہ یکتا محبوب — سب سے پیارا ہے خدا کا وہ دلارا محبوب ۲
کیوں نہ محبوب دو عالم ہو وہ محبوب خدا — جسکو اللہ نے اپنا ہی بنایا محبوب ۳
انکو اللہ نے انوکھا ہی بنایا سب سے — حسن و خوبی میں دو عالم سے نرالا محبوب ۴
اُسکا محبوب خدا ہے وہ خدا کا ہے حبیب — وہ خدا تو نہیں لیکن ہے خدا کا محبوب ۵
بعد اللہ کے انکا ہی ہے رتبہ عالی — سب سے اور سب سے پیارا ہے وہ پیارا محبوب ۶
سارے نبیوں سے وہ افضل ہیں وہ اعلم سب سے — سب رسولوں کا ہے سرتاج انوکھا محبوب ۷
دل ہے عشق سے انکے مرا یارب معمور — دل ہی وہ دل ہے ہو جس دل میں سہانا محبوب ۸
نشۂ بادۂ الفت سے ہوں اتنا مخمور — کہ جدہر دیکھوں اُدہر ہی ہو ہویدا محبوب ۹
یوں تو پیدا ہوئے لاکھوں ہی جہاں میں محبوب — کوئی بتلادے ہوا کوئی بھی تم سا محبوب ۱۰
نہ ہوا اور نہ ہو زنہار کوئی تم سا حبیب — ممتنع ہے کہ ہو تمسا کوئی پیدا محبوب ۱۱
گرچہ محبوب زلیخا تھے جناب یوسفؑ — مثل محبوب خدا کوئی نہ پایا محبوب ۱۲
شان ہر شان نرالی ہے تمہاری شاہا — دونوں عالم میں کوئی تمسا نہ دیکھا محبوب ۱۳
گرچہ یوسفؑ تھے صبیح آپ ہیں لاریب ملیح — حسن نمکیں ہے نمک پاش تمہارا محبوب ۱۴
حور و غلمان ملک ارض و فلک جسکے غلام — جن و انساں بھی ہیں ہے وہ اکیلا محبوب ۱۵
جو بھی کچھ پیدا کیا انکے لئے پیدا کیا — اُنکو پیدا کیا اور اپنا بنایا محبوب ۱۶
حشر میں شور مچے جب وہ شفاعت کو چلیں — لو مبارک ہو گنہگارو وہ آیا محبوب ۱۷
دوڑتے آویں سبھی خوان کرم کے بھوکے — جب سنیں حشر میں رحمت سے پکارا محبوب ۱۸

ہر ادا انکی ہے محبوب خدا کو دیدار ۱۹
دین و دنیا میں بلاشک ہے وہ سب کا محبوب

کیا ہی پیاری ہے ہر اک طرز و ادائے محبوب ۱
حقتعالیٰ کو بھی پیاری ہے لقائے محبوب

ہوتے رہتے ہیں فدا اُنپہ حسینان جہاں ۲
حسن خود رہتا ہے ہر لحظہ فدائے محبوب

وہ ہیں محبوبِ خدا انکا خدا ہے محبوب ۳
دو ہی محبوب ہیں وہ اور خدائے محبوب

دونوں عالم پہ سدا رہتا ہے سایہ گستر ۴
فضل و رحمت کا عنایت کا ہمائے محبوب

جو بھی کچھ پیدا کیا حق نے کیا ان کے لئے ۵
جاری ہر لحظہ ہے عالم پہ قضائے محبوب

جس سے راضی ہوئے وہ اُس سے خدا ہے راضی ۶
ہے رضا حق کی بلاریب رضائے محبوب

ہلتا رہتا ہے دو عالم میں پھریرا اُن کا ۷
عرش سے اونچا ہے بے شبہ لوائے محبوب

بٹتا رہتا ہے سدا اُنکے کرم کا باڑہ ۸
انبیا بھی تو ہیں محتاج عطائے محبوب

اُنکا مداح خدا ہے وہ خدا کے حماد ۹
رہتے ہیں جن و ملک محو ثنائے محبوب

دوڑتے آویں سبھی خوان کرم کے بھوکے ۱۰
جب سنیں حشر میں رحمت سے صلائے محبوب

آرزوئے دلِ دیدار یہی ہے یارب ۱۱
ہو عطا قبر میں یک بوسۂ پائے محبوب

ردیف التاء

یارب دکھادے مجھکو اس مہ لقا کی صورت ۱
ہے نور حق سراپا جس حق نما کی صورت

صورت ہی سے عیاں ہے انکا کمال ذاتی ۲
ہے خوبی مجسم اُس دل ربا کی صورت

کبتک رہوں تڑپتا بیتاب و مضطرب میں ۳
یارب دکھادے اب تو اس رہنما کی صورت

وصفِ رخ منور والشمس والضحیٰ ہے ۴
ہے حق کا جلوہ بے شک اس پیشوا کی صورت

دل میں ہے انکی الفت آنکھوں میں انکا جلوہ ۵
نورِ خدا ہے بیشک اس باخدا کی صورت

ظاہر میں انکی صورت بیشک خدا نما ہے ۶
باطن میں ہے بلاریب فضلِ خدا کی صورت

دیدار ہے مزید ہ دیدار مصطفیٰ کا ۷
یارب دکھادے جلدی اُس ذو العطا کی صورت

۱ عجیب رات تھی معراجِ مصطفٰے کی رات — نزولِ فضل کی الطافِ کبریا کی رات
۲ بیان جسکا ہے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ وہ رات — کرم کی رات تھی اور جلوۂ خدا کی رات
۳ براق پر انہیں کرکے سوار روح الامیں — جو پہونچے قدس میں تھی جمع انبیا کی رات
۴ نبی رسول وہاں سب کھڑے تھے باندھے صف — کہ تھی امامتِ سلطانِ دوسرا کی رات
۵ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ اور لَتَنْصُرُنَّہٗ کا — دکھانا جلوہ تھا تھی ختمِ انبیا کی رات
۶ جنھوں کے واسطے پیدا کیا تھا فرش اور عرش — سبھی دکھانا تھا تھی اُس ہی بصفا کی رات
۷ گئے بُراق پہ تا سدرہ ایک آن میں وہ — کہ تھی نمائشِ آیاتِ پُرضیا کی رات
۸ تھی رات مطلعِ انوار و معدنِ اسرار — کرم کی رحم کی اور فضل ذوالعطا کی رات
۹ گئے پھر عرش پہ سدرہ سے بر سرِ رفرف — عجیب رات تھی اس شاہِ مجتبٰے کی رات
۱۰ دَنَا ثُمَّ تَدَلّٰی فَاَوْحٰے مَا اَوْحٰے — عجیب خیر کی تھی سیدالورٰے کی رات
۱۱ ہر اک فلک پہ ملک اور انبیا سے ملے — سلامی اُنکے تھے سب تھی وہ اصطفا کی رات
۱۲ گئے پھر آئے اسی شان سے اک آن میں وہ — تھا گرم بسترِ خیرالورٰے رضا کی رات
۱۳ جو پوچھنی نہ تھیں جب پوچھیں قدس کی باتیں — تھا قدس پیشِ نظر جیسے تھا ولا کی رات
۱۴ دکھایا جلوۂ دیدار اپنے بندے کو — خدائے پاک نے مَازَاغَ وَمَاطَغٰی کی رات

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

۱۵ تھی مومنوں کے لئے موجبِ یقیں دیدار
تھی کافروں کو وہی رات ابتلا کی رات

اے مہِ برجِ رسالت اے دُرِ درجِ کرامت — گوہرِ صدفِ نبوت صدفِ بحرِ عنایت

یا نبی السلام علیک مرسلی السلام علیک
سیدی السلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ کو حق نے بُلایا خلعتِ عزت پہنایا — تاجِ رحمت سے سجایا آپ ہیں ختم الرسالت

یا نبی السلام علیک مرسلی السلام علیک
سیدی السلام علیک صلوات اللہ علیک

یا رؤف یا رحیم یا حریص یا کریم ہو — یا عزیز یا حلیم آپ ہیں سرتاپا رحمت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہیں عالم میں نامی آپ ہی سب کے ہیں حامی | آپ ہیں بدر السّلام آپ ہیں شمس السلامت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہیں سب کی ہدایت آپ پر سب کی نہایت | ابتدائے ہر نہایت انتہائے ہر ہدایت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ کا محبوب اللہ ہے آپ ہی محبوب اللہ ہیں | علتِ عالم ہو تم ہی اے میرے صاحب صدارت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

سیّد الرسل تمہیں ہو رحمت عالم بھی تم ہو | تم ہی ہو رحم مجسّم ہو تمہیں سرتاپا رحمت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہی بحرِ کرم ہیں آپ کی نہریں یہ سب ہیں | انبیا اور سارے مرسل تم ہی ہو بحرِ ہدایت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

ساقی کوثر تمہیں ہو حشر کے داور تمہیں ہو | ہادی و رہبر تمہیں ہو ہو تمہیں قسّام جنّت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہیں محمود و احمد آپ ہیں حق کے محمّد | آپ ہیں ممدوحِ خالق آپ ہیں ذو عزّ و عظمت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

شافعِ روزِ جزا ہو تم مظہرِ فضلِ خدا ہو | ہو تمہیں رب کے وسیلہ ہو تمہیں حامیٔ امت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

حضرت آدمؑ نبی سے حضرت عیسیٰؑ نبی تک | آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوویں سب روزِ قیامت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السّلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

نفسی نفسی سب پکاریں انبیا روزِ جزا میں | اُمتی کہتے ہوئے اِک آؤ تم بہرِ شفاعت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

حشر کے دولہ تمہیں ہو مقبولِ مولیٰ تمہیں ہو | افضل و اولیٰ تمہیں ہو سب پہ ہے تم کو فضیلت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

بندۂ **دیدار** خاطی ناسی و عاصی | آپ کے در کا ہے واسی اسیر بھی یک نگہِ شفقت

یا نبی السّلام علیک مرسلی السلام علیک
سیّدی السّلام علیک صلوات اللہ علیک

١ میرے محبوب ہیں خدا کے دوست | میرے خلّاق و کبریا کے دوست۔
٢ دوست اُنکا ہے کبریا کا دوست | کہ ہیں وہ خالق الورٰی کے دوست۔
٣ پیارے کا پیارا پیارا ہوتا ہے | اُنکے پیارے ہیں سب خدا کے دوست
٤ اُنکی طاعت ہے طاعتِ خالق | اُنکے پیارے ہیں ذوالعلا کے دوست

٥ جو ہیں آل اور صحابہ کے پیرو
ہیں وہ **دیدار** مصطفےٰ کے دوست

١ وہ حبیب اللہ ہیں جو ہیں مرے رحمان کے دوست | رحمۃ للعالمین ہیں وہ جو ہیں سبحاں کے دوست
٢ مژدہ یُحْبِبْکُمُ اللہ اور مَن یُّطِعِ الرَّسُوْل | سنتے رہتے ہیں ہمیشہ شاہِ انس و جاں کے دوست

۳ جو فدا انپر ہوئے اور ہو گئے اُنپر نثار
باغ رضواں اُنکا ہے اور ہیں وہی یزداں کے دوست

۴ دوست اُنکا ہے بلا ریب بلا شک حق کا دوست
جو خدا کا دوست ہے بیشک وہ اُس جاناں کا دوست

۵ ہیں وہی بدر الدجیٰ اور ہیں وہی شمس الضحیٰ
ہیں وہی خیر الوریٰ ہیں وہی اُس سلطاں کے دوست

۶ دو جہاں میں ملتا ہے اُنکا پھریرا رات دن
مالک ہر دو جہاں ہیں خالق یزداں کے دوست

۷ کنت کنزاً مخفیا احببت ان ابرز کے راز
رازدار کن فکاں ہیں منزل القرآں کے دوست

۸ وہ خدا کے نور سے ہیں عالم اُنکے نور سے
ظاہر اور پیدا ہوا ہیں وہ ہی اُس ذیشاں کے دوست

۹ جو ہیں قربانِ صحابہ اور فدائے اہل بیت
پیروِ قرآں وہی ہیں ہیں وہی قرآں کے دوست

۱۰ ہیں وہی ناجی جو ہیں وابستۂ عشق نبیؐ
عاشق آل نبی اصحاب اور فرقاں کے دوست

۱۱ پیروِ سنن نبیؐ اور سنتِ اصحاب و آل
وہ سواد اعظم ذیشان و با ایماں کے دوست

۱۲ شانِ عالی انبیاؤ اولیاء میں جو بھی ہیں
بے ادب ہیں وہ وہابی ہیں وہی شیطاں کے دوست

۱۳ حامدِ خالق ہیں وہ اور ہے خدا اُنکا مدح
دوست ہے اُنکا خدا وہ خالق کیہاں کے دوست

۱۴ وہ خدا کو جانتے ہیں اور خدا جانے اُنہیں
انکو کیا جانے جو ہیں دنیا میں این و آں کے دوست

کیا ہے خوفِ حشر و جاں کندن اُنہیں فیدار جو
رہتے ہیں قربانِ جاناں اور ہیں جانِ جاں کے دوست

ردیف الثاء

۱ آپ ہیں بیکس نواز اور یہ بیچارہ مستغیث
بیکسوں کے چارہ ساز ہے یہ بندہ مستغیث

۲ مرتا مرتا بھی نہ چھوڑوں آپکا دامن کبھی
کہہ رہا کس شوق سے ہے تیرا پیارا مستغیث

۳ ہم غریب اور بیکسوں کے تم ہو شاہا مستغاث
چھوڑ کر تمکو کہاں جاوے تمہارا مستغیث

۴ جور ہائے نفس سرکش سے شہ دیں لو بچا
ہوں میں اُسکے ظلم بے پایاں کا مارا مستغیث

۵ لو خبر جلدی سے اسکی مستغاث بیکساں
ہے کھڑا مدت سے در تیرے پہ شاہا مستغیث

۶ تیغ اُلفت تیر ہجراں غم کا برچھا سر ورا
زخم کس کس کے سہے دل پر تمہارا مستغیث

۷ دو پلا اک جام وحدت میں نہ ہوں تم ہی رہو
کیا نئی فریاد ہے اور کیا انوکھا مستغیث

۸ کچھ نہ پوچھو حال اب میرا کہ میں بدمست ہوں
ہے نشہ میرا انوکھا ہوں میں نشہ مستغیث

فرقتِ ماہِ عرب میں ہے عجب حالت میری ۔۔۔ ہوں کبھی گریاں کبھی نالاں میں جاناں مستغیث ٩

صدمہائے رنجِ فرقت کی بھی ہے کچھ انتہا ۔۔۔ سر ورا کب تک پھرے بیچارا مارا مستغیث ١٠

آپ ہیں جب مستغاث اپنے تو ہے ویدار کیا
فکر دنیا فکر عقبےٰ غم مخور یا مستغیث ١١

اے غیاثِ مستغیثاں الغیاث ۔۔۔ چارۂ دردِ غریباں الغیاث ! ١

ہوں جدائی سے ترے محبوب کے ۔۔۔ چشم گریاں سینہ بریاں الغیاث ٢

دردِ فرقت سے ہوں میں اب جاں بلب ۔۔۔ اے دوائے دردمنداں الغیاث ٣

بیکسی اور بےبسی دونوں سوار ۔۔۔ ہیں ترے شیدا پہ جاناں الغیاث ۴

دوریٔ طیبہ سے ہے جاں چاک چاک ۔۔۔ لو بلا اب شاہِ شاہاں الغیاث ۵

آرزوئے آرزومندانِ عشق ۔۔۔ اے مرادِ مستمنداں الغیاث ٦

بےزر و بےپر ہوں اور طیبہ ہے دور ۔۔۔ چارۂ بےساز و ساماں الغیاث ٧

دوستوں سے تیرے الفت ہے مجھے ۔۔۔ ہو عطا حُبِّ محباں الغیاث ٨

غوث الاعظمؒ کی محبت میں ہوں چور ۔۔۔ مست جامِ قادریاں الغیاث ٩

شہ بہاؤ الدینؒ کا ہوں ادنیٰ غلام ۔۔۔ دردِ دل کے ہیں وہ درماں الغیاث ١٠

ہوں معین الدین چشتیؒ کا غلام ۔۔۔ ہیں وہ میرے ساز و ساماں الغیاث ١١

ہو اب اک جامِ شہابی بھی عطا ۔۔۔ تا کہ ہوں میں مستِ عرفاں الغیاث ١٢

شاذلیت کا بھی ہے چسکا مجھے ۔۔۔ انکا بھی چھوٹے نہ داماں الغیاث ١٣

صدقہ ان سب اولیا کا اے خدا ۔۔۔ وا ہو مجھپر بابِ عرفاں الغیاث ١۴

ساتھ ہو تیرے نبی کا حشر میں ۔۔۔ چھٹ نجاوے انکا داماں الغیاث ١۵

باغِ رضواں میں بھی انکا ساتھ ہو ۔۔۔ پُل پہ اور بھی وقتِ میزاں الغیاث ١٦

میں ہوں انکا وہ ہیں میرے یا الٰہ ۔۔۔ ہیں وہ آرامِ دل و جاں الغیاث ١٧

جان و دل تو لے چکا اے شاہِ عشق ۔۔۔ اب نکر زیادہ پریشاں الغیاث ١٨

مسکن و مدفن مدینہ ہو میرا ۔۔۔ ہے یہی اب ایک ارماں الغیاث ١٩

کلام [illegible] پنجشنبہ سلخ [illegible] ۱۳۲۹

٢٠ نجدیٔ بے دیں کا کالا مُنہ ہو جلد — نکلے واں سے ہو کے حیراں الغیاث

٢١ بندۂ دیدار علیِ الورٰی
ہو تیرے قدموں پہ قرباں الغیاث

١ اے حبیبِ خاصِ یزداں الغیاث — چارہ سازِ مستمنداں الغیاث
٢ مایۂ بے مایگانِ دردمند — دارُوئے دردِ غریباں الغیاث
٣ دو جہاں میں ہے وسیلہ آپکا — آپ ہی ہیں شاہِ شاہاں الغیاث
٤ آپ ہی ہیں شافعِ میدانِ حشر — اے معینِ اہلِ عصیاں الغیاث
٥ کب تلک تڑپا کروں میں ہند میں — مبتلاءِ دردِ ہجراں الغیاث
٦ موت ہو طیبہ میں اور ہوؤں شہید — داخلِ زمرۂ شہیداں الغیاث
٧ ہو بقیع پاک میں لاشہ مرا — آپ کے ہی در پر ہو جاں الغیاث
٨ نجدیانِ بے ادب طیبہ میں آہ — ہم یہاں تڑپیں پریشاں الغیاث
٩ ہے ادہر لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ — ہو اُدہر شورِ خبیثاں الغیاث
١٠ سرورِ کون و مکاں فریاد ہے — کب تلک یہ دَورِ شیطاں الغیاث
١١ ہیں پریشاں اہلِ دیں ہر سمت میں — ہر طرف ہے کفر و طغیاں الغیاث
١٢ شانِ قہاری ہے ہر جا جلوہ گر — اب تو رحم اے رحمِ رحماں الغیاث
١٣ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا تھا ایک دن — آج ہیں توہیں پہ نازاں الغیاث
١٤ ارتداد و کفر و بدعت کا ہے زور — المدد اے دیں کے سلطاں الغیاث

١٥ ہو وے اب دیدار علی کی موت و زیست
آپ کے طیبہ میں جاناں الغیاث

١ ہیں غوث الاعظم غوثِ زماں وہ میرے تیرے سب کے غوث
مقبولِ خدائے کون و مکاں ہیں پیارے میرے رب کے غوث
٢ تقسیم کئے جس دم سب کو قسّامِ ازل نے مراتب تھے
وہ پیارے رب کے سب کے ہیں اور تھے عالم کے جبکے غوث

۳ وہ روزِ ازل سے ہیں سب کے لاریب معین و وسیلۂ کل
وہ غوث الورٰی جبھی سے ہیں کچھ نئے نہیں ہیں آپ کے غوث

۴ کیا انکی صفت و ثنا میں لکھوں ہیں بے شک وہی محی الدین
پیدا نہ ہوا تھا کچھ بھی جب سے تھے علمِ خدا میں تب کے غوث

۵ وہ محیِ دینِ مصطفوی فریادرس ہر ذی نفسی
وہ تن کے من کے جسم کے جاں کے کام و دہان و لب کے غوث

۶ وہ حبش کے ہادی روم کے رہبر روس و خراساں سب کے غوث
وہ ہند و سندھ عجم کے ہادی سارے ہی ملک عرب کے غوث

۷ **دیدار** رکھ اُن سے کام اپنا کیوں پھرتا ہے در در مارا
وہ آج کے کل کے غوث نہیں تھے علم خدا میں کبکے غوث

ردیف الجیم

۱ تن تن کے کھڑے ہوتے ہیں کیوں سرو چمن آج
دکھلاتے ہیں کیوں گلبن و گل تازہ پھبن آج

۲ کیوں بدلی ہیں پھولوں نے قبا رنگ برنگی
کیوں شوخی پہ ہیں گلبن و نسرین و سمن آج

۳ مرغانِ چمن لحن عرب گا رہے ہیں کیوں
کیا ہے کوئی سلطانِ عرب سایہ فگن آج

۴ بلبل ہے کہیں نغمۂ مستانہ کی سرمست
طوطی ہے کہیں مست مئے حب یمن آج

۵ گل مست مئے شوق ہیں کر چاک گریباں
سرمست ہیں کس شوق میں خوبانِ ختن آج

۶ پھیلائے ہوئے چادرِ انجم کو ہے کیوں چرخ
ہاتھوں میں لئے کیوں ہے کھڑا عقد پرن آج

۷ کیوں روح الامیں آج ہیں مستِ مئے مکہ
مکے سے چلی آتی ہے کیوں باد امن آج

۸ کیوں اُمڈی چلی آتی ہیں رحمت کی گھٹائیں
کیوں لگ رہی عالم میں ہے رحمت کی لگن آج

۹ ہے کسکی شبِ وصل کہ گلشن ہی نہیں ایک
جوبن نیا دکھلاتے ہیں بن بن کے جوبن آج

۱۰ ہے کسکی خوشی شوق میں ہیں کسکے یہ سب مست
کیا ہے شبِ معراجِ شہنشاہِ زمن آج

۱۱ جبریلِ امیں کیوں درِ اقدس پہ کھڑے ہیں
پہنچاتے ہیں کیوں مژدۂ امان و امن آج

۱۲ صف باندھے کھڑے قدسی ہیں سارے پیمبر
کیا قدس میں آتے ہیں شہِ غنچہ دہن آج

۱۳ اللہ رے اللہ بھی ہے مشتاقِ شہِ دیں — اس اُمتِ عاصی کی بھی لو آئی ہے بن آج

۱۴ کیا ہے یہ سواریِ شہنشاہِ دو عالم — قرباں جو ہوا جاتا ہے یہ چرخ کہن آج

۱۵ آتی ہیں چلی اُدن حبیبی کی صدائیں — کس جوش میں ہے خالقِ ذوالمجد و منن آج

۱۶ منظور یہ ہے خالقِ اکبر کو کہ محبوب — باشانِ محبیّ ہو رواں سوئے وطن آج

۱۷ قوسین عروج اور نزول اتنے ہوں نزدیک — سمجھے نہ کوئی اُنکے سوا سِرِّ سخن آج

۱۸ ہو حبِّ محمد سے عیاں حبِّ الٰہی — اور طاعتِ حق طاعتِ سلطان زمن آج

۱۹ وہ قرب جو محبوب کو ہر وقت ہے حاصل — ہو شرح اُس اجمال کی بے کلک و دہن آج

۲۰ ہو نسخۂ امکاں سے عیاں معنیِ توحید — ہو جاوے متن شرح بنے شرح متن آج

۲۱ محبوبی کے اندازوں سے ہو شانِ محبیّ — پیدا ہو عیاں یعنی یک جان و دو تن آج

۲۲ ہیں ہستیِ موہوم سے اوہامِ دوئی دور — یہ ظلِّ شہِ دیں کے ہیں سارے جتن آج

۲۳ یہ پرتو معراجِ شہِ دیں ہے **دیدار**
یکجان و یک جسم جو ہیں روح و بدن آج

---

۱ دین اور دنیا سارے جگت میں ہے میرے مولیٰ کا راج — فرش زمیں پر عرش بریں پر اُس محبوبِ خدا کا راج

۲ لولاک ما خلق الدنیا ہے مضمون حدیث قدسی — دوزخ و جنت سب دنیا پر ہے مرے شمسِ ضحیٰ کا راج

۳ مہرِ سپہرِ رسالت ہیں وہ بدرِ منیرِ کرامت ہیں وہ — شمس برجِ نبوت ہیں وہ انکا ہے سب دنیا کا راج

۴ وہ ہیں خدا کے خدا ہے انکا مالک ملک خدا ہیں وہ — جود و جود پاک نبیؐ ہے بیشک ہر دوسرا کا راج

۵ سارا عالم نور سے انکے نور خدا سے انکا ظہور — سارے عالم میں ہے بیشک صاحبِ سیف و لوا کا راج

۶ سب راجوں کے راجہ ہیں وہ سب شاہوں کے شاہ ہیں وہ — دونوں جہاں میں بیشک و شبہ ہے میرے بدرِ دجیٰ کا راج

۷ جام وصال کا انکے پیاسا ہے **دیدار** بہت ہی ہراسا
پوری کر دو اسکی آسا آپکا ہے ہر جا کا راج

---

۱ شاہِ دیں کا ہے دل مرا آماج — اس لئے دل بنا ہے میرا سراج

۲ ادنیٰ ادنیٰ غلام حضرت کے — رکھتے سر پر ہیں سلطنت کا تاج

۳ واہ کیا مرتبہ ہے اس شاہ کا — نہ فلک اُنکی خاص ہے معراج

۴ پایہ پایا ہے کیا میرے شہ نے — شاہوں سے لیں غلام انکے خراج
۵ باگ تھامے سرافیلؑ اور جبرئیلؑ — ہمرکاب انکے تھے شب معراج
۶ مالکِ دوسرا وہی تو ہیں — دین و دُنیا میں ہے انہیں کا راج

۷ گرچہ فرّار وار تھا ویدار
اُن کا بنکر دہ بنگیا رجراج

۱ اُٹھی گھٹائیں بادل برسے جھڑی کرم کی لگی ہے آج — گلشن و گل کا جوبن پر ہیں سب کھلی کرم کی کلی ہے آج
۲ بادِ صبا انزا انزا کر سیرِ چمن میں ہے مصروف — گلبن گل سے دامن بھر کے نظر شہ کو چلی ہے آج
۳ بلبل گل پر چہک رہی ہیں خوشی سے سب گل ہیں خنداں — ہر اِک گلی گلوں کی مہک سے کیسی مہک رہی ہے آج
۴ باغ میں کوئل کوک رہی ہے کیسی سُہانی کوک ہے آج — دریا سارے موجوں پر ہیں نہر کرم کی کھلی ہے آج
۵ کیسی سُہانی چمک دمک سے بجلی چمک رہی ہے آج — ہر یک شاخ شجرۂ رحمت کیسی پھولی پھلی ہے آج
۶ صلصل سرو پہ نغمہ کناں ہے ادب سے سرو ہیں استادہ — گوکو کرتی فاختہ کسکی محوِ تماشا بنی ہے آج
۷ چھائی ہیں گھنگور گھٹائیں رحمتِ حق کی عالم میں — ابرِ کرم سے پیاری پیاری کیسی لگی جھڑی ہے آج
۸ حضرتِ رعد بھی گرج رہے ہیں کیسی پیاری گرج ہے آج — کھلے ہوئے ہیں دلوں کے غنچے کونسے گل کی خوشی ہے آج
۹ فرشِ زمردیں سبزہ پر شبنم کے موتی ہیں جڑے — سبزہ کی ہریالی چادر فرشِ زمیں پر بچھی ہے آج
۱۰ ہے جشنِ سلطانِ دو عالم خوبی کے یکتا گل کا — دونو جہاں میں اسی خوشی کی بیحد خوشی مچی ہے آج
۱۱ ذکر ہے اس محبوبِ خدا کا خدا نے جسکی ہی خاطر — ساری جنا رچی ہے دیکھو انکی خوشی رچی ہے آج
۱۲ عجب سما رحمت کا بندھا ہے آمد و رفت ملائک ہے — ہر اِک حور خوشی میں انکی ہر ہر سمت کھڑی ہے آج
۱۳ شاہ ولی اللہ جب حاضر طیبہ کی مجلس میں ہوئے — دیکھا سرخ و سبز گھٹا کو وہاں یہ چھائی ہوئی ہے آج
۱۴ فرماتے ہیں نور ملائک سُرخ تھا اور نور ارواح — سبز تھا جسکی سبز تجلّی ہیں نے وہاں دیکھی ہے آج

۱۵ مومنو! آؤ خوشی مناؤ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہ ویدار
پڑھو کہ چادر خوشی کی سارے فرشِ زمیں پہ بچھی ہے آج

ے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ٥

ردیف الحاء المہملہ

١ حب ہوا منظور باغ دو جہاں کا افتتاح / رکھا موقوف آپ ہی پر ہر مکاں کا افتتاح
٢ سب سے اول آپ کے ہی نور کو پیدا کیا / آپ ہی سے پھر کیا کون و مکاں کا افتتاح
٣ باعثِ ایجادِ عالم آپ ہی ہیں سرورا / آپ ہی سے تھا زمین و آسماں کا افتتاح
٤ قبر سے جب حشر میں اُٹھنے لگیں سب مرد و زن / آپ ہی سے ہووے بعثِ انس و جاں کا افتتاح
٥ آپ ہی ہیں بانئے کاخ شفاعت سیدا / آپ ہی سے ہو شفاعت کے مکاں کا افتتاح
٦ سب سے اول آپ ہی جنت کی کنڈی کھڑکھڑائیں / ہو تمہیں سے سرورا باغ جناں کا افتتاح
٧ آپ ہی دیدار مسکیں کے ہو شافع یا رسولؐ / آپ ہی سے ہو در رحمت کا ہاں ہاں افتتاح

١ کیا کیجے بیان کمال نبیؐ ہیں انکے کمال الم نشرح / محبوب خدا ہیں جو ہیں تو یہ ہے انکا جمال الم نشرح
٢ سر انکا بڑا تھا قد سیدہا والشمس کا تاج تھا زیب سر / وہ نہال جمال و خوبی تھے خوبی میں نہال الم نشرح
٣ ہر آن نرالی شان نبیؐ ہر بات میں یکتا ہیں نبیؐ / محبوب خدائے لم یزلی جنکے افضال الم نشرح
٤ ہے بیان رفعت شان نبیؐ لک رفعنا ذکرک سے ظاہر / اور قد جاءتکم موعظۃ سے بیان خصال الم نشرح
٥ تھے رؤف و رحیم و حریص کریم صلوات و سلام ان پر ہر دم / ہر بات میں تھے یکتائے زمن وہ حق کے لال الم نشرح
٦ اصحاب کمال اصحاب انکے عادل و شجاع او بحر حکم / تھی آل میں شان جمال انکی ہر خوبی میں آل الم نشرح
٧ دیدار علی کے دل کی کلی کھل جائے نسیم کرم سے ترے / دو جہاں میں ہے آپ کی شان کرم اور شان نوال الم نشرح

١ نقش زمیں ہوں نقش پئے یار کی طرح / زیب عدم ہوں سایۂ دلدار کی طرح
٢ سایہ نہ تھا ہمارے نبیؐ کا بلا شبہ / آئینۂ مصقلِ ابصار کی طرح
٣ ہر لحظہ دست بستہ رہوں میں درود خواں / یارب ترے حبیب کے زوار کی طرح
٤ زلفِ معنبرِ شہ کے لچھے ہیں عطر بار / مشکِ ختن کی نافۂ تاتار کی طرح
٥ وہ چہرۂ منورِ محبوب کبریا / تاباں ہے نور خالق دادار کی طرح
٦ لو مژدہ عاصیو کہ ہیں وہ شاہِ دین بھی / ساتر گناہوں کے میرے ستار کی طرح

۷ وہ ہیں کریم بلکہ رؤف و رحیم ہیں — بے شبہ وہ رحیم ہیں غفّار کی طرح

۸ خنداں ہے باغ رحمتِ سلطانِ دوسرا — گلبن کی گل کی گلشن و گلزار کی طرح

۹ شیدا تمہارا تکتا ہی رہتا ہے آپکو — حسرت کے ساتھ نرگسِ بیمار کیطرح

۱۰ آٹھوں پہر صباح و مسا روز و شب مدام — نالاں ہوں عندلیب دلِ افگار کیطرح

۱۱ لیجے بلا بقیع میں وقت بجے سلا مجھے — صدیق رہنما شہِ ابرار کی طرح

۱۲ اب تو بلا لو مجھکو بھی مولا حضور میں — حضرت بلالؓ سیدِ اخیار کی طرح

۱۳ دیدار کو بھی اب تو بلا لیجئے شہا — اربابِ لطف و سرورِ دانار کی طرح

ردیف الخاء المعجمہ

۱ سب سے اونچا ہے شہا تیری رسالت کا کاخ — سب سے اعلیٰ ہے تیری شانِ نبوّت کا کاخ

۲ تیری رحمت کا ہلا کرتا ہے پرچم ہر دم — سب سے بالا ہے میاں آپ کی رحمت کا کاخ

۳ حشر میں سارے نبی ہوں ترے جھنڈے کے تلے — واہ واہ کتنا ہے اونچا تیری عظمت کا کاخ

۴ ہو شفاعت سے تیری پار سبھی کا بیڑا — کس بلندی پہ ہے شہ تیری شفاعت کا کاخ

۵ کس نے پایا تیرا پایہ وہ ہے پایہ تیرا — عرش سے اونچا ہے شاہا تیری رافت کا کاخ

۶ کوئی ہم پایہ تیرا ہو نہیں سکتا نہ ہوا — اتنا ارفع ہے شہا آپ کی رفعت کا کاخ

۷ جس نے جو مانگا دیا اور سدا دیتے ہیں۔ — ایسا اونچا کہیں دیکھا ہے سخاوت کا کاخ

۸ جز تشہد کے نہیں اُنسے نہیں کسینے سُنا — ہے کہیں ایسی سخا ایسی شرافت کا کاخ

۹ آگے رہتے تھے صفِ جنگ میں سب سے دیدار — واہ کس شان پہ تھا تیری شجاعت کا کاخ

۱ شجرۂ دل سے عشقِ نبیؐ کی ایسی نکلے اونچی شاخ — وہم و خیال اور ہوش و خرد کی سب سے جاویں نیچی شاخ

۲ جب نکلا وہ نہالِ رسالت گلشنِ وحدت سے اس سے — حلم کی علم کی جود و سخا کی کیسی کیسی نکلی شاخ

۳ عدل و شجاعت حکمت و عفت زہد و عبادت ہیں یہ سب — اس نوبادہ باغِ رسالت کی کیا پیاری پیاری شاخ

۴ ڈھانک لے یکدم سب اُمت کو لے سایۂ رحمت ہیں — باغِ شفاعت سے جب نکلے میرے نبیؐ کی لانبی شاخ

۵ باغ جہاں سرسبز ہوا یکدم جو تمہاری ولادت کی — گلزار قدرت سے نرالی نکلی پھولتی پھلتی شاخ
۶ عالم سب ہوا تم سے پیدا سارے نبی ہوئے تم سے ہویدا — تم ہو شجرۂ باغ رسالت سارے نبی ہیں تمہاری شاخ

۷ شجرۂ طوبےٰ باغ جہاں ہیں جو ہے سایہ فگن دیدار
ہے وہ میرے پیارے نبی کے باغ کرم سے نرالی شاخ

۱ عشق و محبت کے پودے کی ایسی نکلی اونچی شاخ — سارے اعمال حسنہ کی ہوگئی اس سے نیچی شاخ
۲ گلبن عشق کی باغ دل میں ایسی پھیلی پھولی شاخ — حرص و ہوا شہوت کی غضب کی یکدم ساری سوکھی شاخ
۳ آیا بہار عشق کا موسم صاف ہوئیں روشیں دل کی — خار و خاشاک شہوت سے پھیلیں ہر جا عشق کی شاخ
۴ سیر جب ازل کے جلوے بلبل و گل سے ہوئے ظاہر — عاشق رہا نہ عشق جو یکدم پھیلی محبوبی کی شاخ
۵ آیا حکم اتبعونی شان محبوبی سے جب — آرزوؤں کی جل کر شاخیں رہ گئی ایک محبی شاخ
۶ شجرۂ طوبیٰ باغ جہاں میں جو ہے ہر دم سایہ فگن — وہ بھی شجرۂ حب ازل سے ہے اک پھولتی پھلتی شاخ
۷ حب ازل نے جلوے انوکھے جب دکھلائے عالم میں — شجرۂ حب ازل سے بیحد نکلی انوکھی نرالی شاخ
۸ جب ہوئی سب سے اول ظاہر صورت زیبا ختم رسل کی — اس نوبادہ باغ قدم سے نکلی نرالی انوکھی شاخ
۹ انکی وصل ہی خلد بریں ہے انسے ہی دوری دوزخ ہے ، — دوری قہر کی جلتی شاخ اور جنت رحمت والی شاخ
۱۰ کفر کافر قہر کے جلوے عشق و محبت رحمت کے — سوکھی شاخیں بداعمالی حسن عمل ہریالی شاخ

۱۱ یہ دیدار بیچارہ تمہارا ہو کے پھرے کیوں دردمارا
آپکے باغ کرم سے پیارے یہ بھی ہے اک پیاری شاخ

۱ تمہارے شجرۂ الفت کی ہیں انوکھی شاخ — تمہارے بادۂ رافت کی ہیں نرالی شاخ
۲ تمہارے لطف و کرم کے عجیب ہیں پودے — نکلتی رہتی ہیں ذرات جنسے رحم کی شاخ
۳ نہ پہونچا اور نہ پہنچے کسی کریم کا ہاتھ۔ — تمہارے باغ کرم کی ہیں اتنی اونچی شاخ
۴ سبھی بھکاری ہیں در کے تیرے امیر و غریب — سبھوں پہ سایہ فگن ہے ترے کرم کی شاخ
۵ جھکتے رہتے ہیں بلبل کرم کے رات اور دن — تمہارے گلبن رحمت کی پھولیں اتنی شاخ
۶ کہیں سخا کی کہیں عدل اور شجاعت کی — تمہارے باغ رسالت کی نکلیں کتنی شاخ
۷ زمانہ ہوگیا سرسبز علم و حکمت سے — تمہارے باغ نبوت کی جبکہ نکلی شاخ

۸ تمہارے گلشنِ علم و حکم کے جھوکوں سے — غضب کی جہل کی اور کفر کی بھی سوکھی شاخ
۹ زمانہ بھر گیا پھولوں سے علم و حکمت کے — تمہارے باغِ رسالت کی اتنی پھولی شاخ
۱۰ سما سے تا بسمک پہنچے شرق سے تا غرب — تمہارے فیضِ اعم کی سبھوں پہ پھیلی شاخ
۱۱ تمہارے سایۂ رحمت میں سب ہی پلنے لگے — تمہارے لطف کی جسدم سے سب پہ چھائی شاخ
۱۲ عذابِ نار و گلزار حضرت رضواں — تمہارے نور سے ہیں سب یہ سوکھی گیلی شاخ
۱۳ ادھر بھی بارشِ ابرِ کرم کہ ہے دیدار — تمہارے باغِ کرم سے ہے گیلی سوکھی شاخ

ردیف الدال

۱ ملک ہیں زیرِ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — ہیں جن و انس قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲ ہیں میکائیل اُس سلطاں کے خادم صلی اللہ علیہ وسلم — ہیں جبرائیل دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۳ ہے عرشِ بریں تیرے ایواں کا پایہ صلی اللہ علیہ وسلم — بہت اعلیٰ ہے ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۴ زمیں اور آسماں اور عرش و کرسی — یہ سب ہیں ظلِ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۵ نہ ہوتے وہ تو یہ کچھ بھی نہ ہوتا — ہے لولاک لما شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۶ یہ بدر و کوکب و خورشید تاباں — ہیں ظلِ روئے رخشانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۷ ہیں سب شاہ و گدا محتاج اُنکے — سبھی عالم ہے مہمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۸ تمامی انبیا اور جملہ مرسل — ہیں زلہ ربائے خوش خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۹ مکاں سے لامکاں تک سب میں جاری — ہیں احکاماتِ قرآنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰ وہ ختم المرسلیں شاہِ رسل ہیں — یہی رتبہ ہے شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱ وہی ہیں جنت و دوزخ کے مالک — بڑا ہے ساز و سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲ سبھی جن و ملک اور حور و غلماں — ہیں قربان ہر اک آنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۳ کرے کیا کوئی اُنکی مدح و توصیف — خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۴ خدا کے بعد جو کچھ بھی ہو تم ہو — ہے کل عالم پہ احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵ نہ اک ویدار ہی بلکہ جہاں سب زمانہ — نثارِ جملہ غلمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ہے عرشِ بریں پایۂ ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جبریلِ امیں خادم و دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲ وہ یوسفِ مصری جو حسینوں میں ہیں مشہور
رہتے ہیں فدائے رخِ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۳ وہ مظہرِ اوصافِ خداوندِ جہاں ہیں
خود خالقِ اکبر ہے ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۴ محبوبِ خدا ہیں وہ خدا اُنکا ہے محبوب
اللہ رے حسنِ رخِ رخشانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۵ ہیں حسن و جمال اُنکے درِ پاک کے سائل
محبوبی اللہ ہے شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۶ خوبانِ جہاں اور حسینانِ دو عالم
سب اُنپہ ہیں قربان یہ ہے شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۷ ہیں رونقِ باغِ نبوی حضرتِ صدیق
فاروق ہیں لاریب دل و جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۸ وہ کانِ حیا حلم کی جاں حضرتِ عثماں
ہیں رونقِ دیں حاملِ قرآنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۹ ہیں فاتحِ دروازۂ خیبر اسد اللہ
رکھتے ہیں عجب مرتبہ یارانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰ وہ شاہ شہیدانِ جہاں حضرتِ حسنین
ہیں دونو بلا شبہ یہ ریحانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ وہ راکبِ دوشِ نبوی پیارے نبی کے
لاریب تھے وہ گلبنِ بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ وہ دخترِ محبوبِ خدا حضرتِ زہرا
تھیں مظہرِ ہر شان و ہر آنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ ان سب کی غلامی اسے لِللہ عطا ہو۔
وہ بیدار رہے ہر گھڑی قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱ روشن اُنسے دونو جہاں ہیں نام ہے سامی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
بوالقاسم ہے کنیت انکی نام گرامی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۲ رتبہ اُنکا سب سے بالا سارے جہاں سے افضل و اعلیٰ
وہ محبوبِ حقتعالیٰ نام ہے نامی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۳ جو موجود ہے جو بھی کچھ پنہاں پیدا ہے
جو وجہ وجود حبیبِ خدا ہے
ہوگئے وہ مقبولِ باری نام ہے عالی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۴ جنت اُنکی رضواں اُنکا حوریں انکی غلماں اُنکے
دوزخ سے وہ ہوگئے ناجی ہوگیا حامی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۵ دو جگ میں ہے انکا اجالا اُنکے دشمن کا مُنہ کالا
ہے بیدار انکا منوالا اسم ہے عالی جنکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱ میرے دل کا آرام نامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
میں ہوں جان و دل سے غلامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۲ یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے
رہے دل گرفتارِ دامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۳ اطاعت سے انکے نہ یکدم ہوں خالی
رہوں ہر گھڑی پل میں رامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رہے انکی نظر کرم مجھپہ ہر دم صلے اللہ علیہ وسلم ۔ رہوں مرجع فیض عام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۴
شراب محبت سے اتنا ہوں بیخود ۔ کہ ہو کام دل حسب کام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۵
رہے دل میں باقی نہ کچھ میرے یارب ۔ بجز عزت واحترام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۶
نکیرین جب قبر میں آکے مجھسے پوچھیں ۔ تو پڑھنے لگوں میں سلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۷
مزہ انکی باتوں میں آتا ہے اتنا ۔ ہے شیریں شکر سے کلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۸
جب آویں شفاعت کو عاصی پکاریں ۔ مبارک ہو اب انتظام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۹
سعیدان ازلی لگے پڑھنے کلمہ ۔ سنا جب انہوں نے پیام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۰
صنادید مکہ ہوئے سرنگوں سب ۔ لیا حق نے جب انتقام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۱
پلا اتنی ساقی کہ تا روز محشر ۔ رہوں مست جام مدام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲
الٰہی چلے کفر کے سر پہ اب تو ۔ بہت جلد تیغ وحسام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳

وہ مالک ہیں دنیا اور دونو جہاں کے صلے اللہ علیہ وسلم
ہے دونو جہاں میں نظام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۴

بیتاب ہے دل سینہ ہے غمخوار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔ تڑپے ہے پڑا عاشق خونبار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱
بیتاب ہوں آتا ہے چلا منہ کو کلیجہ ۔ کبتک دل بیتاب رہے زار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۲
آویں تو ذرا مجلس عشاق میں عیسےٰ ۔ ممکن ہے کہ بچ جاویں نہ بیمار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۳
آہن نہیں پتھر نہیں پھٹ جائے تو کیا ہے ۔ فرقت کی بلا اور یہ دل زار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۴
کیا دیر ہے ساقی میرے جو کچھ کہ ہو باقی ۔ لا جلد کہ یہ مست ہے میخوار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۵
محشر میں پیمبر بھی بامید شفاعت ۔ تکتے رہیں سب چاند سا رخسار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۶
اللہ ہی جانے ہے وہ جانے خدا کو ۔ کیا جانے کوئی کیا کیا ہیں اسرار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۷
غش ایک تجلی سے ہوئے حضرت موسےٰ ۔ دیکھیں تو ذرا آنکے انوار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۸
ہر چیز میں محبوب کا جلوہ نظر آجائے ۔ ملجائے اگر جام شربار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۹
کچھ دین سے پوچھو نہ کچھ ایمان سے ہمارے ۔ ہے دین میرا ایمان مرا سرکار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۰
عابد ہوں نہ زاہد ہوں نہ واعظ ہوں نہ صوفی ۔ ہوں شیفتہ طرۂ طرار محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۱

۱۲ للّٰہم مجھے اب تو مدینہ میں بلا لو ۔ صلی اللہ علیہ وسلم | ہوں عاشق دربار و دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ فردوس بریں کیا ہے خدا مانگو تو ملجائے | کیا بارِ گنہ ۔ عالی ہے دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴ خواہش ہے نہ جنت کی نہ کچھ آرزوئے حور | جنت ہے مجھے کوچہ و بازار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ اوسوں سے کہیں مستقی بھی سیراب ہوئے ہیں
سیرابی دیدار ہے دیدارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱ میرے محبوب کبریا پہ درود | میرے محبوب ذوالعُلاؑ پہ درود

۲ بیحد و عد صد درود و سلام | سرورِ جملہ انبیاؑ پہ درود

۳ صدر و بدر سپہر عزّ و جلال | مہرِ گردونِ اصطفا پہ درود

۴ معدنِ علم و علم و کانِ کرم | گوہرِ دُرجِ اجتبا پہ درود

۵ سرورِ دیں محمّد و احمد | شاہِ محمود و مجتبےٰ پہ درود

۶ اکرمِ وُلدِ آدمؑ و اشجع | اَجود الناس و مصطفےٰ پہ درود

۷ مدنی مکّی ہاشمی قرشی | صاحبِ کوثر و شفا پہ درود

۸ صاحب الشرع اور شکور و صبور | صاحبِ فضل و ارتضا پہ درود

۹ اُمّی و اَعلم الرُسُل مصدوق | صادق و خیر الانبیا پہ درود

۱۰ اس بشیر و نذیر و شاہد پر | نور الانوار پرُضیا پہ درود

۱۱ سیّد المرسلین و خیر الناس | شافع و صاحبِ عطا پہ درود

۱۲ صاحب المعجزات والبرہان | دونو عالم کے پیشوا پہ درود

۱۳ صاحبِ تاج و صاحبِ معراج | شاہِ دیں سیّد الورےٰ پہ درود

۱۴ مہترِ وداد و دو شہِ دارین | اُس شہنشاہِ دوسرا پہ درود

۱۵ صاد و یٰسین و نون و طٰہٰ پر | صاحب السیف واللوا پہ درود

۱۶ میرے مزمّل و مدثّر پر ہو | صاحبِ جبہ و ردا پہ درود

۱۷ انکی ازواج و آل پر سب پر | اُنکے اصحاب باوفا پہ درود

۱۸ صاحبِ صدق حضرتِ صدیقؓ | شاہِ بوبکرؓ باصفا پہ درود

١٩ اشجع الناس و پنجہ پیچ دیو | عمرؓ خیر الاصفیا پہ درود
٢٠ حضرت عثمانؓ کان جود و سخا | صاحب شرم اور حیا پہ درود
٢١ شیر یزداں علیؓ ولی اللہ | حضرت حسنینؓ باصفا پہ درود
٢٢ انکے لخت جگر بتول لقب | زہراؓ اور سیدہ نسا پہ درود
٢٣ حضرت عباسؓ حضرت حمزہؓ | پیارے کے پیارے دو چچا پہ درود
٢٤ انکے سب اولیائے امت پر | حضرت غوث ذو العطاؓ پہ درود
٢٥ حضرت نقشبندؒ و خواجہ چشتؒ | باقی باللہؒ باخدا پہ درود
٢٦ شہ مجددؒ پہ فضل رحمانؒ پر | شہ توکلؒ سے بے ریا پہ درود
٢٧ انکے صدقے ہیں جملہ امت پر | انبیاؑ پر کل اولیا پہ درود
٢٨ جملہ ابدال و غوث و قطبوں پر | انکے ہر صاحب ولا پہ درود
٢٩ نہیں جائز کسی پہ بے ان کے | بھیجنا انکے ماسوا پہ درود
٣٠ بالتبع انکے جس پہ چاہے بھیج | انکے صدقے میں دوسرا پہ درود

٣١ سب کے صدقے میں روز و شب اللہ | انکے دیدار بے ریا پہ درود

دیگر

١ میرے سلطان دو جہاں پہ درود | بادشاہ زمین زماں پہ درود
٢ پیارے کی ہر ادا پیاری پر | انکی ہر طرز عز و شاں پہ درود
٣ بہتر انس و جاں شہ لولاک | سرور و شاہ انس و جاں پہ درود
٤ شمس رحمت و مطلع الانوار | میرے مہر سپہر جاں پہ درود
٥ انکی کل آلؓ و کل صحابہؓ پر | انکے ہر خورد و ہر کلاں پہ درود
٦ معدن رازہائے یزدانی | معدن گنج کن فکاں پہ درود
٧ اس شہنشاہ کشور دیں پر | میرے مولا مرے میاں پہ درود

٨ اُن کی ہر اک ادا نرالی پر   اُنکے تن پر اور اُنکی جاں پہ درود
٩ اُنکے تن من پہ رنگ و روغن پر   مخزنِ علم و دیں کی کاں پہ درود
١٠ اُنکی ازواج اور جملہ بنات   اُنکے یارانِ نکتہ داں پہ درود
١١ مجھہ سے دیدار روز و شب اُن پر
اُنکے مدفن پہ اور مکاں پہ درود

دیگر

١ ترے کرم کا ہو اللہ مجھ گدا پہ درود   غریب و بیکس و نادار و پُر جفا پہ درود
٢ اگرچہ جرم و خطا میری بیحد و عد ہیں   ہے کیا جو ترے کرم کا ہو پُر خطا پہ درود
٣ گناہگار ہوں لیکن میں ہوں بلند اقبال   جو لطف کا ہو ترے مجھسے بینوا پہ درود
۴ ہوں مبتلائے جدائی مگر شہا دم میں   رہا ہوں گر ہو ترا مجھسے مبتلا پہ درود
٥ مریضِ عشق ہے دیدار لیکن اِک دم میں   اسکو
شفا ہو تیرا جو ہو طالبِ شفا پہ درود

١ پلا ساقیا جلد جامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم   کہ حاصل ہو کامِ غلامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٢ یہی آرزو ہے یہی ہے تمنّا "   دمِ مرگ ہو لب پہ نامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٣ چمٹتے ہیں لب کیسے نامِ نبی سے "   ہے کیا میٹھا یہ نام نامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
۴ احادیث شہ میں عجب ہی مزا ہے "   ہے مصری سے میٹھا کلامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٥ درود و سلام اُنپہ ہر دم کہ جاں سے "   ہے پیارا درود و سلامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٦ تھا بیدار دل انکا سوتی تھیں آنکھیں "   ہے یقظہ سے بہتر منامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٧ جہاں انکا تابع ملک انکے شیدا "   جو رہتے ہیں ہر لحظہ رامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٨ زمیں سے فلک تک سما سے سمک تک "   ہیں سب رامِ احکامِ عامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
٩ بھکاری ہے دیدار بھی انکا یارب
ملے اسکو دار السلامِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱ غلامی اُنکی میں یارب رہوں سدا دلشاد
ہو میرا خانۂ دل اُنکی یاد سے آباد

۲ اُنہی کی صورتِ بےمثل کی کبھی صورت
مجال ہے کہ لکھے کوئی مانی اور بہزاد

۳ حبیبِ خالقِ اکبر ہیں وہ خدا کے حبیب
مدیح اُنکا خدا وہ خدا کے ہیں حمّاد

۴ نہیں خدا مگر اُنکو خدا ہی جانے ہے
بیانِ ذاتِ صفاتِ نبی ہے بےتعداد

۵ خدا کو پیاری ہے ہر طرزہ ہر ادا اُنکی
غلام طرز و ادا ہی ہے نیک نہاد

۶ جو اُنکا پیارا ہے بےشک خدا کا پیارا ہے
وہی ہے نیک سیر نیک ذات نیک نژاد

۷ غمِ جدائی سے بےداد اور بےفریاد
رہوں ہیں ہند میں کبتک مرکشہا فریاد

۸ جہنمی ہے وہ کافر ہے وہ عدوّ اللہ
رکھے جو اُنسے صحابہ سے اُنکے دلمیں عناد

۹ رکھے جو آل سے ازواج اُس شہِ دیں سے
ذرا سا کینہ عبادت ہے اُسکی سب برباد

۱۰ ہے انکی یاد میں یادِ خدا بلا شک و ریب
زمیں پہ یاد ہے اُنکی فلک پہ انکی یاد

۱۱ الٰہی بندۂ دیدار کو مدام نصیب
ہو اُنکی الفت و رأفت محبت اور وداد

ردیف الذال

۱ امر و نہی و ماضی مضارع سب کا ہے مصدر ماخذ
سارے عالم کے ایسے ہی آپ ہیں اے سرورِ ماخذ

۲ آپکی ذات سے جود و سخا ہے آپ ہی سے یہ صدق و صفا ہے
آپ ہی سے یہ فضل و عطا ہے سب کے ہو تم داور ماخذ

۳ تم ہی دوائے دردِ دل ہو تم ہی مرہم ہر بسمل ہو
درد و دوا کے تمہیں ہو بیشک جانِ جہاں بہتر ماخذ

۴ اول و آخر سب کے تم ہو تم ہی ظاہر تم ہی باطن
جو بھی جہاں میں نہان و عیاں ہے سب کے تم اے مَہ ماخذ

۵ دیدارِ مسکین و کمینہ آپ کا ہے بندہ دیرینہ
اسکی دوائے دردِ دل کے آپ ہی ہیں خوشتر ماخذ

۱ تمہارا حکم ہے کون و مکاں میں نافذ
تمہارا عدل ہے سارے جہان میں نافذ

۲ بروزِ حشر تمہیں ہو معین اور یاور
شفاعت آپ کی ہے انس و جان میں نافذ

ہے الفت آپکی روح و روان میں

۳ تمہارے شیفتہ ہیں انس و جان و حور و پری
ہے اُلفت آپ کی ہر ایک جان میں نافذ

۴ تمہارے نور ہی سے جلوہ گر ہیں دونو جہاں
ہے جلوہ آپکا ہر ایک شان میں نافذ

۵ تمہارے بندۂ دیدار کے رگ و پے میں
محبت آپکی ہے دل میں جان میں نافذ

۱ تیری عدالت کا سکہ ہے شاہجہاں دو جہان میں نافذ
عرب میں نافذ عجم میں نافذ جنگل و کوہستان میں نافذ

۲ جرمن میں لنڈن میں نافذ اٹلی و ترکستان میں نافذ
ہند میں نافذ سندھ میں نافذ روس میں انگلستان میں نافذ

۳ کونسا ٹکڑا ہے وہ زمیں کا جس پہ غلام نہیں علی کے
حکم ہے میرے مولا کا ہے بیشک بحر میں بر میں جہان میں نافذ

۴ شیدا ہیں تیرے حور اور غلماں تم پہ فدا ہیں جن اور انساں
آپکی الفت کا سکہ ہے دل میں میرے اور جان میں نافذ

۵ یاد تمہاری ہر دل میں ہے خوشبو آپکی ہر گل میں ہے
عشق تمہارا ہی بلبل میں سنبل اور بستان میں نافذ

۶ دیکھکر آپکا قدم مبارک سرو سہی حیرت میں کھڑا ہے
آپکے سرو سہی کا شہرہ شہر میں کوہستان میں نافذ

۷ چاند دو پارہ ہو گیا سارا جب ہوا آپکا ایک اشارہ
حکم ہے آپکا اے میرے سرور مہتاب تابان میں نافذ

۸ پیڑوا کھجور کا بھاگا آیا آپنے جسدم اُس کو بلایا
تیری حکومت کا سکہ ہے نخل میں نخلستان میں نافذ

۹ اُلٹے پاؤں پھر ایکدم میں مہر منور حکم سے اُنکے
اُنکی حکومت چرخ بریں پر خورشید درخشاں میں نافذ

۱۰ جاری ہوتے تھے فوارے شیریں آب ہر انگلی سے
میرے نبی کا حکم وہی ہے جو ہووے ہر شان میں نافذ

۱۱ اُمید دیدار میں شاہا ہے دیدار پریشاں ہر دم
آپکی الفت ہر رگ و پے میں اُسکے ہے ہر آن میں نافذ

ردیف الراء

۱ تمہیں ہو جلوہ گہ جلوہ ہار عز و وقار
تمہیں ہو مظہر اوصاف حضرت غفار

۲ تمہیں ہو مخزن لطف و کرم و جود و سخا
تمہیں ہو معدن اسرار و مطلع الانوار

۳ تمہیں ہو مونس و غمخوار مجھسے بیکس کے
تمہیں ہو ہر کہ و مہ کی مصیبتوں میں یار

۴ کرم کر اے کرم شاہ مصدر الطاف
کہ بن تیرے میرا کوئی نہیں ہے حامی کار

۵ ہے نام پاک ترا اے شہا کلید کرم
تو ہی ہے ہمسے غریبوں کا شافع مختار

۶ ہو موت و زیست میری اے شہا مدینے میں
جیوں تو طیبہ میں رہکر مروں تو واں سرکار

کہوں تو کس سے کہوں تم سوا میں حال اپنا	تمہیں ہو ہمسے کمینوں کے سرور غمخوار	۷
بہت ستاتا ہے درد جدائی اپنو تنہا	خبر لو جلد میری جلد دو دکھا دیدار	۸
تمہارا بندۂ دیدار نابکار شہا	بجز تمہارے کہے کس سے اپنا حال زار	۹

جو مستوی ہیں سر عرش باخدا بنکر	وہی مدینہ میں رہتے ہیں مصطفےٰ بنکر	۱
وہی ہیں علتِ ایجاد جملہ کون و مکاں	وہی زمانہ کے آئے تھے پیشوا بنکر	۲
اُنہیں کے نام سے کشتی نوح تیر اُٹھی	وہی تھے نوح کی کشتی میں ناخدا بنکر	۳
وہی تھے آتشِ نمرود میں بہ پشتِ خلیل	حبیب خاص خدا بنکے رہنما بنکر	۴
وہی ہیں ابن ذبیحین جان نثارِ خدا	وہی ہیں جلوہ نمار جہاں ضیا بنکر	۵
شب رجب کو بتاریخ بست و ہفت وہی	گئے تھے عرش پہ محبوب کبریا بنکر	۶
وہ برق سیر براق جہان پیما پر	کبھی سوار ہوئے شاہ دوسرا بنکر	۷
کبھی امام بنے قدس میں نبیوں کے	کبھی تھے سائر افلاک مجتبیٰ بنکر	۸
تھے باگ تھامے ہوئے انکی حضرت اسرافیل	کہ جارہے تھے سوِ عرش دل ربا بنکر	۹
رکاب پکڑے ہوئے جبرئیل تھے ہمراہ	کہ مہماں خدا تھے وہ مہ لقا بنکر	۱۰
ہر اک فلک پہ ملک بہر شاہ جن و ملک	سلامی کو تھے کھڑے عبد بے ریا بنکر	۱۱
تھا آفتاب لئے آفتابہ بھر وضو	تھا پابوس قمر اونکا کفش پا بنکر	۱۲
تھیں مرحبا کی صدائیں بلند نبیوں سے	ملک تھے طرّقوا گو عبد باوفا بنکر	۱۳
بہت ہی عجز سے جبریل رہگئے پیچھے	بڑھے جو سدرہ سے وہ صدر انبیا بنکر	۱۴
قدم جو رکھا سر رفرف اُس شہ دیں نے	جھکایا عرش نے گردن کو جبہ سا بنکر	۱۵
گئے وہ چشم زدن میں یہاں سے واں اسجا	حدوث جلوہ نما تھا قدم نما بنکر	۱۶
جہت رہی نہ رہا تحت و فوق پیش و پس	نہ راست و چپ یہ مٹا سب ہی کچھ فنا بنکر	۱۷
اُٹھے جب ہستئ موہوم کے سبھی پردے	رہا خدا ہی خدا جلوۂ بقا بنکر	۱۸
رہا حجاب عبودیت اک برائے نام	عجب سماں تھا جو ظاہر ہوا دنیٰ بنکر	۱۹

۲۰ پھٹا حجابِ دوئی جب بقابِ قوسین ۔ تو طاعت انکی رہی طاعتِ خدا بنکر

۲۱ خدا کی شان محبت اطاعت انکی ہیں ۔ دکھانے جلوے لگی صورتِ ولا بنکر

۲۲ لگایا سرمۂ مَازَاغَ اُن کی آنکھوں میں ۔ جب اُنکی آنکھ لگی حق سے مَاطَغیٰ بنکر

۲۳ ہوئیں وہ راز کی باتیں کہ اَوْحیٰ مَا اَوْحیٰ ۔ نہ عقل پہونچے نہ واں فہم بھی رسا بنکر

۲۴ خدا ہی جانے کہ رمزی تھا کون رائی کون ۔ خدا خدا تھا وہ رائی تھے با صفا بنکر

۲۵ مٹا کے وہم دوئی دیکھ ایک کو پھر ایک ۔ نمایاں قدرتِ حق ہی ہے ما شما بنکر

۲۶ اُسی کی قدرتِ کامل کے ہیں یہ سب جلوے ۔ نمایاں طالب و مطلوب و مدعا بنکر

۲۷ خدا کے بعد اُنہیں کا ہے مرتبہ وبیدار ۔ بس اس سے آگے نہ بڑھ عبد با تقیٰ بنکر

[illegible]

۱ یارب درود انپر اور ہو سلام اُن پر ۔ دو جگ کے ہیں جو داور اور دو جہاں کے سرور

۲ لاکھوں سلام تمپر لاکھوں درود تمپر ۔ اے دو جہاں کے افسر محبوب ربِّ اکبر

۳ سَلِّمْ وَصَلِّ رَبِّی عَلَی النبی حبیبی ۔ بیحد درود تمپر اے انس و جاں کے داور

۴ اور آل پر تمہارے اصحاب پر تمہارے ۔ ازواج پر تمہارے بے حد و عد سب پر

۵ میں ہوں غریب بیکس نالائق اور ناکس ۔ ہو تم ہی سبھی کے حامی ہو تم غریب پرور

۶ نالائق اور لائق سب آپکے ہیں شاہا ۔ ہے آپ پر بھروسہ ہیں آپ سب کے رہبر

۷ میں آپکا ہوں شاہا اور آپ ہیں ہمارے ۔ ہیں آپ ہی تو حامی سب کے بروزِ محشر

۸ چاہیے وہ پایا تمنے جسکو نکوئی پاوے ۔ بعد از خدا تمہیں ہو دونو جہاں سے برتر

۹ ہو کر تمہارا شاہا کبتک پھرے یہ دردر ۔ ابتو پھراؤ اسکو اے شاہِ دیں نہ دردر

۱۰ ہے آرزو کہ یارب حاضر ہوں روزِ محشر ۔ پڑھتا ہوا درودیں اُس شاہِ دیں کے اوپر

۱۱ عمرِ عزیز ساری بیکار سب گذاری ۔ تمپر ہے اب بھروسہ بس اے میرے پیمبر

۱۲ میزان پر جب آؤں کچھ ہو تو میں تلاؤں ۔ ہے ناز اسپہ بیشک ہے نام تیرا دربر

۱۳ حق گو رہے اور حق بیں وبیدار اے شہِ دیں ۔ ہے آرزو یہی اب اے طاہر و مطہر ۔ محبوب ربِ اکبر

۱ سلام تم پر کہ تم ہو داور عرب کے اور عجم کے اوپر
تمام ملکِ وجود پر اور تمام ملکِ عدم کے اوپر

۲ صلوٰۃ تم پر سلام تم پر تمہارے اصحاب باوفا پر
تمہاری اولاد باصفا پر تمہاری خیر الامم کے اوپر

۳ کسیکو دعویٰ ہے ضوفیت کا کسیکو فخرِ کمال علمی
ہوں ہیں تو نازاں فقط شہ دیں تمہارے لطف و کرم کے اوپر

۴ خدا کی طاعت ہے انکی طاعت حنا ہیں انکو رضائے حق ہے
عبث ہے پھر زاہدا عبادت امید عیشِ ارم کے اوپر

۵ ہمارے سر پر ہے سایہ گستر شفیعِ محشر تو ڈر ہی کیا ہے
خیال کرنا فضول ہے اب سقر کے جور و ستم کے اوپر

۶ مگر سقر سے ہے سخت بدتر بلا وہ جسمیں ہیں مبتلا ہم
ستائے جاتے ہیں سخت اب ہم بیانِ علم و حکم کے اوپر

۷ وہابیانِ شریر نجدی محمدی[۴] اور دیوبندی
تمہارے کرکے ہمیں شہ دیں چڑھاتے ہیں دارِ غم کے اوپر

۸ شہا کہاں تک سنا کروں میں کافروں بلکہ مسلموں سے
اہانتِ دین و رہا ہوں بس اس ہی دردِ الم کے اوپر

۹ خبر لو انکی ہمارے مولا نفاق پھیلا ہے اب یہانتک
کہ ہمکو اصلا نہیں بھروسا اب انکے قول و قسم کے اوپر

۱۰ ہوا ہے تاریک تنگ عالم اگرچہ کفر اور بدعتوں سے
ہمیں بھروسا ہے سرورِ دیں تمہارے تیغ و علم کے اوپر

۱۱ ہوئے ہیں اس درجہ پست ہمت ہمارے عالی ہمم شہ دیں
کہ ہنستے کفا بھی تو ہیں اب ہمارے سر زدہ ہمم کے اوپر

۱۲ تھے جب ہم اسلام کے فدائی نثار شرع و فدائے ملت
نہ رشک تھا کیا سبھی کو شاہا ہمارے جاہ و حشم کے اوپر

۱۳ ہمیں ہے جب نہ جیسے تھے ہم نہ کوئی مونس رہا نہ ہمدم
تو کرنا کیا ہے خیال ہمکو کسیکے سبّ و شتم کے اوپر

۱۴ غریب امت پہ رحم کیجے خبر خدارا ہماری لیجے
امامِ مہدی کو بھیجدیجے اب اپنی سیف و قلم کے اوپر

۱۵ یہ سب نصاریٰ ہنود سارے یہود گبر اور سب بیچارے
تھے رعبِ اسلام سے فدائی تمہارے فیضِ اتم کے اوپر

۱۶ ہیں آج نام کے فدائی فدائے دیں ہندوؤں کے بھائی
منڈلاکے بیٹھے ہیں ہندوؤں پر امید جاہ و خدم کے اوپر

۱۷ ہے جاہ و عزت مسلم ایدل خدا کو پھر مصطفیٰ کو انکو
جو اہلِ ایماں ہیں خوار وہ جو فدا ہیں اہلِ صنم کے اوپر

۱۸ ہوئے ذلیل اور خوار ہونگے جو رکھتے الفت ہیں کافروں سے
محبت انکی ہے مرتدوں سے امید ملکِ عدم کے اوپر

۱۹ یہاں کا ملک اور یہاں کی عزت سبھی ہے معدوم اور فانی
خدا سے ڈر اور نہ کر بھروسا اس اپنے موہوم دم کے اوپر

۲۰ کہاں ہے دارا کہاں سکندر کہاں ہے فرعون اور ہاماں
یہ مر مٹے سب نکر بھروسا یہاں کے دام و درم کے اوپر

۲۱ تمہارے ویدار کو سہارا ہے دو جہاں میں فقط تمہارا
غلام ہوں اور مٹا ہوا ہوں تمہارے جودِ اتم کے اوپر

۱ سرورِ دو جہاں شہِ ابرار
مہترِ مہتراں عرش وقار

۴- یعنی محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو ۱۲

آپکا پایہ کس نے پایا ہے — سب سے اعلےٰ ہے آپ کی سرکار

خاتم انبیا و جملہ رسل — کانِ انوار و مخزنِ اسرار

اُس نے دیکھا خدا کو جس نے تمہیں — دیکھا اے نورِ خالقِ غفّار

آپ کے نور سے ہے سارا ظہور — آپ بے شک ہیں مطلع الانوار

عرش و کرسی مَلک فلک سب کچھ — آپ سے آیا سب سرِ اظہار

تمسے یک لخت ہوگیا روشن — ہو رہا تھا زمانہ تنگ و تار

تمہیں شافع تمہیں مشفع ہو — عاصیوں کے بھی — ہو تمہیں بیکسوں کے دل کے قرار

ہو تمہیں بادشاہِ کون و مکاں — ہے تمہیں پر جہاں کا دار و مدار

ہو تمہیں شرحِ کُنتُ کَنزاً کی — ہو تمہیں رازِ کُن و سرِّ کار

اے حبیبِ خدا حبیب اللہ

اپنے دیدار کو بھی ہو دیدار

خدا نے آپکو بیشک دیا وہ عزّ و وقار — بڑی ہے عرشِ معلےٰ سے آپ کی سرکار

چراغ چرخ بریں ایکدم میں گل ہوجائے — نہووے آپکا دامن جو اسکا حامی کار

ہے عرش ادنیٰ سا پایہ تمہارے ایوانکا — ہیں جبرئیل و سرافیل آپ کے زوار

تمہارے در کے ہیں دربان جبرئیل امیں — ہے میکائیل و سرافیل تیرے در پہ نثار

فلک ملک تیرے در کا طواف کرتے ہیں — تمہارے گرد سدا رہتے ہیں ملک دوار

تمہارے در کے بھکاری ہیں تاجدار جہاں — کسیکو جو بھی ملا آپ سے ملا سرکار

کسیکو علم دیا اور کسیکو حلم دیا — کسیکو زہد دیا اور کسیکو صبر و قرار

کسیکو عشق دیا اپنا اور عشقِ خدا — یہ دیکھے اسکو بنایا جہان کا مختار

کسیکو دولتِ دنیا سے سرفراز کیا — کسیکو شاہ کیا اور بنا کوئی سردار

کسیکو مرتبہ قرب و حضور کا دے کر — جہاں سے مال سے دنیا سے کردیا بیزار

کسیکو دین سے دنیا سے بہرور کرکے — کیا جہاد میں عشاق کا علم بردار

غمِ فراق دیا مجکو اور رنجِ ہجر — پھرایا جنگلوں میں اور کبھی سرِ کہسار

۱۳ بنا کے مست شراب مہاجرت و فراق — کبھی پھرایا مجھے وحشیانہ زار و نزار

۱۴ بلا کے طیبہ میں پھر وائے کر دیا رخصت — ہے مجھسے ہی کوئی بدبخت تر ذلیل و خوار

۱۵ اگر حضوریٔ دربار ہو یہاں ہی عطا — تو ہند میں مجھے رہنا ذرا نہیں دشوار

۱۶ مگر بلا لو مدینہ ہی میں تو کیا ہے بُرا — اگرچہ ہوں میں بہت ناکس اور ناہنجار

۱۷ مگر ہیں آپ خطا بخش اور عذر پذیر — ہیں تیرے لطف و کرم پر نثار لیل و نہار

۱۸ بنایا محو تماشا کرم سے تو نے شہا — دکھا کے بندۂ ودیدار کو کبھی دیدار

ردیف الزاء

۱ ہے یہاں فکرِ معیشت چند روز — ہے یہاں تکلیف و کلفت چند روز

۲ صبر کر اور شکر کرتا رہ مدام — ہے یہاں رنج و مصیبت چند روز

۳ ہو نہ نازاں یاں کی دولت پر کبھی — ہے یہاں یہ مال و دولت چند روز

۴ غم اگر کھانا ہے کھا غم دین کا — ورنہ ہے دُنیا کی عشرت چند روز

۵ ہے اگر مطلوب عیشِ دائمی — چھوڑ دے دنیا کی لذت چند روز

۶ وصل کی لذت ہے پھر واں دائمی — ہے یہاں پر رنج فرقت چند روز

۷ ہے مہک جنت کی دائم لازوال — ہے بہارِ مشک تبت چند روز

۸ صبر کر ودیدار گھبراتا ہے کیوں — ہے یہاں پر رنج و راحت چند روز

۱ ہے غمِ دوری و فرقت چند روز — ہے جدائی کی مصیبت چند روز

۲ ہے الم نشرح میں اسکا فیصلہ — دو ہیں راحت ایک کلفت چند روز

۳ دے پلا ساقی شرابِ معرفت — تا رہوں مخمورِ وحدت چند روز

۴ ہو عطا یک جام باقی ساقیا — تا چڑھے ہے سکرِ محبت چند روز

۵ بندۂ ودیدار ہے مستِ الست — ہے یہاں پر رنج و راحت چند روز

ردیف سین

۱ اے مرے فریادرس فریادرس
بندۂ بیکس کو اب اتنا نہ کس

۲ بیکسوں پر ہے ترا وہ فضلِ عام
کافروں کا بھی تو ہی ہے دادرس

۳ میں ترا بندہ ہوں تو پروردگار
فضل تیرا بس ہے اور باقی ہوس

۴ یاالٰہی وہ بھی دن ہوگا کبھی
گنبدِ خضرا کا پھر دیکھوں کلس

۵ گلشن و گلزارِ دنیا سے خدا
مجھکو ہے طیبہ کا بہتر خار و خس

۶ دوریٔ شہ سے ہے یہ حالت مری
نیک و بد کھاتے ہیں اب مجھپر ترس

۷ ایک نابینا کی خاطر اے کریم
تو نے نازل کی شہِ دیں پر عبس

۸ میں بھی ہوں اس شاہ کا ادنیٰ غلام
مجھکو اک نظرِ کرم کافی ہے بس

۹ دے پلا پلا اتنی مئے عشقِ نبیؐ
ہو نہ فکرِ محتسب فکرِ عسس

۱۰ ہوں غلامِ اولیا پر دیکھیے
مجھسے بیکس کا ہے کسکے ہاتھ جس

۱۱ اے مریضِ عشق بیتابی ہے کیا
ہے دوا و وید جاناں تجھکو بس

۱۲ اٹھ چل اب طیبہ کو سر کے بل وہاں
رحمتِ حق کا سدا بٹتا ہے رس

۱۳ چھیتی چھیتی ٹر مدینہ تو نہ ٹھہر
سوچ کیا تینوں ہے کچھ ہینوں تو دس

۱۴ ہو نگاہِ لطف یک دیدار پر
اسیرؔ اے ابرِ کرم کچھ تو برس

۱ میرے رہنما میرے رہنما میرے رہنما فریادرس
میں ہوں بس غریب شکستہ پا میرے رہبرا فریادرس

۲ میرا دل ہے تو یہی دل ترا میری جاں ہے تو یہ جاں تری
کروں کیسے پھر میں تری ثنا مرے سرورا فریادرس

۳ میرا جسم و جاں میرا تن بدن میرے دست و پا ہیں سبھی ترے
ترا ہو کے کیوں پھروں دربدر میرے داورا فریادرس

۴ ترا عشق ہی میری جاں کی جاں تیرا نام ہی ہے قرارِ دل
ترا ذکر ہی میری زیست ہے میرے دلربا فریادرس

۵ ہے زمیں تیری زماں تیرا ہی مکیں تیرا ہے مکاں تیرا
ترا نام ہے میرا حرزِ جاں ہوں میں مبتلا فریادرس

۶ ہے زمیں تیری تیرا آسماں ہے تو ہی تو مالکِ کن فکاں
تو ہی بیکسوں کا ہے دادرس میرے قادرا فریادرس

۷ کروں کس زباں سے بیاں ترا لکھوں کس قلم سے صفت تیری
ہے زباں گنگ و شکستہ پا ہے قلم میرا فریادرس

۸ ہو مزار میرا مرے خدا تیرے پیارے طیبہ میں بہ ملا
وہیں حشر ہو وہیں نشر ہو ہے یہ مدعا فریادرس

۹ تیرا بندہ ویدار علی ہے جسے ہے تمہاری ہی بیکلی
تیرے پیارے شاہ کے شہر سے ہے یہاں پڑا فریادرس

۱ اے مرے فریادرس فریادرس
رنج دوری میں بس اب اتنا نہ کس

۲ میں ترا محتاج تو حاجت روا
المدد اے کبریا واو رحم برس

۳ نفس ناکارہ سے بس لاچار ہوں
کچھ نہیں چلتا ہے اسپر میرا بس

۴ اسکو ہر صورت سے سمجھایا مگر
یہ نہیں ہوتا ہے ظالم ٹس سے مس

۵ ابتو اتنا دے کہ بے گنتی رہے
کبتلک گنتا رہوں میں بس سے دس

۶ تنگ کر ظالم نہ پھیلا اتنے پانوں
رہ رضا پر خوش زیادہ مت برس

۷ دے رہائی ابتو دنیا سے مجھے
اے خدا کبتک بلاء پنج و شش

۸ بارشِ رحمت کا کبتک انتظار
ابتو اے ابرِ کرم جلدی برس

۹ ہو نہ سیری آب الفت سے مجھے
کیا ہی شیریں ہے تیری الفت کا رس

۱۰ گر ملے گل بلبلِ شیدا کو پھر
اُسکو یکساں باغ اور کنج قفس

۱۱ گر حضوری شہِ دیں ہو حصول
ہے برابر طیبہ اور ہند و فرس

۱۲ کرنا ہے گذران ہی پھر کیا ہے گر
ہوں پیادہ یا سرِ فیل و فرس

۱۳ کسطرح دنیا ہو راحت سے بسر
کوچ کا ہر لحظہ بجتا ہے جرس

۱۴ میں غلامِ شاہ ہوں گردون دوں
قتل پر میرے کمر اتنی نہ کس

۱۵ مجھکو اس دنیار دوں میں اے عزیز
ہے فقط اللہ بس باقی ہوس

۱۶ رہ رضا پر راضی اور مت شور کر
حرف کافی ہے چو در خانہ است کس

۱۷ یونتو ہیں حامی مرے سب اولیا
دیکھیے آخر ہے کسکے ہاتھ جس

۱۸ عشق سے ویدار کا یہ حال ہے
کھاتے ہیں دشمن بھی اب اسپر ترس

ردیفِ شین

۱ ہوں جس سے وہ سلطانِ عرب محبوبِ خدا اے جہاں ناخوش ۔ ہو اُس سے اک دنیا ناخوش اور خالق کون و مکاں ناخوش

۲ ہے انکی رضا میں خدا کی رضا اور انکو غضب ہیں خدا کا غضب ۔ ہوں جس سے وہ راضی شاہ زمن ہو اُس سے کون میاں ناخوش

۳ جو انکو پیارا وہ سبکا پیارا ہے وہ سب کی آنکھوں کا تارا ہے ۔ جو اُنسے ہوا کوئی ناخوش ہوں اُس سے سب انس و جاں ناخوش

۴ وہ مالک دوزخ و جنت ہیں وہ مالکِ ملکِ شفاعت ہیں ۔ ہوں جس سے وہ ناخوش اُس سے ہو مالک ناخوش رضوان ناخوش

۵ انکی باندھی بندھتی ہے واں انکی کھولی کھلتی ہے واں ۔ جس سے ناخوش تھے وہ دنیا میں اُس سے تھی زمین و زماں ناخوش

۶ ہر شان نرالی انکی ہے انکا خالق رکھوائی ہے ۔ جو عشق سے انکی خالی ہیں اُس سے زمین و زماں ناخوش

۷ وییدار محبت سے انکے آباد ہے دل معمور ہے جاں
۸ ہیں باغ جہاں سے کبھی شیدا ابن نیر سے جان و جہاں ناخوش

۹ شاباش دلا اے دلِ دانا شاباش ۔ پہچانا جسے دیکھا نہ بھالا شاباش

۱۰ منہ چھوٹا بڑی بات نہ کر ابن نجف ۔ تو اور بیانِ وصفِ مولا شاباش

۱۱ محبوبِ خدا تو مَا عَرَفْنَا فرمائیں ۔ اور تو کرے دعوی عُرِفْنَا شاباش

۱۲ مٹجا اتنا کہ تو رہے اور نہ یہ نفس ۔ باقی نہ رہے کوئی تمنا شاباش

۱۳ گر دل میں ہے تیرے کچھ محبت اُسکی ۔ ہر آن و ادا میں اُسکے مٹجا شاباش

۱۴ امارہ کو کر فنا کہ ہو لوامہ ۔ لوامہ کو کرلے مطمئنہ شاباش

۱۵ کر پیروی کتاب و سنت اے دل ۔ ہے اس میں بھلا ہر دوسرا کا شاباش

۱۶ دنیا و دنی کی رکھ نہ الفت دل میں ۔ ہوتا کہ نثار تجھپہ دنیا شاباس

۱۷ اس نفس لعیں کو مار مار اے وییدار
مرد است ہماں کہ کشت این را شاباش

ردیف الصاد

۱ یوں تو اک عالم ہے جو رکھتا ہے اُنسے عشق خاص ۔ عاشقانِ خاص ہیں سلطان دین کے خاص خاص

۲ حضرتِ صدیقؓ اور حضرت عمرؓ عثمانؓ علیؓ۔ — انکو ہے سلطانِ دیں سے خاص ہی اک اختصاص
۳ ہے وہ یہ دریائے ناپیدا کنارِ معرفت۔ — جسکو کر سکتا نہیں طے کوئی سباح و غواص
۴ ہوشیار اے دل کہ ہے یہ بحرِ عشق و معرفت — یاں قدم ہرگز نہ رکھے ناقص با انتقاص

۵ یونتو ہیں ویدار لاکھوں انبیا اور مرسلیں
سارے نبیوں سے ہیں وہ سلطانِ دیں خاص الخواص

۱ سارے نبیوں سے ہیں ممتاز وہ شہ بالتخصیص — انبیاء اور رسل انسے ہیں کہ بالتخصیص
۲ سب نبی مثلِ کواکب ہیں وہ ہیں مثلِ ماہ — پاک ہے گرمی و سختی سے وہ مہ بالتخصیص ؎
۳ انبیا سارے ملائک و تمامی مرسل — اُنسے کمتر ہیں وہ ہیں سب سے ہی مہ بالتخصیص
۴ پانی پانی ہیں سبھی خوف سے انکے کفار — کھنچی رہتی ہے بدی پر تیری زہ بالتخصیص
۵ مولدِ پاک تمہارا ہے وہ عظمت والا — ہے قسم کو میرے مولا کی وہ دہ بالتخصیص

۶ شہر تو لاکھوں ہیں ویدار بڑائی والے
جز مدینہ کے وہ ہے سب سے ہی بہ بالتخصیص

۱ وہ خدا کے ہیں اور ہے انکا خدا بالتخصیص — پیاری اللہ کو ہے ہر اُنکی ادا بالتخصیص
۲ یونتو محبوب ہوئے لاکھوں ہی دنیا میں مگر — تیری ہر شان نرالی ہے شہا بالتخصیص
۳ کون ہیں کیا ہیں وہ کیسے ہیں کوئی بتلاوے — کوئی کیا جانے اُنہیں غیرِ خدا بالتخصیص
۴ تم ہو میرے میں تمہارا ہوں شہا حلقہ بگوش — میں ہی کیا ایک زمانہ ہے ترا بالتخصیص
۵ میں ہوں مدہوش تیری مست نگہ کا شاہا — مجھکو یک جامِ کرم بھر ہو عطا بالتخصیص
۶ حشر میں سارے نبی آپکے ہونگے محتاج — کیا ہی ہے شان تیری نامِ خدا بالتخصیص
۷ تیرے جھنڈے کے تلے ہوں وہاں سب۔ اور ملے — تیرے جھنڈے کے تلے نبیوں کو جا بالتخصیص
۸ کیا ہی ہے نامِ خدا نام تمہارا میٹھا — چپٹے لب رہ گئے جب نام لیا بالتخصیص
۹ تمنے جو پایا ہے پایہ وہ ہے کس نے پایا — وہ ملا کسکو جو کچھ تمکو ملا بالتخصیص
۱۰ اللہ اللہ ہے کیا شان تیری عالیشان — عرش بھی شان تیری دیکھ جھکا بالتخصیص
۱۱ وہ رضا جوئے خدا رہتے ہیں ہر دم ویدار — اور ہے منظورِ خدا انکی رضا بالتخصیص

۲ وہ اخصّ الخواص انبیا سے خاص — سارے ہی دوستانِ خدا سے خاص

۳ پڑھتے ہیں انکا کلمہ سبھی انبیا — جو ہیں ہر مصطفیٰ مرتضیٰ سے خاص

۴ ہے لقب اس شہِ دیں کا ختم الرسل — جو ہیں خاصانِ ربّ العلیٰ سے خاص

۵ وہ خدا کے ہیں اور ہے خدا اُن کا — ہیں وہ ہر صاحب اصطفا سے خاص

۶ ہیں وہ اُمّی لقب اور اُستادِ کل — وہ ہیں علماءِ ہر دوسرا سے خاص

۷ نور انکا ہے نورِ خدا بے شبہ — سارے انوارِ ارض وسما سے خاص

۸ وہ ہیں دیدارِ ممدوح ومحبوبِ حق
مدح انکی ہے مدح وثنا سے خاص

۱ محبوبِ خدا ممدوحِ خدا ہیں اپنے خدا کے اخص خواص — مطلوبِ خدا مقصودِ خدا ہیں ربِّ علیٰ کے اخص خواص

۲ وہ شمس ضحیٰ وہ بدرِ دجیٰ وہ نورِ خدا ضیاءُ اللہ — وہ ختمِ رسل وہ خاتمِ کل کل اہل ولا کے اخص خواص

۳ ہے تمسے امید حضوری کی بھی آپکے قرب صوری کی — نہ خبر تھی بلا دوری کی اے باغ وفا کے اخص خواص

۴ محمود ومحمد احمد بھی ہے نام تمہارا لقب اُمّی — اے اعلم علماء گیتی جملہ علماء کے اخص خواص

۵ تم گوہرِ برجِ رسالت ہو تم مہرِ سپہرِ کرامت ہو — تم عینِ رحم وہدایت ہو تم اہل ہدیٰ کے اخص خواص

۶ ہو عزیز وحریص ورؤف بھی تم ہو رحیم بھی تم ہو کریم بھی تم — ہاں نامِ خدا ہو علیم بھی تم اصحاب صفا کے اخص خواص

۷ لولاک لما خلق الدنیا ہے شان میں آپ ہی کے آیا — اے سرورِ دیں تم ہی تو ہو دین ودنیا کے اخص خواص

۸ تمسا نہوا کوئی پیدا اور ہو نہ قیامت تک پیدا — اے علتِ غائی دنیا اے ہر دوسرا کے اخص خواص

۹ تم کشورِ دیں کے سلطاں ہو تم مالکِ ملکِ ایماں ہو — ہو دین تمہیں ایمان تمہیں ہو صدق وصفا کے اخص خواص

۱۰ تم ماہِ برجِ نبوّت ہو تم مہرِ اوجِ رسالت ہو — تم شاہِ سلطنتِ ایقاں تم ملکِ بقا کے اخص خواص

۱۱ ہے طالبِ دیدارِ شہِ دیں دیدار کمینہ اور مسکین
مقصود ہو تم مطلوب ہو تم ملکِ عطا کے اخص خواص

ردیف الضاد

۱ سارے اجسام جوہر و اَعْراض — اس نے پیدا کیے بلا اَغْراض

جو بھی پیدا کیا تمہارے لئے ۔ کفر نعمت مکن مکن اِعراض ۲

شکر کر سب میں بہتری ہے تیری ۔ صحت و تندرستی و امراض ۳

سب ہیں محتاج اسکی رحمت کے ۔ کیا نبی کیا ولی و کیا مرتاض ۴

ناز مت کر کبھی عبادت پہ ۔ شکر کر اور نہ کر طلب اعواض ۵

شکر توفیقِ شکر ہے واجب ۔ دعوے شکر بھی ہے استغواض ۶

تندرستی میں شکر کرو پدار ۔ کفر نعمت ہے بیشک استمراض ۷

میں ہوں اس شہ کی محبت کا مریض ۔ لا دوا ہے جو ہو الفت کا مریض ۱

ہے نہ بیمارِ محبت کو شفا ۔ جو بھی ہو عشق و مودت کا مریض ۲

یہ مرض یا رب سدا بڑھتا رہے ۔ کہتا ہے دائم یہ خلقت کا مریض ۳

رنج فرقت سے رہائی یا الٰہ ہُو ۔ ہوں میں اس سلطاں کی فرقت کا مریض ۴

وہ مزہ آیا ہے اس کو عشق میں ۔ اب نہیں ہے طالبِ صحت مریض ۵

میں تو ہوں بیمار عشقِ مصطفٰے ۔ طالبِ صحت ہو زحمت کا مریض ۶

ہے علاجِ بندۂ ویدار دید ۔ آپکا ہوں شوق رؤیت کا مریض ۷

ردیف الطاء

یا الٰہی عاشقانِ کبریا سے ربط ضبط ۔ ہووے دل کو حضرتِ خیرالورٰی سے ربط ضبط ۱

انکی گلیوں میں رہے ہر دم الٰہی بازگشت ۔ یا الٰہی انکے ہر شاہ و گدا سے ربط ضبط ۲

رابطہ انکی محبت کا رہے قائم مدام ۔ قبر میں اور حشر میں ہادی الورٰی سے ربط ضبط ۳

قبر بھی روشن رہے انکے چراغ لطف سے ۔ با ادب یا رب رہے شمس الضحٰی سے ربط ضبط ۴

جلوہ فرما قبر میں جس دم وہ ہوں بدر الدجٰی ۔ دور ہو ظلمت ہو گر بدر الدجٰی سے ربط ضبط ۵

حشر میں جس دم سوا نیزے پہ آوے آفتاب ۔ دل کو ہو اسوقت انکے اولیا سے ربط ضبط ۶

۱	آل اور اصحاب کی الفت سے دل معمور ہو	آل اور اصحابِ شاہِ دوسرا سے ربط ضبط
۲	حضرتِ صدیقؓ کے ہیں ہوں غلاموں میں شمار	دل کو ہو فاروقؓ عادل با صفا سے ربط ضبط
۳	حضرتِ عثمانؓ کی دل میں محبت ہو مدام	دل کو ہو شیرِ خداؓ مشکلکشا سے ربط ضبط
۴	حضرتِ زہراؓ پہ ہوں قربان دل سے دل کو ہو	ہر گھڑی حسنینؓ با صدق و صفا سے ربط ضبط
۵	حضرتِ عباسؓ و حمزہؓ سرورِ دیں کے چچا	ہو خدا دونو کی ذاتِ مرتضیٰؓ سے ربط ضبط
۶	حضرت شاہ نثار علی رح چشتی قادری	انکے روح با صفا پیارے چچا سے ربط ضبط
۷	فضل رحماںؒ قادری و نقشبندی مرشدی	عالم و کامل حبیبِ با صفا سے ربط ضبط
۸	شہ توکل سالکِ راہِ مجدد کے فیوض	مجھ پہ نافذ ہوں رہیں اس با صفا سے ربط ضبط

حضرت زینبؓ ... سے دل کو ہو ربط ضبط [illegible]

۹ قادریت کے فیوضِ خاص ہوں ویدار پر
حضرتِ احمد رضاؒ سے ہو رضا سے ربط ضبط

ردیف الظاء

۱	تمہارے حسنِ خدا داد کا خدا حافظ	تمہاری پیاری اداؤ نکا کبریا حافظ
۲	خدائے خالقِ کون و مکان و ارض و سما	تمہارے جود و سخا کا مرے شہا حافظ
۳	دیا ہے جس نے شرف تم کو سب نبیوں پر	وہی تمہارا تمہاری کتاب کا حافظ
۴	وہ جو محافظ و حافظ ہے اور حفیظ ہے وہ	تمہارے دین کا ہے وہ ہی بر ملا حافظ
۵	دیا خدا نے وہ قرآن پُر حکیم تم کو۔	کہ جسکا خود ہی خدا ہے بلا شبہ حافظ
۶	تمہارے خُلقِ عظیم اور تمہاری عظمت کا	تمہاری شانِ شجاعت کا ربنا حافظ
۷	الٰہی صدقے میں پیارے نبی کے اپنے مدام	رہ میرے دین کا ایمان کا مرا حافظ
۸	الٰہی فتنوں سے اہلِ فتن کے فتنوں سے	تو ہی ہے امتِ عاصی کا دائما حافظ

۹ الٰہی نجدی سے اور نجدیوں کے فتنوں سے
تو ہی ہے بندہ ویدار کا سدا حافظ

۱	نگاہِ بد سے رقیبوں کے کبریا حافظ	تمہاری طرز و ادا کا شہا خدا حافظ

وہ پیاری پیاری ادائیں وہ دلربا باتیں | جہاں ہے جن پہ فدا انکا رہتا حافظ ۲
وہ خالقِ دو جہاں رازقِ جن و انساں | تمام فتنوں سے ہو ہر دم آپکا حافظ ۳
خدائے کون و مکاں خالقِ زمین و زماں | تمہارے طیبہ کا ہو دائماً شہا حافظ ۴
میں آپکا ہوں تمہا آپ ہیں میرے آقا | تمہارے صدقہ میں ہو کبریا مرا حافظ ۵
جو غازی پاجی ہیں اور مولوی شکم پرور | تو ہی ہے جہل لیاڈر سے دین کا حافظ ۶
الٰہی عشق سے اُنکے سدا رہوں دلشاد | مدام دل رہے اس شہ کے ذکر کا حافظ ۷
تو ہی ہے حافظِ قرآن اور حدیثِ رسولؐ | الٰہی دین کا انکے تو ہے سدا حافظ ۸
میں تیرا بندہ ہوں اور ہے تو ہی میرا مولا | تو ہی ہے میرا خدایا بہ دوسرا حافظ ۹

تو ہی تو طالبِ دیدارِ شہ نہیں و دیدار
ہیں محو انکے سب علما و انبیاء حافظ ۱۰

ربِ رحماں خالقِ کیہاں ہر دم میرے میاں کا حافظ | ہو جو ہر لحظہ ہر ساعت خالق اس سلطاں کا حافظ ۱
انکی طرز و ادا کا حافظ انکی راہِ ہدے کا حافظ | انکے صدق و صفا کا حافظ انکے حسن بیاں کا حافظ ۲
یارب امن و اماں سے رکھیو طیبہ اور طیبہ والوں کو | فتنہ نجدی سے تو ہی ہے انکا اور انکی جان کا حافظ ۳
تو ہی انکا تو ہی ہمارا حامی و ناصر ناظر و حافظ | رکھیو امان میں اپنے مولےٰ تو ہی ہے دونو جہاں کا حافظ ۴
تیرے امن میں کون ستاوے ممکن ہے کوئی سامنے آوے | جو آوے وہی منہ کی کھاوے تو ہی ہے کون و مکاں کا حافظ ۵
بغلیں جھانکے کنیا جاوے جو بیدین مقابل آوے | تیرے پیارے کے میرے پیارے تو ہی ہے دین ایماں کا حافظ ۶
نحن نزلنا الذکر سے صاف ہویدا ہے اور ظاہر | تو ہی نے بھیجا ہے قرآں کو تو ہی ہے قرآں کا حافظ ۷
تیرہ سو چھیالیس برس میں سینکڑوں دشمن ہٹے ہویدا | فرق نہ آیا زیر زبر میں تو ہی ہے فرقاں کا حافظ ۸

ہے دیدار خراب و خستہ تیرے ہی در کا وابستہ
تو ہی ہے اُسکے دین کا حافظ تو ہی ہے اسکی جان کا حافظ ۹

دائماً میرا ذو العلا حافظ | وہ ہے روزِ جزا سزا حافظ ۱
کفر و ردت سے شرک و بدعت سے | ہر بلا سے میرا خدا حافظ ۲
میرا اور میری آل کا کُل کا | شرک و بدعت سے کبریا حافظ ۳

۴ صحبتِ بد سے اور بدی سے خدا　　میرے بچوں کا اور مرا حافظ

۵ مرتدوں ملحدوں کے فتنوں سے　　رہے خلاقِ دوسرا حافظ

۶ ہم کو سب کو امن میں رکھ اپنے　　اور ہمارا تو ہے سدا حافظ

۷ رہ طفیلِ نبی خدائے کریم
اپنے دیدار کا سدا حافظ

ردیف العین

۱ ہو عطا یارب حبیبِ کبریا کا اتباع　　دین و دنیا میں شہِ ہر دوسرا کا اتباع

۲ میں رہوں راضی رضا پر انکا ہر دم ہر گھڑی　　ہے رضا اللہ محبوبِ خدا کا اتباع

۳ ہے اگر تجھکو محبت خالقِ اکبر سے کچھ　　ہے محبت کبریا کی مصطفےٰ کا اتباع

۴ ہے اطَاعَ اللہَ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ اس سے ظہور　　طاعۃ اللہ مصطفےٰ و مجتبےٰ کا اتباع

۵ اہل بدعت اور بدعت سے بچائے الٰہی داماں　　سنتِ اخیار ہے بدر الدجےٰ کا اتباع

۶ حبّ اہلِ بیت کی کشتی میں بٹھلا کر خدا　　کر عطا اصحاب نجم اہتدا کا اتباع

۷ حضرتِ بوبکرؓ اور حضرتِ عمرِ فاروقؓ کا　　حضرتِ عثمانؓ۔ علیؓ شیرِ خدا کا اتباع

۸ بضعۂ خیر الورےٰ زہرا بتولؓ پارسا　　حضرت حسنینؓ ذو صدق و صفا کا اتباع

۹ عشق انکا بے شبہ دیدار ہے عشقِ خدا
عشقِ حق ہے بے شبہ خیر الورےٰ کا اتباع

۱ رکھ مجھے یارب حبیبِ کبریا کا متبع　　سرورِ عالم شہِ ہر دوسرا کا متبع

۲ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ حضرتِ سلمانؓ کا　　حضرتِ قاسم امام الاولیا کا متبع

۳ فیضیابِ حضرتِ صدیقؓ و حیدرؓ با صفا　　جعفر صادقؓ امام با صفا کا متبع

۴ بایزیدؒ با صفا اور بو الحسنؒ صاحب تقا　　بو علیؒ پیر طریقت با وفا کا متبع

۵ شیخ بو یعقوبؒ یوسفؒ عبد خالقؒ پیشوا　　خواجۂ عارف حبیبِ مصطفےٰ کا متبع

۶ خواجۂ محمودؒ اور حضرت علیؒ رامیتنی　　خواجۂ بابا محمدؒ پیشوا کا متبع

۷ خواجۂ میر کلال و شہ بہاؤالدین نامؒ — شہ علاؤالدینؒ حقیقت آشنا کا متبع

۸ حضرتِ یعقوب چرخیؒ خواجۂ احرارؒ کا — شہ عبید اللہؒ خیر الاولیا کا متبع

۹ خواجۂ زاہدؒ و حضرت خواجۂ درویش نامؒ — خواجگی بیرِ طریقتؒ ذو العطا کا متبع

۱۰ خواجۂ عبد الباقیؒ و حضرت مجددؒ رہنما — خواجۂ معصومؒ مرشد رہنما کا متبع

۱۱ نقشبند حضرت ابو القاسمؒ شہ خواجہ بیرؒ — شہ ضیاء اللہؒ بیر و مقتدیٰ کا متبع

۱۲ مرشدِ آفاق شہ آفاق بیر باصفا — فضلِ رحمانؒ مصدرِ فضلِ خدا کا متبع

۱۲ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

حضرت خواجہ [illegible] ۱۲

۱۳ بندۂ دیدار علی کو فیض سے انکے خدا
بہرہ ور رکھ اور ان سب اولیا کا متبع

ردیف الغین

۱ ان کی الفت کے ہوں یارب میرے دلپر اتنے داغ — دل رہے میرا سراپا غم ہیں انکے داغ داغ

۲ نوبہارِ عشق کی دل پر ہو وہ تازہ بہار — دل میرا اچھا بھلا بنجائے اس سے ایک باغ

۳ اور زیارت سے کبھی انکی کھلے دل کی کلی — ہو زیارت سرورِ دیں سے میرا دل باغ باغ

۴ ہو نہ جس دلپر شہِ دیں آپکی الفت کا داغ — بدتر از جیفہ ہے ہو جو طعمۂ زاغ کلاغ

۵ ہوں میں وہ سرمستِ الفت جسطرف ہوں دیکھتا — جز شہِ دیں کے نہیں ملتا مجھے اپنا سراغ

۶ یا الٰہی اتنا ہوں مخمورِ جامِ عشقِ شاہ — حشر تک بھی ہو نہ اسکے سُکر سے خالی دماغ

۷ یاد میں انکے رہوں روشن دل اور تازہ زباں — قبر میں بھی ذکر کا انکے رہے روشن چراغ

۸ رات دن یارب رہوں مشغول ذکرِ شاہِ دیں — ہو نہ انکے ذکر سے یارب قیامت تک فراغ

۹ بندۂ دیدار علی ہے دیر سے در پر کھڑا
ابتو اسکا بھی مئے رحمت سے بھر دیجے ایاغ

ردیف الفا

۱ وہ چاند سا مکھڑا ایکطرف وہ زلفِ پریشاں ایکطرف — میں دل سے قرباں ایکطرف اور جان سے قرباں ایکطرف

٢ ہے فکرِ معیشت ایکطرف اور گردشِ دوراں ایکطرف
کچھ بھی نہ رہے غم اور وحشت گر تم ہو نگہباں ایکطرف

٣ اے امتِ عاصی فکر ہے کیا گر دل میں ہے حبِ حبیبِ خدا
رہجائیں سب عصیاں ایکطرف جو ہو رحمت یزداں ایکطرف

٤ محشر میں نرالی شان سے جب بن ٹھن کے چلیں سلطانِ عرب
ہو دستِ شفاعت ایکطرف اور رحمتِ رحماں ایکطرف

٥ للہ کرم ہو اب تو شہا بے چین تمہارا ہے شیدا
ہے رنج جدائی ایکطرف اور قلب پریشاں ایکطرف

٦ یکبار تو شاہا بہرِ خدا پھر بھی ہو جے جلوہ فرما
ہے جان پریشاں ایکطرف اور خاطرِ حیراں ایکطرف

٧ جب لفِ معنبر کھولکے وہ آویں میدانِ شفاعت میں
ہو لطفِ الٰہی ایکطرف اور فضلِ سبحاں ایکطرف

٨ وہ دن دکھلا یارب جلدی ہوں میں اور رہو طیبہ کی گلی
ہوں بال پریشاں ایکطرف اور چاک گریباں ایکطرف

٩ ہرگز وہ دن بھی کبھی یارب استادہ ہوں پیشِ شاہِ عرب
ہو آہ سوزاں ایکطرف اور شکوۂ ہجراں ایکطرف

١٠ اے شاہِ مدینہ سرورِ دیں ہے وقت مدد للہ مدد
ہے آپکا شیدا ایکطرف اور لشکرِ شیطاں ایکطرف

١١ بیچارہ ہوں ناکارہ ہوں۔ ہوں مجرم و خاطی پر کیا ہے
جب آپ ہیں حامی ایکطرف اور فضلِ منان ایکطرف

١٢ بدکار نکما ناکارہ کیسا بھی ہے پر کیا ڈر ہے
جب آپ رحیم ہیں ایکطرف اور رحمتِ دیاں ایکطرف

١٣ دیدار تجھے ڈر ہی کیا ہے دوزخ کا تیرے جب ہیں ساتھی
افضال الٰہی ایکطرف اور شافع عصیاں ایکطرف

ردیف القاف

١ سرورِ دیں سلطانِ زمن ہے آپ ہی کے گلزار میں رونق
گلشن و گل میں ہر گلبن میں باغ میں ابر بہار میں رونق

٢ آپکا جلوہ جلوہ نما ہے آپ ہی کی رونق ہر جا ہے
گل میں ہے تو آپ کی رونق آپ ہی کی ہر خار میں رونق

٣ آپ ہی تو محبوبِ خدا ہیں حسن میں عالم میں یکتا ہیں
عشق میں ہے تو آپکی رونق آپکی ہر دلدار میں رونق

٤ آپکی ہر شے میں جھلک ہے آپ ہی کی ہر گل میں مہک ہے
آپ سے ہی ہر شے میں چمک ہے آپ سے باغ و بہار میں رونق

٥ آپ سے ہی کل ملک و ملک ہے آپ سے ہی یہ ارض و فلک ہے
آپ سے ہی ہر شے میں چمک ہے آپکی لیل و نہار میں رونق

٦ شاخ و شجر میں آپکی رونق ہر گلِ تر میں آپکی رونق
برگ و ثمر میں آپ کی رونق آپکی سبزہ زار میں رونق

٧ دوستو یہاں رکھا ہی کیا ہے انکی محبت کا صدقہ ہے
ہے جو درس اور وعظ میں رونق یا ہے کچھ دیدار میں رونق

سر مبارک سرِ خدا تھا جس سے تھی سرکار میں رونق — بحر میں رونق بر میں رونق ہر یک شہر و دیار میں رونق ۱
زلف معنبر انکی مشکیں ہر دلِ مضطر کی ہے تسکیں — مشک ختن ہیں انکی خوشبو اور مشک تاتار میں رونق ۲
چہرۂ انور مہرِ منوّر اور مہِ تاباں قرباں جس پر — ہے اسکی ہی رونق گھر گھر اسی کی ہے ہر کار میں رونق ۳
مانگ مبارک پیاری پیاری جس پر ہیں سب جان سے واری — ناک کی سیدھ میں سیدھی دھاری جس سے ہے ہر ہر تار میں رونق ۴
رشکِ سرو سہی قدِ زیبا جس سے شانِ خدا تھی ہویدا — کان کی لو تک بال تھے جنسے خوبی کے بازار میں رونق ۵
کان دو پیارے جیسے دو تارے مہر و کرم کے دو فوارے — لگے رہتے تھے حکمِ خدا سے جنسے تھی ہر یک کار میں رونق ۶
انکا تھا پڑھنا کیا ہی پیارا جب پڑھتے قرآں وہ دل آرا — ہو جاتے دل پارہ پارہ انسے ہی تھی دربار میں رونق ۷
ابرو کماں اور تیرِ مژگاں جسکے تھے گھائل جن اور انساں — سرمگیں آنکھیں ایسی پیاری جنسے تھی نرگس زار میں رونق ۸
دو نو ابرو کاری کاری بیچ میں نوری رگ کی دھاری — بینی ابھری جس سے تھی ہر دم حق بینی کے دیار میں رونق ۹
سینہ پوش وہ ریش مبارک تھی غمِ امت سے سب کالی — نوری بال انیس[19] فقط تھے جنسے تھی اس شب تار میں رونق ۱۰
سینہ ابھرا بازو بھاری لانبی انگلی جنسے جاری — پانچ ندی اور دستِ دراز جنسے تھی بر و بحار میں رونق ۱۱
چوڑی ہتھیلی چوڑا سینہ صاف تھا بالوں سے بے کینہ — بیچ میں تھا بالوں سے الف سا وحدت کے بازار میں رونق ۱۲
گردن پاک ڈھلی سانچے کی جیسے ہو تصویر کی گردن — تلوا اونچا ایڑی ہلکی جس سے تھی سب سنسار میں رونق ۱۳
ہلکی چال حضور کی پیاری اونچے سے جیسے نہر ہو جاری — دوڑنیوالے رہتے پیچھے یہ تھی کچھ رفتار میں رونق ۱۴
قد تھا میانہ لیکن رہتے بیٹھے اٹھے سب سے اونچے — اونچے سب ہو جاتے نیچے یہ تھی کچھ سرکار میں رونق ۱۵
بے سایہ تھا جسمِ منور نور کا پتلا جسمِ انور — جس سے منور سارے کواکب جسکی تھی کل انوار میں رونق ۱۶
مہرِ ختمِ سنت کا تھا جلوہ مہرِ نبوت ان کی سے پیدا — آنک منصور کی جھلک سے تھی انکے گلزار میں رونق ۱۷
تھی دہنے شانہ سے انکے ملی ہوئی وہ مہرِ درخشاں — مثل کبوتر کے بیضہ کی جس سے ہے کل اخبار میں رونق ۱۸
کرتہ اور تہمد اس شہ کا رہتا تھا آدھی پنڈلی تک — ٹوپی پر تھا گول عمامہ جسکی ہے ہر دیندار میں رونق ۱۹
برد یمانی رہتی اکثر زیبِ جسمِ مبارک و اطہر — کالا عمامہ مثل گھٹا کے جس سے تھی باغ و بہار میں رونق ۲۰

ورنہ ثیاب ابیض پیارے تھے دلدار میرے پیارے کو
جنسے تھی رونق مہر و مہ میں جنسے تھی دن میں بہار میں رونق ۲۱

ردیف الکاف

۱ اے میرے مولا میرے مالک تو ہی ہے ارض و سما کا مالک
تو ہی ہے کون و مکاں کا مالک تو ہی ہے ہر دوسرا کا مالک

۲ تو ہی ہے خالق تو ہی ہے رازق سب سے بالا سب سے فائق۔
حق کا معاون کفر کا مزہق تو ہی ہے روز جزا کا مالک

۳ شاہ ہوں سے دم میں بھیک منگاوے بھیک منگوں کو شاہ بناوے
دم میں مارے دم میں جلاوے تو ہی فنا و بقا کا مالک

۴ تو ہی ہے ہو سب کا مالک رات کا مالک دن کا مالک
اِس کا مالک اُس کا مالک ایک کا بھری سبھا کا مالک

۵ تو ہی ہر حیوان کا مالک تو ہی ہر انسان کا مالک
تو ہی عرب و عجم کا مالک تو ہی ماوشما کا مالک

۶ تو ہی ہند اور سندھ کا مالک حبش کا مالک روم کا مالک
تو ہی روس و فرنگ کا مالک تو ہی امریکا کا مالک

۷ اٹلی اور فرانس کا مالک جرمن اور لندن کا مالک
بحر کا بر کا سب کا مالک جنگل اور دریا کا مالک

۸ کوہ بدخشاں اور کل ایران قاف سے لے تا قاف کا مالک
سمک سے لے تا فلک کا مالک فرش اور عرش علا کا مالک

۹ تو ہی ہے دیدار کا مالک مجھ جیسے بیکار کا مالک
تو ہی جود و سخا کا مالک تو ہی جور و جفا کا مالک

---

۱ ہے زمینِ پاک طیبہ خاک پاک
ہو میرا مدفن الٰہی واں کی خاک

۲ جینا مرنا ہو تو اب طیبہ میں ہو
مر نہ جاوے ہند میں یہ دردناک

۳ ہے یہی اب آرزوئے دردناک
میں ہوں اور طیبہ کے اشجار الاراک

۴ دل رہے طیبہ میں تا یوم القیام
پھر تو مر جاؤں کہیں بھی کیا ہے باک

۵ دل کو جب حاصل حضورِ شاہ ہے
تک رہے ہو کسکو ہے اب کسکی تاک

۶ ہے یہی دن رات دھن یا ربنا
مَیِّتًا حَیًّا ہُنَاکَ اُسْکُنْ ہُنَاکَ

۷ پھر یہی ہے آرزو دیدار کی
ہوں میں اور طیبہ کی یا رب خاک پاک

---

۱ یا رسول اللہ السلام علیک
یا حبیب اللہ السلام علیک

۲ ہو نگاہِ کرم ادھر بھی ایک
اے شہنشاہ السلام علیک

۳ تم میرے میں ہوں آپکا شاہا
اے میرے شاہ السلام علیک

۴ سخت مشکل میں ہوں جدائی سے — آہ صد آہ السلام علیک

۵ راجیٔ رحم ہوں کھڑا۔ ہیں آپ — سب سے آگاہ السلام علیک

۶ درد دل کی دوا ہے آپ کی دید — اے میرے ماہ السلام علیک

۷ وصل — اٹھو دیدار کو بنا دیجئے
قرب کی راہ السلام علیک

۱ میرے سلطان السلام علیک — دوست رحمان السلام علیک

۲ اے میرے راحت و قرارِ جان — جان کی جان السلام علیک

۳ اے میرے دین و قبلۂ ایماں — جان ایمان السلام علیک

۴ یا حبیب اللہ اے حبیبِ خدا — دوست سبحان السلام علیک

۵ اے میرے رحمتِ مجسم حق۔ — رحم کی کان السلام علیک

۶ ہو ذریعہ خدا رسی کے تم — کان عرفان السلام علیک

۷ لو بچا جلد آگیا سر پر — سخت طوفان السلام علیک

۸ ہے نجات سوال قبر و حشر — تیری پہچان السلام علیک

۹ تیرا دیدار بندۂ عاصی
تجھ پہ قربان السلام علیک

ردیف اللام

۱ شیدا ہوں آپکا ہیں نہ شیدائے خط و خال — ہے عشق آپکا بخدا عشق ذو الجلال

۲ کب تک رہے تڑپتا تیرا بسمل نگاہ — برقع اُٹھا کے اپنا دکھا دیجئے جمال

۳ میں آپکا ہوں آپ میرے اے شہ زماں — کب تک رہے فراق سے یہ بندہ خستہ حال

۴ اک دل ہے اور رنج جدائی و دردِ ہجر — اک سمت اضطراب ہے اک سو غم و ملال

۵ چھوٹے شہانہ دام محبت سے آپ کے — یہ دل کبھی ہے دل سے پیارا مجھے یہ جال

۶ خوگر ہوں آپ کے کرم و جود کا شہا — ترسایئے ملے کو نہ اب کیجئے نوال

۷ ہر اک ادا پہ آپ کی ہو جاؤں میں نثار — محبوب ذو الجلال ہیں سب آپ کے خصال

۸ قربان یک جہاں ہے تیری چال ڈھال پر — پیارے تمہاری پیاری ہے پیارے کو چال ڈھال

۹ ہے کُلُّ شَیۡءٍ ھَالِکٌ فرمانِ کبریا — پیارا تمہارا ایک ہے وہ ایک لازوال

۱۰ ہر کہ نپاید او بمحبت نشاید او — چہ خوش است ایں مقالۂ سعدیؒ باکمال

۱۱ دیدار دل میں رکھ نہ بجز حبِّ مصطفیٰؐ
حبِّ خدا کہ حبِّ خدا ہی ہے لایزال
لم یزل آمد و لازوال

۱ شیدا ہوں میں تمہارا نہ شیدائے حال و قال — طالب ہوں میں نہ کشف کا نہ طالب کمال

۲ مردانِ تیری راہ کے راضی رضا پہ ہیں — ہر حال میں وہ خوش ہیں طرب ہو و یا ملال

۳ تعریف پر کسیکی نہ کچھ انکو ناز ہے — کوئی بُرا کہے تو نہ ہو انکو کچھ کلال

۴ صحت پہ خوش مرض پہ وہ رنج و طرب میں خوش — ہیں سالکانِ راہِ رضا خوش بکُلِّ حال

۵ حضرت علیؓ و حضرت حارث محاسبیؒ — اور گنج بخشؒ و غوثؒ کا تھا بس یہی کمال

۶ اس رنگ کے رنگیلے ابوالوقت ہوتے ہیں — اور ابن وقت ہوتے ہیں پابند حال و قال

۷ ان میں نہیں تو اُنکے غلاموں میں رکھ خدا
دیدار کی یہی ہے تمنا اے ذو الجلال

۱ ہو تمہیں مصدر خصال کمال — ہو تمہیں مظہر جلال و جمال

۲ ہو تمہیں رحمتِ رؤف و رحیم — تم پہ رہتی ہے بارش افضال

۳ نام ہیں آپ کے رؤف و رحیم — اور حریص و عزیز و بحر نوال

۴ صدقہ اُس شاہِ دیں کا یا اللہ — دور ہوں میرے سارے رنج و ملال

۵ صدقہ ساقی جامِ کوثر کا — ملے مجھکو بھی جامِ وصل و وصال

۷ تیری رحمت ہے بس فراخ و وسیع — گرچہ ہوں میں بہت شکستہ حال

۸ آپ کا ہی غلام ہے آخر
گو ہے دیدار پائے بندِ خیال

ردیف المیم

۱ ارض و فلک شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روح الامیں جویائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲ مہر منور ماہ انور سارے ثوابت اور سیارے
سب یہ فدائے ضیائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۳ ہفت سپہر اور عرش و کرسی ہر شے ہر عرشی اور فرشی
قربان بالائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۴ جملہ ملائک حور اور غلماں خازن جنت حضرت رضواں
سب ہیں یہ جبہ سائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۵ گل گلاب اور گل سیوتی کیوڑا چنبا اور کیتکی
فدائے نگہتہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۶ گل داؤدی گل یاسمن گل شبو اور گل نسترن
سب کے سب ہیں فدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۷ رشک مشک چین اور تبت مشک ختن اور مشک تتاری
خوشبو گیسوہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۸ ساتوں دوزخ اور مالک بھی انیسوں خازن ہم ہم
تابع یک ایمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۹ گلبن در گل بیلہ و نوالہ جوہی چمبیلی اور موتیا
فدائے خوشبوہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰ جملہ حسین اور جملہ خوباں حسن و عشق اور عاشق و دلربا
سب ہیں فدائے ادائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ ہوشیار دیدار پریشان خطا ہے مشک خطا سے دینا
تشبیہ کاکلہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ؎

۱ پیارے کی ہر پیاری شان صلی اللہ علیہ وسلم
انکی پیاری ہر اک آن صلے اللہ علیہ وسلم

۲ آن بان ہے کیسی پیاری پیاری ہے ہر شان پیاری
جسپر ایک جہاں قرباں صلے اللہ علیہ وسلم

۳ تھا رخ انور گول منور گورا گورا سرخی مائل
تھا وہ گلاب کے گل کی جان صلے اللہ علیہ وسلم

۴ سرمگیں آنکھیں پیاری پیاری سرمہ مازاغ ہے ساری
آہوئے چشموں کا ایمان صلے اللہ علیہ وسلم

۵ لمبی ناک پہ نور تھا ساری پتلی تھی پرنور پیاری
کانوں کو گل خنداں جان صلے اللہ علیہ وسلم

۶ کاکل مشکیں بھاری سر پر مشک ختن قربان ہو جسپر
ہیں واللیل کا پورا بیان صلے اللہ علیہ وسلم

۷ مانگ شفاعت کی ہے ظاہر سیدھی مانگ سے ظاہر و باطن
جسپر قرباں دل اور جان صلے اللہ علیہ وسلم

۸ تیروں بھرا وہ ترکش مژگاں جسپر دل اور جان بھی قرباں
تھا خم ابرو رشک کمان صلے اللہ علیہ وسلم

۹ زلف معنبر رشک عنبر مشک نثار اسکی خوشبو پر
بال تھے سیدھے کچھ پیچان صلے اللہ علیہ وسلم

۱۰	ملی ہوئی دو ابرو پیاری نوری رگ کی بیچمیں ہماری	تھا قوسین کا اُنمیں دھیان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۱	گردن پاک ڈھلی سانچے کی جیسے ہو تصویر کی گردن	قرباں اسپر دین ایمان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۲	ریش تھی کالی لیکن بھاری سینہ صاف پہ تھی ہموار سی	سینہ چوڑا علم کی کان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۳	کل انیس ۱۹ سفید تھے بال ریش میں سن بے قیل و قال	تھے وہ شان کرم کے نشان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۴	ہالس سے لیکر ناف نبی تک تھی بالوں کی ایک چھری سی	اسکو الف اللہ کا مان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۵	بھارے کاندہے دونو کشادہ تھے دونو پر بال زیادہ ۔	لانبے بازو کرم کی شان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۶	لانبی انگلی چوڑی ہتھیلی قد تھا میانہ تلوے اونچے	تھا باتوں میں انکے گیان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۷	دہنے شانہ کی جڑ میں تھی مہر نبوت اُبھری جیسے	پھوندنا چھپر کھٹ کا پہچان صلے اللہ علیہ وسلم
۱۸	سر حیث شئت کا جھنڈا انگلونکی شکل میں اُسمیں کندہ	انک منصور کا نشان صلے اللہ علیہ وسلم

۱۹ تھا دیدار اُنکا دیدار ہر اہل ایمان کی جاں
راحت قلب و روح و رواں صلے اللہ علیہ وسلم

۱	حبیب خدا پر صلوۃ وسلام	شہ انبیا پر صلوۃ وسلام
۲	رؤف و رحیم و عزیز و حریص	شفیع الورٰی پر صلوۃ وسلام
۳	ہو صبح و مسا روز و شب دائما	میرے مصطفٰے پر صلوۃ وسلام
۴	قسیم و جسیم و نسیم و وسیم	ہر ایا ہدیٰ پر صلوۃ وسلام
۵	شفیع و مطاع و نبی کریم	میرے دلربا پر صلوۃ وسلام
۶	میرے صدر دیوان یوم النشور	میرے مہ لقا پر صلوۃ وسلام
۷	میرے خواجہ بعث و روز جزا	شہ دوسرا پر صلوۃ وسلام
۸	ہو ہر مہر سپہر کرم پر مدام	اوس بدر دجے پر صلوۃ وسلام
۹	کریم السجایا جمیل الشیم	شہ مجتبے پر صلوۃ وسلام
۱۰	رسولوں کے سردار امی لقب	میرے ذوالعلا پر صلوۃ وسلام
۱۱	میرے خاتم انبیا و رسل	مہ اصطفا پر صلوۃ وسلام
۱۲	میرے شاہ کی آل و اولاد پر	صحب باصفا پر صلوۃ وسلام

١٣ ہو صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ پر — اور شیرِ خدا پر صلوٰۃ و سلام

١٤ ہو حسنین اور فاطمہ پر سلام — ہو غوث الوریٰ پر صلوٰۃ و سلام

١٥ ہو دیدار صدقہ میں اُس شاہ کے
بخارا کے شہ پر صلوٰۃ و سلام

١ کیا ہی ہیں عام افضالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم — عام ہیں کیا ہی نوالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٢ برگ و ثمر میں غنچہ و گل میں جو ہے طراوت جو ہے نضارت — سب ہے بہارِ نہالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٣ پردہ کشائی واجب و ممکن عین بصیرت عین حقیقت — حالِ محمد قالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٤ خوانِ خدا کی نعمتِ عظمیٰ ملک و ملک کی برزخِ کبریٰ — اللہ اللہ حالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٥ عقل و حس میں آتا ہے جو کچھ علوی و سفلی سے یہ سب ہے — مظہرِ خوش تمثالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٦ یہ جو بہارِ حدوث و قدم ہے سب یہ اُنہیں کا فیضِ قدم ہے — دیکھو جمال و جلالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٧ گلبن و گل باشانِ تجمل خنداں اور نازاں ہیں سنبل — دیکھئے حلۂ لالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٨ سرو سہی مشتاقِ تماشا ہو کے مؤدب ہے استادہ — منتظرِ اقبالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٩ نرگسِ شہلا محوِ تماشا ہے گلشن میں چشم کشادہ — جانبِ گل بخیالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٠ لالہ کے دل پر داغ ہوا ہے گل نے گریباں چاک کیا ہے — دیکھئے حسن و جمالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١١ تشنہ جگر دیدار کو بھی یک جرعہ ملے جب حشر میں آوے
جوشش پہ بحر نوالِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١ جن و ملک شیدائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم — ہر دو جہاں جویائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٢ جملہ کو کبہا درخشاں مہرِ منور ماہِ تاباں — ذرۂ نور و جلائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٣ چنبا اور بیلا چمیلی گل گلاب اور گل کیتکی — فیضِ خوشبوہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٤ سرو فدا ان جملہ گیہاں سرو سہی استادہ حیراں — قربانِ بالائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٥ مشکِ ختن اور مشکِ تبت مشکِ چیں اور مشکِ تتاری — عاشقِ گیسوہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٦ مشکِ خطا سے نسبت دینا سخن خطا ہے مشکیں کہنا — سونگھے کا کلہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٧ انکی چمک سے شمس منور انکی جھلک سے روشن عالم — اللہ اللہ ضیائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٨ عرش بریں سے فرش زمیں تک جن و انساں حور و ملائک
ہر دم سب ہیں فدائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

٩ ماہ سے زیادہ مہر سے افزوں غالب سب نوری جسموں پر
نور رخ زیبائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٠ گردوں سرگرداں جدائی جن و ملک سب اُنکے فدائی
سب ہیں فدائے ادائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١١ گوہر غلطاں لعل بدخشاں ہیرا اور پکھراج اور نیلم
ذرۂ تابشہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٢ دونو جہاں اور دین و ایماں غوث اور قطب ولی دوراں
سب ہیں فدائے عطائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٣ حشر کے دن جب سب ہوں پریشاں نبی رسول ہوں سب حیراں
سب ہی تکیں لبہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٤ جبکہ رسول بھی کام نہ آویں نفسی نفسی کہتے آویں
دیکھیں بخششہائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٥ دیکھو نہ اسکو گری نظر سے اہل مجلس سوچکے دیکھو
ہے دیدار گدائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

١٦ محبوب خلاق زمانہ صلے اللہ علیک وسلم
علم و حکم کے تم کاشانہ صلے اللہ علیک وسلم

١٧ شان معلی سب سے بالا آپکا رتبہ سب سے اعلیٰ
ہر اک بات میں سب سے یگانہ صلے اللہ علیک وسلم

١٨ تم سے دنیا تم سے عقبے تمہیں سے جملہ اشیا پیدا
تمہیں ہو قدرت حق کا خزانہ صلے اللہ علیک وسلم

١٩ کہتر و مہتر سب کے سرور سب دانشمند و نبیکے داور
کل فرزانوں سے فرزانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٠ دین کی رونق زیب دنیا فخر دو عالم زینت عقبے
آپکا اک عالم دیوانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢١ شان محبی اور محبوبی دونو کے جامع مخزن خوبی
واہ رے شان محبوبانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٢ حسن نمکیں اللہ اللہ نمکپاش زخم دل شیدا
جسکا ہے اک عالم مستانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٣ جان کی جاں ایمان کے ایماں محبوب و منظور یزداں
جان جہاں ہو تم جانانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٤ محو لقا خالق اکبر سب کے ہادی سب کے رہبر
سب کے یگانہ اور بیگانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٥ مظہر اوصاف رحمانی مطلع انوار سبحانی
اُس رحمان کے رحمت خانہ صلے اللہ علیک وسلم

٢٦ آپکا دیدار بیچارہ کبتک پھرے یہ مارا مارا
تم ہی ہو اس بیکس کا ٹھکانہ صلے اللہ علیک وسلم

ردیف النون

١ کچھ پوچھو نہ کون ہوں میں کیا ہوں
کچھ بھی نہ ہوں اور ہوں میں بھی کیا ہوں

٢ ہوں گرچہ ہیولئے بقا پر — صورت میں بصورت فنا ہوں

٣ فانی ہوں نہ باقی اور نہ موجود — حیرت ہے کہ پھر میں کیا بلا ہوں

٤ ہوں اُمتِ احمدی سے ورنہ — معلوم ہے کون ہوں میں کیا ہوں

٥ صوفی ہوں نہ رند ہوں نہ زاہد — دلدادۂ نامِ مصطفےٰ ہوں

٦ بن پوچھے مجھے یہ ظلم اے دہر — معلوم ہے کون ہوں میں کیا ہوں

٧ ہوں عاصی و پُر خطا یہ سب کچھ — محبوب خدا کا شیفتہ ہوں

٨ احمد ہے وہ نام پاک جس پر — دین و دل و جاں سے فدا ہوں

٩ للہ کرم کر اے میرے شاہ — عاجز ہوں غریب ہوں گدا ہوں

١٠ ناکارہ فضول و لغو و واہی — سب کچھ ہوں جو آپکا ہوں کیا ہوں

١١ ہے ردّ و قبول آپ کے ہاتھ — دروازے پہ آپ کے پڑا ہوں

١٢ کچھ اپنی زکوٰۃ حسن دیجئے — اے بندہ نواز بے نوا ہوں

١٣ ہیں یک نگہِ کرم کا ان کے — سائل ہوں فقیر ہوں گدا ہوں

١٤ اللہ بھی جسکے در سے ملجائے — اس بندے کے در کا ہو رہا ہوں

١٥ کچھ مجھکو گھمنڈ ہے نہ بل ہے — امید کرم پہ مر رہا ہوں -

١٦ جم مرتبہ ہوں سکندر اقبال — خاکِ در شہ کا جبہ سا ہوں

١٧ اے ابر کرم کہیں برس چک — تشنہ جگر و شکستہ پا ہوں

١٨ دکھلا دو جمال پاک للہ — مولےٰ میں غلام بے ریا ہوں

١٩ کیا وصل کی دھن لگی ہوئی ہے — بکتا ہوں یونہی جو چاہتا ہوں

٢٠ ہیں دیدۂ و دل عجول و بے صبر — کچھ اس سے کچھ اُس سے کہہ رہا ہوں

٢١ کچھ پوچھو نہ حال زار دیدار
بسمل ہوں مریض لا دوا ہوں

١ تم ہو سینہ میں یا مدینہ میں — ہے مدینہ بھی میرے سینہ میں

٢ نقشۂ روئے پاک ہے کندہ — میرے اس قلب کے نگینہ میں

۳ نقد عشق بنی رہے باقی ہو — دائما جان کے خزینہ ہیں
۴ جلوہ گر جلوۂ بنی ہو مدام — حشر اور قبر کے سفینہ ہیں

۵ دولت عشق دائما باقی
رہے دیدار کے دفینہ ہیں

۱ طیبہ کے وہنی سلطان عرب من موہن سبد سناوت ہیں — کبھی درشن دے بھلاوت ہیں کبھی مکھڑا چھپا ترساوت ہیں
۲ مورے نینوں میں آوت جاوت ہیں مورے من میں آن سماوت ہیں — کبھی بہنے میں آ جلاوت ہیں کبھی برہ اگن سلگاوت ہیں
۳ اری موری ای سکھی موئی پہنچاوا اس راجونکے راجہ کے دواجے — جورِاہ خدا ابتلاوت ہیں اور ہر سے بیگی ملاوت ہیں۔
۴ واری واری موری مہتاری تن من جیورا سب کچھ واری — اس شاہ کے چرنوں کے بلہاری جو ہر کے دوار پہنچاوت ہیں
۵ من چھین کبھی ترساوت ہیں کبھی روپ دکھائے لبھاوت ہیں — جب ہردے میں آن سماوت ہیں ہر کے درشن دکھلاوت ہیں
۶ موری ہردے میں آن بسے اتنو تناں گریب کو ابتو کسو — داتار وہئے تم داتار تو ہو داتا بھی کبھی ترساوت ہیں

۷ کرپا کیجے کرپا کیجے دیدار کو اپنا بنا لیجے
کبھی یا کو بھی درس دکھا دیجے دہنی سب کے آپ کہاوت ہیں

۱ خیال نقش پا انکا جو آیا قلب شیدا میں — تو آنکھیں بنگئیں فرشِ زمیں تعظیم مولے میں
۲ قدمبوسی کی انکی آرزو مدت سے ہے دل میں — اسی حسرت میں دل خوں ہو گیا چشم تمنا میں
۳ نہ پہنچا کوئی طیبہ تک اگرچہ اشک حسرت نے — بہت آگے قدم بڑھ بڑھ کے رکھے چشم شیدا میں
۴ صفات حضرت حق ذات احمد سے ہوئیں ظاہر — جب آیا جلوۂ حق جلوہ گر آئینہ لا میں
۵ نہ ہے سودائے جنت اور نہ حوروں کی تمنا ہے — تمنا مٹ گئیں سب شہا امید طیبہ میں
۶ تمنا ہے رہوں ملتا تیری چوکھٹ سے آنکھوں کو — جو پہنچا دے کبھی اللہ مجھکو کوئے طابہ میں

۷ رہے دیدار ہی دیدار حضرت آپ کا ہر دم
تیرے دیدار کو باغ ارم میں باغ دنیا میں

۱ ترا اک بندۂ بیکس میرے دلدار میں بھی ہوں — بھکاری تیرے در کا اے میرے سردار میں بھی ہوں
۲ روا حاجت ہوا کرتی ہیں لاکھوں آپ کے در سے — تیرے ملنے کا حاجتمند اے داتار میں بھی ہوں
۳ دیا کرتے ہو منہ مانگا ہر اک لاچار بیکس کو — میرے دینے میں اتنی دیر کیوں لاچار میں بھی ہوں

۴ کسیکو بخشتے ہو کچھ کسیکو بخشتے ہو کچھ ۔ ادھر بھی اک نظر ہو طالب سرکار ہیں بھی ہاں

۵ ترے در سے خدا اور تم خدا کے در سے ملتے ہو ۔ تمہارے در کا منگتا اور تابعدار ہیں بھی ہوں

۶ برا ہوں یا بھلا ہوں یہوں ہیں جیسا بھی تمہارا ہوں ۔ جہاں لاکھوں ہیں تیرے ایک بدکردار ہیں بھی ہوں

۷ ہوں خالی ہاتھ لیکن اے شہا تیرے بھروسے پر ۔ خریدار متاع رحمت غفار ہیں بھی ہوں

۸ عمل کچھ ہو نہیں سکتا بڑھاپا آگیا سر پر ۔ تمہارا نام لیوا ہیں پر ناہنجار ہیں بھی ہوں

۹ مسیحان زماں پاتے شفا ہیں آپ کے در سے ۔ رہوں بیمار فرقت میں ہی اک بیمار ہیں بھی ہاں

ہمدون وہ ناسو یار اور عشق تخلص ہے سنہ ۱۰

۱۰ یہی ہے آرزو قیدار کی دیدار ہو ان کا ۔ انہوں کے طالبوں سے طالب دیدار ہیں بھی ہوں

مرض عشق نبی ہے یہ بیماری عجب یعنی ہاں ۔ لگی اب رائی

۱ خدا مداح انکا ہے کرامت اسکو کہتے ہیں ۔ وہ ہیں سردار نبیوں کے رسالت اسکو کہتے ہیں

۲ ابوجہل آیا جب لے سنگریزے دونوں مٹھی میں ۔ گواہی کنکروں نے دی شہادت اسکو کہتے ہیں

۳ نہ لایا پر نہ لایا آپ پر بوجہل بد ایماں ۔ کیا دو پارہ مہ جب بھی شقاوت اسکو کہتے ہیں

۴ نہیں تو کبھی کہا ہی نہیں میرے اس شاہ طیبہ نے ۔ دیا منہ مانگا ہر یک کو سخاوت اسکو کہتے ہیں

۵ پھرے منہ غازیوں کے جب بجنگ حنین تیروں سے ۔ بڑھے جاتے تھے آگے وہ شجاعت اسکو کہتے ہیں

۶ پھر الشمس منور الٹے پاؤں حکم سے انکے ۔ حکومت اسکو کہتے ہیں امارت اسکو کہتے ہیں

۷ انہوں کی دعوت اسلام نے گھیرا زمانے کو ۔ زمانہ بن گیا مسلم نبوت اسکو کہتے ہیں

۸ مسلماں تو مسلماں کافروں کو بھی کہلاتے تھے ۔ نبھاتے تھے گنہگاروں کو رحمت اسکو کہتے ہیں

۹ عجب شان کرم تھی تھے رؤف و رحیم امت پر ۔ سبھی کو بخشوا دینگے شفاعت اسکو کہتے ہیں

۱۰ ہماری بھی خبر لینا کہ ہم بھی آپ ہی کے ہیں ۔ نبھانا ہے مجرم کو مروت اسکو کہتے ہیں

۱۱ کٹے دنداں شہید انکے بدن زخمی کیا پھر بھی ۔ دعا رب اہد قومی تھی ہدایت اسکو کہتے ہیں

۱۲ پلایا اک پیالے دودھ سے کل اہل صفہ کو ۔ عجب تھا دست بابرکت برکت اسکو کہتے ہیں

۱۳ جو دکھتی آنکھوں میں شیر خدا کی تھوکا خیبر میں ۔ ہوئیں اچھی کہ پھر نہ دکھیں طبابت اسکو کہتے ہیں

۱۴ بشارت کاہن اور رہبان انکی دیتے رہتے تھے ۔ کتبہائے سماوی بھی بشارت اسکو کہتے ہیں

۱۵ کتب ہائے سماوی سے مٹایا اور بہت بدلا ۔ خبر کو آگئے۔ پھر نہ مٹی صداقت اسکو کہتے ہیں

جھکا دلدل اٹھا کر خاک پھینکی کافروں پر جب + پھرے منہ کافروں کے ڈر سے ہیبت اسکو کہتے ہیں +

۱۶ وہ میرے اور ہیں انکا ہوں میں بندہ اور وہ مولے ہیں ۔ وہ آقائے دو عالم ہیں امارت اسکو کہتے ہیں

۱۷ ہے مقبولِ خدا ہر اک ادا اُس ماہِ طیبہ کی ۔ بس انکی پیروی کرنا عبادت اسکو کہتے ہیں

۱۸ ستونِ خشک خرما چھوڑ جب خطبہ کو منبر پر ۔ چڑھے ہے فرقت سے روتا تھا محبت اسکو کہتے ہیں

۱۹ کلیم اللہ نے جاری کیئے پتھر سے چشمے پر ۔ انہوں نے انگلیوں سے شانِ عظمت اسکو کہتے ہیں

۲۰ انہوں کی انگلیوں کے چشمہائے آب سے صدہا ۔ ہوئے سیراب اعجاز سقایت اسکو کہتے ہیں

۲۱ درندہ شیر تا بج ہیں تیرے اونٹ غلاموں کے ۔ سلامی ہیں تمہارے در کے شوکت اسکو کہتے ہیں

۲۲ نظر سے انکی مردہ گوہ نے کلمہ پڑھا جسدم ۔ مسلماں ہو گئے صدہا ہدایت اسکو کہتے ہیں

۲۳ خلیل اللہ پر آتش ہوئی گلزار پر ان کے ۔ غلاموں پر ہوئی گلشن شرافت اسکو کہتے ہیں

۲۴ اگرچہ آپ میں طاقت تھی لاکھوں پہلوانوں کی ۔ مگر ازواج تھیں نو صبر و عفت اسکو کہتے ہیں

۲۵ رکانہ کی عرب میں دھاک تھی تھا پہلوان نامی ۔ پچھاڑا اسکو دم میں شہ نے طاقت اسکو کہتے ہیں

۲۶ درِ خیبر ہزاروں من کا اک انگلی سے دھر پھینکا ۔ مدد سے ان کی شیرِ حق نے جرأت اسکو کہتے ہیں

۲۷ دو لنو باوے کھجور نکے زمیں کو چیرتے آئے ۔ بلایا تمنے جب انکو حکومت اسکو کہتے ہیں

۲۸ غسالہ قبر سے جنکے غلاموں کے بہڑ اُبج ہیں ۔ اب اچھے ہوتے ہیں کوڑھی کرامت اسکو کہتے ہیں

۲۹ دلوں کا نرم کرنا کیا ہے انکو جنکے قدموں سے ۔ ہو پتھر موم تاثیرِ نبوت اسکو کہتے ہیں

۳۰ ہے جامع جونپور میں قبر خارا انکے خادم کی ۔ ہوئی جاتی ہے مرمر فیضِ صحبت اسکو کہتے ہیں

۳۱ احد چھپا ہیں گھسایا بت میں سوٹا انکے خادم نے ۔ وہ بڑھتا گھٹتا رہتا ہے ولایت اسکو کہتے ہیں

۳۲ بشبِ معراج پہنچے قدس میں بیت اُمِّ ہانی سے ۔ امامت انبیا کی کی امامت اسکو کہتے ہیں

۳۳ وہاں سے عرش تک پہنچے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۔ رَاَى الرَّبَّ فَرَبِّیْ الرَّبّ رویت اسکو کہتے ہیں

۳۴ غلام انکے ہیں شہ دولہ جو ہیں پنجاب کے مولے ۔ ہیں مشہور انکے چوہے عز و دولت اسکو کہتے ہیں

۳۵ ہیں یونتو معجزے لاکھوں ہر اک کام انکا معجزہ ہے ۔ ہے قرآں معجزہ باقی صدارت اسکو کہتے ہیں

۳۶ رہیگا رہتی دنیا تک کلامِ خدائے باقی ہے ۔ ہدایت عام ہے اسکی قدامت اسکو کہتے ہیں

۳۷ وہ دن دونا سوایا رات ہے شہرت حفاظت ہیں ۔ ہے شہرت اسکی ہر یک جا ہیں شہرت اسکو کہتے ہیں

۳۸ بجھانا چاہتے اس نور کو کافر ہیں صدیوں سے ۔ ہے اَللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ حفاظت اسکو کہتے ہیں

۳۹ تھے گرد کعبہ سیسے سے جمے سہ صد و شصت صنم — گرے انکے اشارے سے اشارت اسکو کہتے ہیں

۴۰ بدر میں تھے مسلمانوں سے کافر تگنے سب بھاگے — تمہاری مشت سنگریزوں سے ہیبت اسکو کہتے ہیں

۴۱ تھے محبوب زلیخا حضرت یوسفؑ مگر حضرتؐ — ہیں محبوب خدا حسن و لطافت اسکو کہتے ہیں

۴۲ فدا تھیں حسن یوسف پر زنان مصر پر ان پر — شجاعان عرب ہیں فدا ملاحت اسکو کہتے ہیں

۴۳ جو کھنچا بدوی سائل نے کمبل زور سے پھر بھی — دیا اسکو نہ جھڑکا شان رحمت اسکو کہتے ہیں

۴۴ شکست سنگ سے خندق میں سب عاجز تھے پر تمنے — کیا فاقہ سے مثل ریگ قوت اسکو کہتے ہیں

۴۵ تھا فاقہ تین دن کا صاع جو اور ایک جفرہ سے — لقد اکلت الفا دست برکت اسکو کہتے ہیں

۴۶ رضائے حق رضائے مصطفےٰ پایہ یہ پایا ہے — نُوَلِّیَنَّکَ قبلہ فضیلت اسکو کہتے ہیں

۴۷ قبول پر انکے یا رب اُمتی دیدار جب آیا
تو سوف یعطی فرمایا رفاقت اسکو کہتے ہیں

۱ محبوب خداوند جہاں ہیں تو یہ دو ہیں — مقصود ہر اک انس و جاں ہیں تو یہ دو ہیں

۲ سلطان شہیدان جہاں ہیں تو یہ دو ہیں — اور زندۂ جاوید زماں ہیں تو یہ دو ہیں

۳ اسلام و ایمان و احسان کے مصدر — ابدالوں کی اور قطبوں کی جاں ہیں تو یہ دو ہیں

۴ فرزند علیؓ لخت جگر حضرت زہراؓ — اور ساری بلاؤں کی اماں ہیں تو یہ دو ہیں

۵ یوں صابر و شاکر تو بہت ہو گئے ہوں گے — پر صبر کی اور شکر کی کاں ہیں تو یہ دو ہیں

۶ یہ دو ہی تو ہیں رونق ایمان و اسلام — اور جان جہاں شاہ شہاں ہیں تو یہ دو ہیں

۷ ان دو کی محبت ہی میرے دل کی ضیا ہے — اور قرۃ العین دل و جاں ہیں تو یہ دو ہیں

۸ ان دو کا ہی دیدار ہے دیدار کی راحت
دارین میں ہر غم کی اماں ہیں تو یہ دو ہیں

ردیف الواو

۱ یا الٰہی دو جہاں میں مصطفےٰ کا ساتھ ہو — دین و دنیا میں حبیب کبریا کا ساتھ ہو

۲ ظاہر و باطن ہے جسکا نام نامی اے خدا — اوّلین و آخریں کے پیشوا کا ساتھ ہو

٣ سب سے اول جنکے نورِ پاک کو پیدا کیا
اُس مہِ برجِ رسالت با صفا کا ساتھ ہو

٤ بھول جاویں قبر کی وحشت کو جنکی دید سے
اُس رؤف و رحیم محبوب خدا کا ساتھ ہو

٥ وقت نزع و وقت مرگ و وقت وحشت قبر میں
حشر میں اُس شافع روزِ جزا کا ساتھ ہو

٦ یا الٰہی جب عمل تلنے لگیں میزان میں
شافع محشر شہ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

٧ ربِّ سلِّم کی ندا جب انبیا سے ہو بلند
پیشوائے مرسلین و انبیا کا ساتھ ہو

٨ سارا عالم ظلمتِ بدعت سے ہے تاریک و تنگ
نورِ سنت ساتھ ہو نور الہدےٰ کا ساتھ ہو

٩ رہزنی پر آوے جب شیطان وقتِ جانکنی
ہادی برحق کا احمد مجتبےٰ کا ساتھ ہو

١٠ بدعتیوں سے امن دے نجدیوں سے لے بچا
قامع بدعت رسولِ رہنما کا ساتھ ہو

١١ قبر کی ظلمت سے جب دل تنگ ہو دیدار کا
شمعِ نورِ کبریا بدر الدجےٰ کا ساتھ ہو

١ سردارِ دو جہاں ہو تم تنگ کر آیا ہوں تیرے در کو
امید رضا و حمایت پہ تنک کر تجھ جیسے سرور کو

٢ اے بہتر مخلوقاتِ خدا ہے نام خدا بے شک و شبہ
دل شوق بھرا میرا تم بن نہیں دیکھتا شاہ و داور کو

٣ تیرے مرتبۂ عالی کی قسم بے شک میں تمہارا شیدا ہوں
جانے اللہ ہی حال میرا اور حال خاطر مضطر کو

٤ وہ ذات تمہاری ہے مولا گر ہوتے نہ تم تو نہ ہوتا کچھ
تم بن مولا بے شبہ نہیں پیدا کرتا خشک و تر کو

٥ وہ ذات مقدس آپ کی ہے ہوا چاند منور آپ ہی سے
آپ ہی کے نور اللہ نے روشن کیا شمس منور کو

٦ ملی عرش و فلک کو رفعت تو زینت و بلندی نئی نئی
معراج کی شب اللہ نے جب بلوایا ہمارے رہبر کو

٧ کہا مرحبا مرحبا مولا نے اور پھر سب کچھ بخشا انکو
جب قرب دنےٰ فتدلّٰی سے ممتاز کیا اُس مہتر کو

٨ کیا آپنے ہم جیسوں کے لئے جب طلب شفاعت کا رتبہ
مخصوص شفاعت انکو کیا کہکر لبیک اُس افسر کو

٩ ہوئی لغزش جبدم آدم سے ہوئی انکو نجات تیرے دم سے
جب تمکو وسیلہ گردانا تک ابو البشرؑ نے تیرے گھر کو

١٠ ٹھنڈی ہو کر گلزار بنی وہ آتش نمرودی یکسر
جب انکا خلیلؑ نے آتش میں تیرے ہی نور الانور کو

١١ ایوب ہوئے ناجی یکدم کیڑوں کی بلا اور صدموں سے
جب انکا بلا میں اُنہوں نے بھی تیرے ہی نور منور کو

١٢ یاتی من بعدی اسمہ احمد کہتے جب آئے مسیح نبی بن کر
کرتے رہے وہ عالم میں بیاں تیری ہی صفات اطہر کو

١٣ ہو حضرت موسیٰؑ کا بیشک محشر میں وسیلہ تمہیں شہا
جب دیکھے سارا ہی عالم تکلیف و مصائب محشر کو

سارے ہی مخلوق و نبی و رسل محشر میں بہر حصولِ امن — تکنے آویں سب دور ہی سے تیرے ہی لوائے مطہر کو ۱۴

وہ معجزے شاہا ہیں تیرے عاجز ہوئے جنسے جن و بشر — طاقت ہے کسی میں جو کچھ بھی لکھے وصفِ رسول برتر کو ۱۵

جب زہر بھرا ہدیہ بھیجا دیا اوسی زہر کی شانہ نے تمکو خبر — جب مردہ گوہ نے کلمہ پڑھا ایماں ملا صدہا کافر کو ۱۶

ہرنی نے تمسے امن مانگی جب بھیڑئیے نے تصدیق بھی کی — نقد ایمان ملا یکدم حضرت سلمہؓ کے گھر بھر کو ۱۷

کیا ترک جماعت کل نے تمسے گلہ اونٹ نے اپنے آقا کا — حیوانات وحشی آکر کرتے تھے سلام پیمبر کو ۱۸

کہتے تھے درخت ندا پہ تیرے لبیک اور ہوتے تھے حاضر — چشمونکو بہاتے بہت دیکھا پانچوں انگشت پیمبرؐ کو ۱۹

تیرے دہنے دست مبارک سے تسبیح لگے پڑھنے پتھر — انگشتوں کے فواروں سے سیراب کیا اک لشکر کو ۲۰

تھا ابر بہاری سایہ فگن ہر دم بسر سلطانِ زمن — اور تنہ کھجور کا رونے لگا دوری سے دیکھ کے منبر کو ۲۱

چلنے سے نشانِ قدم پیدا ہوتا نہ زمیں پر اس شہ کا — آثار قدم سے نرم کیا دیا شرف قدم سے پتھر کو ۲۲

کیا کلی اور غسالہ سے تھوکنے مریضونکو اچھا — اللہ رے کیا پھر بہرہ ور عالم کے ہر اک بہرہ ور کو ۲۳

کی آنکھ درست قتادہؓ کی جب ہوگئے تھے وہ نابینا — دی ابن حصین کو تمنے شفا دیکھ انکے بخت یاور کو ۲۴

کیا تمنے خبیب اور عفرا کو جب ہوگئے تھے وہ سب زخمی — اک پھیر دست شفا اچھا دیکھ انکے دست شفا گر کو ۲۵

جب شیر خدا کی دکھتی تھیں خیبر میں آنکھیں ہوئیں اچھی — حضرت کی لب مبارک سے اور فتح کیا پھر خیبر کو ۲۶

جب مر گئے بیٹے جابرؓ کے اور صبر کیا اس صابر نے — کیا کر کے دعا تمنے شاہا زندہ پھر ابن جابرؓ کو ۲۷

جب دودھ سے ام معبد کی تھی سوکھ گئی بالکل بکری — وہ آپکے دست برکت سے لگی دودھ پلانے گھر بھر کو ۲۸

کی قحط میں تمنے جب بھی دعا بارش کیلئے اے غوث ورے — اتنا برسا اتنا برسا کہ بھرا یکدم بحر و بر کو ۲۹

عالم کو بلایا جب تمنے اسلام کی جانب اک عالم — بنا تابع حکم قرآنی اور لگے جھکانے سب سر کو ۳۰

کیا دیں کو بلند اور کفر کو پست اور ہوگئے سب گمرہ سیدھے — جب تمنے پکارا سرور دیں ہر مرد و زن مادہ نر کو ۳۱

اوندھے منہ گرے ترے دشمن ایک اندھے کنوئیں بدر کے میں — جب جنگ بدر میں مارے گئے دیکھا بنو امیہ سے خر کو ۳۲

آئے تھے فرشتے لڑنیکو کفار سے جو دشمن تھے تیرے — گھوڑوں پہ مسلح بدر میں سب دیکھ انکی زرہ اور مغفر کو ۳۳

فتح مکہ کے دن خادم تھے فتح و ظفر اس سرور کے — دیکھ انکے غلاموں میں ہر دم فتح و نصرت سے چاکر کو ۳۴

ہود و یونسؑ نے جو پایا اس شاہ کے دم ہی سے پایا — یوسفؑ کو جمال ملا تمسے دیکھو اس شرف اظہر کو ۳۵

سارے ہی نبیوں سے برتر اے طٰہٰ مرتبہ آپکا ہے — ہے پاک جو لیگیا عرش تلک اپنے اوصاف کے مظہر کو ۳۶

۳۷ اے الیس نام خدا اب تک نمسا نہوا عالم میں کوئی   اور ہوئیگا نہ قیامت تک ۔ رتبہ یہ ملا میرے سردفتر کو

۳۸ شعرائے زماں آمدِ تر تیرے وصف میں گنگ ہیں اور عاجز   وہ وہ عالی اوصاف ملے اللہ سے اُس مدثر کو

۳۹ انجیل زبانِ عیسیٰ سے پڑھی مژدہ رساں اس سرور کی   کیا اللہ نے قرآں میں بیاں اخلاق و صفاتِ سرور کو

۴۰ مداح کوئی کر سکتا نہیں ممدوحِ خدا کی مدح و ثنا   اس میداں میں ہے گنگ زباں اور قلم کٹاتے ہوئے سر کو

۴۱ بنجائیں سیاہی کل دریا اور قلم درختوں کی شاخیں   سارے اشجار بحر و بر بنیں قلم صفاتِ پیمبر کو

۴۲ لکھیں پھر سارے جن و ملک اور سارے انسان صفت تیرا   واللہ نہیں لکھ سکتے کچھ وصفِ ممدوحِ داور کو

۴۳ شیدائے جمالِ انور ہے مرا چھوٹا سا دل اے سرورِ دین   ہے کوٹ کوٹ کر بھرا مری جاں میں عشقِ پیمبر کو

۴۴ جب چپ رہتا ہوں رہتا ہوں چپ محوِ تصور ہوکے تیرا   جب بولتا ہوں کرتا ہوں میں مدح محبوبِ داور کو

۴۵ جب سنتا ہوں میں سنتا ہوں وہ پیاری باتیں حضرت کی   جب دیکھوں میں تو دیکھتا ہوں تیرے ہی جمالِ انور کو

۴۶ محتاجی کی حالت میں میرے تم ہی مالک تم ہی شافع   ہر حالت میں اے شاہِ جہاں تکتا رہتا ہوں تیرے در کو

۴۷ ہر انس و جان سے افضل تر رتبہ ہے تیرا اے گنجِ کرم   راضی برضا رکھئے مجھکو کچھ بخشئے بخشش اس کہتر کو

۴۸ ہیں طامعِ بخشش سبھی تیرا دنیا میں نہیں کوئی میرا   ہو ابوحنیفہ رض کے تم ہی لو نوازو اب اس کہتر کو   المترجم

۴۹ دامن میں نے پکڑا ہے تیرا امیدِ شفاعت پر شاہا   ہو روزِ حساب تمہیں یاور تکتا ہوں میں تجھسے یاور کو

۵۰ سب سے اکرم ہو تمہیں شافع اور تمہیں مشفع اکرم ہو   جس نے پکڑا حامی تمکو راضی کیا رب اکبر کو

۵۱ کل کے دن کرنا مری دعوت اپنی ہی شفاعت سے شاہا   ہوں زیرِ لوائے مبارک میں تکتا تیرے روئے انور کو

۵۲ صلوات و سلام خدا انپر ہیں معدنِ علم و ہدایت حق   جب تکتے رہیں سب شیدائی امید امن پہ تیرے در کو

۵۳ اور آل و صحابہ رض پر تیرے اونپر جو تابع ہیں اُن کے   اور انپر جو شیدا ہیں تیرے تکتے رہتے ہیں تیرے گھر کو

۵۴ حمداً للہ کہ ختم ہوا یہ ترجمہ پاک قصیدہ کا   ہے قصیدہ امامِ اعظم رض کا بخشے اللہ انکے چاکر کر

۵۵ مترجم ہے دیدار علی یہ بندۂ غوث و قطب و ولی   سنی حنفی اور مجددی بخشے امیری رب اس بے پر کو

۵۶ اور اسکے والد ماجد کو اس نجف علی ساجد کو   اور اسکے عم و پسر کو بھی اور اسکے دختر و مادر کو

۵۷ عددِ احمد پر ختم ہوا پنجاہ و سہ اشعار پہ جب
چاہا دل نے کہ محمد کے عددوں سے بھروں اس دفتر کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بن چاہے خدا کے نہیں طاقت کسی پیر کو اور پیمبر کو | جتنی چاہی جسے طاقت وہ دی سب سے زیادہ سرور کو
آزادی سلمانؓ کے لئے کئے تین سو پودے کھجوروں کے | سرسبز یہودی نے اُنسے جب طلب کیا اور زر کو
پہلو نے خبر حضرتؐ کی وہ رہبانوں سے سنکے جو زندگی | حضرت سلمانؓ فقیر بنے کر ترک امیری اور گھر کو
تھے امیر کبیر اور گبر بھی تھے مگر عشق میں انکے غلام بنے | اور ظلم یہود سے ہے لیکن چھوڑا نہ تلاش رہبر کو
جب کر کے ہجرت شاہ زمن رونق افروز قبا میں ہوئے | پہنچے سلمانؓ پہچان لیا خبر رہبانوں سے داور کو
جب دیکھا مُہر نبوت کو غش کھا کے لوٹنے اسکے گر | پھر تو شفقت سے حضرتؐ نے پوچھا حال انکے گھر بھر کو
مترجم ایک یہودی تھا حضرت سلمانؓ کے بیانوں کا | جب غلط بیانی کی اس نے کیا ظاہر آپ نے اس شر کو
جب ہوا یہودی پر ظاہر جبرئیلؑ نے دی اس شر کی خبر | کلمہ پڑھ کر لئے پاؤں پکڑ اس شاہ ملک و کشور کو
پھر حضرت سلمان فارسیؓ تھے عربی سے مطلق ناواقف | ماہر کیا عربی کا دم میں حضرتؐ نے سلمانؓ مضطر کو
جب ہوئے مسلمان اور عاشق محبوب خدا نے فرمایا | بطریق کتابت آزادی لو کچھ دیکر اُس کافر کو
وہ کافر جو کہ یہودی تھا حضرت سلمانؓ تھے غلام اسکے | کیا اس نے مکاتب بہت سی زر اور پودوں پر اس دلبر کو
تھا چہل اوقیہ اندازہ جو چار سو تولہ چاندی ہے | اور تین سو پودے کھجوروں کی تھا بدل کتابت کافر کو
آزادیٔ سلمان کے لئے کی تین سو پودے کھجوروں کی | سرسبز یہودی نے اُنسے جب طلب کیا نخل اور زر کو
ہوتا ہے کبوتر کا انڈا اتنے ہی سونے سے حضرتؐ نے | سب قرض یہودی دلیکر سلمانؓ کو بچا دیا کل زر کو
بوجہل کی مٹھی میں کنکر اک نگہ سے کلمہ پڑھنے لگے | جب بھی نہ نصیب ایمان ہوا ضد سے بوجہل ستمگر کو
کفار نے جسدم طلب کیا اعجاز فلکی حضرتؐ سے | جادو کے خیال سے دو ٹکڑے کیا آپ نے ماہ منور کو
جب آن علیؑ پر سونے سے ہوا شیر خدا کا عصر قضا | الٹے پاؤں لوٹا ہی لیا اس شاہ نے مہر انور کو
جب غار ثور میں جا کے چھپے اللہ کے حکم سے ہجرت کو | سر غار اُسی دم چاہی گیا ایک شجر حمایت مظہر کو
اور مکڑی نے جھٹ جالا تنا سر غار کبوتر نے انڈے | رکھے فوراً جب ہوا حکم خدا مکڑی کو اور کبوتر کو
ہیں ابو نعیمؒ اور ابن سعدؒ اور بیہقیؒ اور سیوطیؒ سب | مستند و سند وہی راوی ثبت سے دکھا دو ہر خر کو
جب آپ کے قتل کے متمنی مکہ سے چلے شیبہ جحبی | ہمراہ قریش حنین میں یک شعلہ سے لگے دھنسنے سر کو
جب آپ نے اسکے سینہ پر شفقت سے مارا دست کرم | نکلا شیطان وہیں سینہ سے کرنے لگے اُسپہ فدا گھر کو

کاتب [illegible] بحمد اللہ [illegible] العالمین

٢٣ ماں باپ کو اپنے زندہ کیا اعجاز سے پھر بخشا ایماں — پھر دونو مرے ایمان سے وہ ناسخ ہے یہ پہلی اخبر کو

٢٤ تحقیق جسے کرنا ہے یہ وہ دیکھے حجت نبہانیؒ — اور تصنیفات سیوطیؒ ان ہر دو مقبول پیمبر کو

٢٥ کشتی کو جب آیا اک بدوی حضرت سے ہوئی پھٹکار کی خم — کھڑے لڑنے معاویہ حضرت سے یہ دعا دی پھر اُس سرور کو

٢٦ لن یغلب ابن ابی سفیان ابیؓ اور اسکو پچھاڑ دیا — صفین سے لوٹے شیر خدا سنکر اس قول پیمبر کو

٢٧ اور فرمایا پہلے سے اگر سن لیتا میں یہ قول نبیؐ — ہر گز نہ میں آتا لڑنے کو لاتا نہ میں ہرگز لشکر کو

٢٨ تھے سواد بن قارب کاہن ہے حجت نبہانی میں یہ — جن ان سے خبریں کہتا تھا وہ کہتے تھے ہر خیر و شر کو

٢٩ جب سنکے قرآں حضرت سے جن مومن بنے بہت سے مجھے — کہتے ہیں سواد و میرے جن نے بتلایا طریق بہتر کو

٣٠ متواتر سہ شب آکر اور مجھکو خواب سے بٹھلا کر — کہا ہے کے مسلماں جا جلدی اور چوم لے دست پیمبر کو

٣١ پھر جب سے قرآں پڑھا آنا جن کا موقوف ہوا — سب سے بہتر میں نے سمجھا پڑھنا قرآن انور کو

٣٢ مسلم میں تمیم داری سے مروی ہے کہ میں بیٹھا سوداگر — ٹوٹا جو جہاز میں تختہ پر پہنچا ارض خشک و تر کو

٣٣ بالوں بھرا میں نے عجیب وہاں دیکھا اک حیواں جساسہ — کہنے لگا مجھسے جا جلدی اس دیر میں دیکھ اک مدبر کو

٣٤ دیکھا میں نے واں جاکے عجیب اک کانا مرد قوی ہیکل — اور بٹ تھی دوسری آنکھ اسکی تکتا تھا وہ بحر و بر کو

٣٥ نخل بیسان و بحیرہ سے سب کچھ پوچھا پھر کہنے لگا — احمدؐ و محمدؐ امی کے قدموں پر رکھدینا سر کو

٣٦ بیشک وہ رسول برحق ہیں میں ہوں دجال لعین سنو — آونگا کسوٹی بنکر میں ایمان مومن و کافر کو

٣٧ پھر پہنچ کے طیبہ میں جب میں لایا ایمان یہ سب قصہ — تصدیق کو سنوایا شہؐ نے مجھسے ہر مہتر و کہتر کو

٣٨ حضرتؐ نے تمیم سے پہلے ہی کانے مسوح کی دی تھی خبر — مسلم میں ہے کہ وہ آویگا جھٹلاتا رب اکبر کو

٣٩ پہلا دن اسکا برس دن کا اور دوسرا ایک مہینے کا — ہفتہ کا تیسرا دن ہوگا جب نکلے وہ شور و شر کو

٤٠ فرمایا حضرتؐ نے اسدن تم پڑھنا نماز برس دن کی — ایسے ہی مہینے ہفتے کی لانا اس سے نہ ذرا ڈر کو

٤١ پھر آوینگے حضرت عیسیٰؑ برچھی سے باب اللد پہ اُسے
مارینگے نہ ڈرو بیدار اس سے پڑھنا رہ کہف کے آخر کو

عــہ حجۃ اللہ علی العالمین علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ ۱۲ عــہ رسائل عشرہ سیوطی رحمۃ اللہ ۱۲

ردیف الهاء

١ تیرا نام نامی جان جہاں تیری شان جل جلالہٗ — تو ہے بے نشاں تو ہے بانشاں تیری شان جل جلالہٗ

۲ توہی ہم مریضوں کی ہے شفا توہی دردمندوں کی ہے دوا
توہی مستمندوں کی ہے اماں تیری شان جلّ جلالہٗ

۳ تو علیم ہے تو حکیم ہے تو رؤف ہے تو رحیم ہے
تو ہے خالق ہر یک انس جاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۴ تیرے نور ہی کا ظہور ہے جو قریب ہے یا وہ دور ہے
تیرے نور ہی سے ہیں دو جہاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۵ ہیں تجھی سے ارض و سما ملک ہے تیری زمیں ہے تیرا فلک
ہیں تجھی سے دونوں جہاں عیاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۶ تو وہ بے نشاں ہے کہ بانشاں ہوئے تجھ سے جتنے تھے بے نشاں
توہی ہے عیاں توہی ہے نہاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۷ توہی خالق دو جہان ہے تو توہی سب کا رزق رساں ہے تو
تیری ملک ہیں یہ سب انس و جاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۸ تیرا خوان ہے وہ فراخ خوان سبھی جس پہ کھاتے ہیں انس و جاں
توہی سب کا داتا ہے بیگماں تیری شان جلّ جلالہٗ

۹ تیرے بندے ہیں سبھی انبیا تیرے بندے ہیں سبھی اولیا
ہیں یہ سب کے سب تیرے مدح خواں تیری شان جلّ جلالہٗ

۱۰ جسے چاہے غوث و ولی کرے جسے چاہا تو نے نبی کیا
تو ہے سب کا حافظ و نگہباں تیری شان جلّ جلالہٗ

۱۱ تو نے جسکو چاہا نبی کیا کیا ان میں آخر انبیا
جنہیں بھیجا خاتم مرسلاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۱۲ پس مرگ یا کہ حیات میں جو مدد کسیکی کوئی کرے
ہو سبھی سے جلوہ تیرا عیاں تیری شان جلّ جلالہٗ

۱۳ تیرا بندہ دیدار علی جو ظلوم ہے جو جہول ہے
تیرے لطف کا ہے یہ مدح خواں تیری شان جلّ جلالہٗ

۱ میں ہوں بندہ تاجدار مدینہ
شہ دوسرا شہسوار مدینہ

۲ کبھی ہوگا وہ دن بھی یارب کہ میں ہوں
اور ہو دشت اور کوہسار مدینہ

۳ اودھر بھی نگاہِ کرم میرے مولا
رہوں کب تلک اشکبار مدینہ

۴ تمہیں ہو سبھوں کے مددگار یاور
مری بھی مدد غمگسار مدینہ

۵ بلا لیجے سرکار جلدی سے اب تو
ہے پہلو میں دل بیقرار مدینہ

۶ کبھی تو ہو پھر بھی وہ دن میرے مولا
کہ دیکھوں میں پھر شاخسار مدینہ

۷ ہو ہاتھوں میں جاں اور آنکھوں میں دم ہو
اور ہو قبۂ شاندار مدینہ

۸ کبھی ہو کے قربان روضہ پہ اُنکے
کروں جان و دل کو نثار مدینہ

۹ مروں تو مدینہ میں جا کر مروں میں
جیوں تو جیوں دل جاں نثار مدینہ

۱۰ دکھائے بہت جلد پھر یا الٰہی
وہ دربار دُربار یار مدینہ

۱۱ تڑپتا رہے شوق طیبہ میں کبتک
یہ ویدار ناوار زار مدینہ

ردیف الیاء

۱ کرم کی گھٹاؤں کے برسانیوالے — ترحم کی بجلی کے چمکانیوالے
۲ کبھی تو ادہر بھی ہو بارانِ رحمت — نہو تم تو سوکھو نکو سکھلانیوالے
۳ میرا دل بھی چمکا دو برقِ کرم سے — ہو تم برقِ رحمت کے چمکانیوالے
۴ مدد میری کیجے کہ بے بال و پر ہوں — مجھے جلد پا لیجے پا لینے والے
۵ میں مجرم ہوں دامن میں اپنے چھپالو — کہ ہیں چپے چپے پہ یاں تھانیوالے
۶ اِدہر بھی کبھی تو ہو یک نگہ رحمت — نہو تم ترستوں کو ترسانیوالے
۷ تڑپتا ہے دل اور ترستی ہیں آنکھیں — جمال اپنا دکھلا دو دکھلانیوالے
۸ دل زنگ خوردہ کے صیقل تمہیں ہو — میرا دل بھی اوجلا دو اوجلانیوالے
۹ چمکتی رہینگی یونہیں برقِ رحمت — تیری گرچہ جلجاویں جلجانیوالے
۱۰ ترا ابرِ رحمت برستا رہیگا — سدا گرچہ گھلجاویں گھلجانیوالے
۱۱ مِرا سر ہو اور خاکِ طیبہ الٰہی — نچل پاؤں سے یاں پہ اوچلنے والے
۱۲ زمینِ مدینہ اور قدموں سے چلنا — ارے بیشرم کرکچھ تو شرمانیوالے
۱۳ ملک یاں پہ پلکوں سے جاروب کش ہیں — زمیں بوس آتے ہیں یاں آنیوالے
۱۴ مدینہ ہے کالکیر اور اس میں منافق — بہت آکے نکلے نکلجانیوالے
۱۵ بھڑک جاوے نارِ غضب اُنپہ یارب — بہت جلد بھڑکادے بھڑکانیوالے
۱۶ وہابیہ ہندی ہوں یا آنکہ نجدی — ہیں سب قہر سے تیرے مرجانیوالے
۱۷ نہ باقی رہے نام انکا جہاں میں — ہیں یہ دینِ حقہ کے مٹوانیوالے
۱۸ عدوِ خدا دوست کفار ہیں یہ — ہیں دنیا سے اب جلد یہ جانیوالے
۱۹ یہ پیاسوں کو پانی سے ترسانیوالے — یہ حجاج کو لوٹ کر کھانیوالے

ه المدینة کالکیر تنفی خبثها وتنصع طیبها ۱۲

۲۰ وضو غسل کھانے ہیں پینے ہیں دائم — یہ پیشاب اونٹوں کا پی جانیوالے
۲۱ یہ چھوڑ حکمِ قرآن اِنْ لَّمْ تَجِدْ کو — ہیں پیشاب سے اونٹ کے نہانیوالے
۲۲ یہ کفار کو چھوڑ کر مومنوں کے — ہیں قاتل۔ اُنہیں قتل کروانیوالے
۲۳ یہ فرمایا شہ نے کہ ان حرکتوں سے — یہ ایماں سے ہونگے نکلجانیوالے
۲۴ نمازیں بڑی لمبی چوڑی پڑہینگے — خوش اعمال دنیا کو دکھلانیوالے
۲۵ نہ قرآں کے عامل نہ سنّت کے پَیرو — دکھانے کو خوبی کے پھیلانیوالے
۲۶ ہو گستاخ شانِ نبی و ولی میں — وہ تعظیم نبوی سے جلجانیوالے
۲۷ بشر اپنے جیسا کہیں یہ نبیؐ کو — یہ نبیوں کی عظمت سے گھبرانیوالے
۲۸ نبیؐ کی زیارت کو جانے سے روکیں — یہ انگلینڈ کو سر کے بل جانیوالے
۲۹ ہنود اور نصاریٰ کے دل سے فدائی — یہ سوراج کے گیت کو گانیوالے
۳۰ ہو منہ کالا ان نجدیوں کا بھی یاں سے — ہیں جارِ نبیؐ کو یہ فرمانیوالے
۳۱ مرے شاہ یک روز شام اور یمن کو — دعا برکتوں کی تھے فرمانیوالے
۳۲ طلب کی دعا نجد کو نجدیوں نے — کہا واں تو فتنے ہے لہرانیوالے
۳۳ نہ مانگی دعا نجد کو کیونکہ واں سے — تھے شیطان کے سینگ بل کھانیوالے
۳۴ تھے اُس نجد شرقی سے فتنے نکلکر — مدینے کے منبر تلک آنیوالے
۳۵ تمیمی ہوں دجال پر گرچہ غالب — مگر نجد سے جو ہیں پھر جانیوالے
۳۶ نہ نجدی تمیمی وہ فتنوں کے خوگر — شہِ دیں کی توہین کروانیوالے

۳۷ ہیں وہابی نجدی یہ قربانِ دُنیا
ہیں دیں بیچکر کفر کے لانیوالے

---

۱ دل اپنا عشق احمدِ مُرسل سے چور ہے — آنکھوں میں نور دل میں اُنہی کا سرور ہے
۲ نہ آرزوئے حور نہ شوقِ قصور ہے — بس اب تو آرزوئے حضورِ حضور ہے
۳ میں ہوں غلام احمد مختار دوستو — آقا کہیں غلام سے بھی اپنے دور ہے
۴ ہوں گرچہ میں فضول و خطاوار بے شبہ — مولےٰ تو میرا رحمتِ ربّ غفور ہے

۴ یاں فخر زہد ہے نہ تصوف پہ کچھ ہے ناز — فخرِ غلامی شہِ بعث و نشور ہے

۵ ہے لطف انکا ہر کس و ناکس پہ بالظہور — یہ گرچہ پُر خطاؤ سراپا قصور ہے

۶ دیکھو گری نگہ سے نہ دیدار زار کو
مولے کا اسکے نام بہت دور دور ہے

۱ صورت انسان اور انسان اور ہے — ہے بسا گھر اور سنسان اور ہے

۲ غرق دریائے تصوّر ہیں مدام — عاشقوں کا گیان اور دھیان اور ہے

۳ خاک طیبہ سے سراپا زیب ہے — آپ کے شیدا کا ساماں اور ہے

۴ کشتیٔ دل بحرِ الفت ہے سنبھل — یاں تموّج اور طغیاں اور ہے

۵ حضرت عیسےٰ کہاں اور دردِ دل — عاشقوں کا درد و درماں اور ہے

۶ بار نالائق سے ست ناشاد ہو — بزم والو لطف یزداں اور ہے

۷ ساتھ ہے حجاج کا ارکان ہیں — مطلب و مقصود پریاں اور ہے

۸ واعظا کچھ قیل و قال اسمیں نہ کر — ہم جو رکھتے ہیں وہ ایماں اور ہے

۹ سچ تو یہ ہے دل میں اب دیدار کے
دیکھ لے طیبہ یہ ارماں اور ہے

۱ تیرا نور ہی جلوہ گر کو بکو ہے — ہر اک شے سے ظاہر تو ہی ہو بہو ہے

۲ گل و یاسمن میں سمن نسترن میں — گلِ خشک و تر میں تمہاری ہی بو ہے

۳ ہے نکہت سے تیری معطر دو عالم — مہک تیری پھیلی ہوئی سو بسو ہے

۴ بہت ہمنے کوگو سنی قمریوں کی — بہت بلبلوں کی سنی ہاہی وہو ہے

۵ بہت کچھ ترانے سنے ہر طرح کے — جو دیکھا تو تیری ہی سب جستجو ہے

۶ حجاب تمنا اُٹھا جبکہ دل سے — جدہر ہمنے دیکھا اُدھر تو ہی تو ہے

۷ نہ اک محو دیدار دیدار ہی ہے
ہر اک جا میں موئے تیری گفتگو ہے

۱ دل ہی دل میں تجھے دیکھا میرے گل رو ہمنے — پائی ہر گلبن و گل میں تیری خوشبو ہمنے

۲ تیرے جلوے ہیں الوکھے میرے جلووں والے — نت نئے جلوونکو دیکھا تیرے ہر سو ہمنے
۳ لطف تیرا ہے وہ عالم پہ کہ اللہ غنی — پائی ہر شے سے ہویدا تیری خوبو ہمنے
۴ پایا دل ہی میں تجھے گوشہ نشیں اور ہر جا — یوں ہی بے سود کی عالم میں تگاپو ہمنے

۵ دیکھا دیدار نے ہر شے سے ہے شاید دیدار
پایا خاموش اسیواسطے اس کو ہمنے

۱ یارب جوار روضۂ خیر الورےٰ ملے — وصل خدا وصال حبیبِ خدا ملے
۲ جنت ملے ملے نہ ملے خلد اور بہشت — اسکو ملے تو کوچۂ طیبہ ہیں جا ملے
۳ ہے آرزو کہ کچھ نہ ملے مصطفےٰؐ ملے — سب کچھ ملے جو بادشہِ دوسرا ملے
۴ جب ہو نجات اس قفس تن سے روح کو — یہ طائرانِ قدسی طیبہ سے جا ملے
۵ سودا ہوا ہے مور کو معراج عرش کا — محو لقا کو قرب شہِ انبیا ملے
۶ تو اور لقائے صورتِ زیبائے مصطفےٰ — لطف و کرم کچھ اور ہے کیا ہے جو آ ملے
۷ اے اہل بزم گرچہ میں مفلس ہوں پر ذرہ — دیکھو تو انکے لطف سے مفلس کو کیا ملے
۸ جنت کو کیا کرے تیرا شیدا خدا کرے — یارب ملے تو اسکو درِ مصطفےٰؐ ملے

۹ دیدار محو ہو رہے دیدار شاہ کا
اسکو ملے تو دید حبیب خدا ملے

۱ نہ تھا جبکہ کچھ تم حبیبِ خدا تھے — حبیبِ خدا اشرف الانبیا تھے
۲ تھے آدمؑ ابھی منجدل ما و طیں میں — تم اے شاہ دیں مصطفےٰ مرتضےٰ تھے
۳ نہ پیدا تھے جنت و دوزخ مگر تم — سریر نبوت پہ جلوہ فزا تھے
۴ ہوا جود سے تیرے موجود عالم — ازل سے تمہیں سب کے جلوہ نما تھے
۵ ہوئے نام سے تیرے مقبول آدمؑ — تمہیں شیثؑ و آدمؑ کے قبلہ نما تھے
۶ چڑھی کشتئ نوحؑ جودی پہ جسدم — خدا تھا معین اور تم نا خدا تھے
۷ ہوئی نار نمرود گلزار جسدم — تمہیں جبہ میں انکے رونق فزا تھے
۸ خضر اور الیاسؑ ہیں تمپہ قرباں — ابھی کیا ہمیشہ سے تمپر فدا تھے

ف وہ پہلے ہی سے تم پہ شاہ فدا تھے

۹ وہ ہو جاویں امت میں داخل تمہاری — اسی آرزو میں کلیم خدا تھے
۱۰ تھے عیسےٰ نبی بھی اسی آرزو میں — تمہارے ہی وہ عاشق بے ریا تھے

۱۱ طواف انکا ذرات کرتا ہے گردوں
فدا انپہ دیدار ارض و سما تھے

۱ ترچھی نگاہ کسکی بے کل بنا رہی ہے — پیاری ادا یہ کسکی دل میں سما رہی ہے
۲ دل ہے تو انکا شیدا جاں ہے تو محو انکی — کسکی ادا یہ حق کا جلوہ دکھا رہی ہے
۳ آنکھوں سے اُٹھ گیا کیوں نقش و نگار عالم — نقشہ یہ کسکی الفت دلپر جما رہی ہے
۴ یارب میں مرمٹا ہوں اس شاہ کی ادا پر — گھر جسکی مہر و الفت دلمیں بنا رہی ہے

۵ دارو ے درد دیدار دیدارِ مصطفےٰ ہے
فرقت اب انکی یارب ہر دم ستا رہی ہے

۱ خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے — باد صبا یہ مژدہ کس کا سنا رہی ہے
۲ ابر بہار یک سو چھڑکاؤ کر رہا ہے — بادِ بہار کسکی محفل سجا رہی ہے
۳ فرش زمردیں سے صحنِ زمیں سجا کر — شبنم سے موتیوں کی چادر بچھا رہی ہے
۴ کس گل کی ہے سواری کسکی ہے انتظاری — یہ دھوم جسکی قدرت باہم مچا رہی ہے
۵ آمد ہے کیا اُنہی کی جن کا خدا ہے شیدا — کس کی امیدِ آمد بے کل بنا رہی ہے
۶ پلکوں سے اہل دل کے کر صاف راستے کو — چھڑکاؤ آنسوؤں کا الفت کرا رہی ہے
۷ باد صبا یہ کسکی محو خیال بنکر — گلشن میں گلبنوں سے پنکھا ہلا رہی ہے
۸ ہے ذکر آمد آمد اُس شاہِ دو جہاں کا — ہر ڈال ڈال جنکی ڈالی لگا رہی ہے
۹ گل کھل کھلا رہے ہیں بلبل چہک رہے ہیں — بادِ سحر خوشی میں غنچے کھلا رہی ہے
۱۰ صف باندھ حوریں جنت سے آگے ہر حور — صل علی النبی کا نغمہ سنا رہی ہے
۱۱ روئے زمیں کے بت کیوں سب آج سرنگوں ہیں — آتشکدوں کی قدرت آتش بجھا رہی ہے
۱۲ دل تھرتھرا رہے ہیں شاہانِ نامور کے — سلطانِ دیں کی ہیبت عالم پہ چھا رہی ہے
۱۳ انکی خوشی سے عالم پھولا نہیں سماتا — ہر ایک دل میں اتنی الفت سما رہی ہے

کیا ہو گئے وہ پیدا تھی دہوم جنکی برپا / فوج نجوم جن کے ہمراہ آرہی ہے ۴
مشرق سے تا بمغرب ہے روشنی اُنہی کی / جنکی ادا خدا کو ہر ایک بہا رہی ہے ۵
سجدے پہ سجدۂ شکر کعبہ بھی کر رہا ہے / یہ شانِ احمدی سب جلوے دکھا رہی ہے ۶
دکھلا کے ناز سے جلوے صل علی النبی کے / حوروں کی نغمہ سنجی کیا رنگ لا رہی ہے ۷
صف باندھ کر ادب سے حور و ملک کھڑے ہیں / محفل میں عطر رحمت قدرت بسا رہی ہے ۸
اہل دلوں کے دل سے لے بتّیاں اگر کی / محبوب کی خوشی میں رحمت جلا رہی ہے ۹
ہر جا ترانہ سنجی صلّ علی النبی کی / نامِ محمدی کا ڈنکا بجا رہی ہے ۱۰
سوے زمیں ستارے کیوں جھک رہے ہیں سارے / انکی خوشی سبھوں سے سجدے کرا رہی ہے ۱۱
قائم ہے سارا عالم انکے قدم سے دائم / لَوْلَاکَ کی نفیری ہر شے بجا رہی ہے ۱۲
حور و ملک کھڑے ہیں روحوں کے پرے ہیں / ہر سمت سے صلائے صلوات آرہی ہے ۱۳
بیٹھے رہو گے کبتک اے اہلِ بزم اُٹھو / فَلْیَفْرَحُوْا کی آواز قرآں سے آرہی ہے ۱۴
انصار کی خوشی سے اظہار فرح کرنا / استادہ ہو کے مسلم شہ سے بتا رہی ہے ۱۵
پھر یہ خوشی تو وہ ہے جسکی خوشی میں گیتی / از ماہ تا بماہی گردن جھکا رہی ہے ۱۶
روزہ نبی کا رکھنا ہر پیر کو خوشی میں / فِیْهِ وُلِدْتُ کہکر مسلم سنا رہی ہے ۱۷
اُٹھو پڑھو درودیں اظہار فرح کر کے / طرزِ درود خوانی مولا کو بھا رہی ہے ۱۸
دربار احمدی میں عشاق کی زباں سے / صَلِّ علے النبیؐ کی آواز آرہی ہے ۱۹
بیتاب ہیں شیاطیں شیطان نعرہ زن ہے / ہر بدعتی کی قدرت کیا گت بنا رہی ہے ۲۰
مرنے دو انکو چھوڑو ان ظالموں کا قصہ - / تمکو تو اُنکی خوشبو ہر سو سے آرہی ہے ۲۱
شکرِ خدا کرو تم بھیجو سلام اُنپر / جنکی گھٹا کرم کی نم سب پہ چھا رہی ہے ۲۲
اللہ رے تمہاری صورت وہ پیاری پیاری / آنکھوں میں عاشقوں کے ہر دم سما رہی ہے ۲۳
جن و ملک فلک سے غلمان و حور تک سے / آوازِ طِرِّقُوْا کی ہر سُو سے آرہی ہے ۲۴

وقت حضوری شاہ دیدار آ گیا ہے / خوشبو اُنہوں کی سبکو یکدم بسا رہی ہے ۲۵

۲۶ پھر دیر کیا ہے جلدی کر تو بھی پیش حضرت — ڈالی سلام کی اب کہ سواری جا رہی ہے

۲۷ کوہِ ابو قبیس سے دیکھو تو شیخ نجدی — کیوں پھوڑتا ہے سر کو کیا آفت آ رہی ہے

۲۸ نجدی ہی کیا عزیزو کل فوج نجد دیکھو — کوہ ابو قبیس پر آنسو بہا رہی ہے

---

۱ یہ زمین آسماں تمہارے لئے اور یہ مکاں لامکاں تمہارے لئے — اور یہ دونو جہاں تمہارے لئے جلوہ کن فکان تمہارے لئے

۲ یہ مہ و خور بنے تمہارے لئے اور یہ شمس و قمر تمہارے لئے — اور زحل مشتری تمہارے لئے اور یہ نو آسمان تمہارے لئے

۳ اور وہ بیر فلک جو عطارد ہے اور یہ مریخ و زہرہ جو سیارے ہیں — اور یہ جملہ ثوابت تمہارے لئے اور بنے انس و جان تمہارے لئے

۴ آئے سب انبیا تمہارے لئے اور یہ سب اولیا تمہارے لئے — ہوئے ہر دو سرا تمہارے لئے اور زمین و زماں تمہارے لئے

۵ اور یہ کل بحر و بر تمہارے لئے اور یہ لعل و گہر تمہارے لئے — اور یہ حجر اور شجر تمہارے لئے گلبن اور گلستاں تمہارے لئے

۶ کل یہ برگ و ثمر تمہارے لئے سارا اہی خشک و تر تمہارے لئے — اور یہ مرجان و دُر تمہارے لئے نیز لعل درخشاں تمہارے لئے

۷ ہیں یہ یاقوت و ہیرا تمہارے لئے اور پکھراج و نیلم تمہارے لئے — ہیں یہ بلور و مرمر تمہارے لئے اور کانِ بدخشاں تمہارے لئے

۸ مشک چیں مشک تبت تمہارے لئے اور یہ مشک خطا و ختن بھی شہا — عنبر اور یاسمن اور سمن نسترن اور نسرین و ریحاں تمہارے لئے

۹ چین و ماچین تبت تمہارے لئے ہفت کشور کی دولت تمہارے لئے — دین و ایمان و ملت تمہارے لئے نیز اسلام و عرفاں تمہارے لئے

۱۰ فتح و نصرت ظفر سب تمہارے لئے تاج و تیغ و سپر سب تمہارے لئے — اور سنان و تبر سب تمہارے لئے ترکش اور یہ کماں تمہارے لئے

۱۱ یہ سما و سمک تمہارے لئے عرش و کرسی فلک تمہارے لئے — یہ چمک اور دمک تمہارے لئے جنت اور حور و غلماں تمہارے لئے

۱۲ مالک اور ہفت و نہ مطیع آپکے باغ رضوان رضواں غلام آپکا — حسن و عشق اور عاشق ہیں سب آپکے ہیں عیاں و نہاں تمہارے لئے ہیں

۱۳ سید المرسلیں خاتم الانبیا سرور دیں اور شاہ ارض و سما — ہیں تمہارے لئے دل تمہارے لئے دین و ایمان و جان تمہارے لئے

۱۴ خود خدا ارزمین و زماں آپکا آپ اسکے ہیں اور وہ خدا آپکا — اس نے جو بھی کیا سب تمہارے لئے ہے یہ سب این و آں تمہارے لئے

۱۵ تن بدن جان و ایماں و پندار کا دیدۂ دل و دیدار بھی آپ کا
دل تمہارے لئے جاں تمہارے لئے دین و ایمان احساں تمہارے لئے

---

۱ وہی عیاں ہے وہی ہے پنہاں وہی محیط بکلہا ہے — کہ جسکا جلوہ ہر ایک شے سے عیاں زمانہ میں ہو رہا ہے

۲ وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن — اسکی ہر شان ہے نرالی جو کل یوم دکھا رہا ہے

۳ وہی ہے عالم وہی ہے معلوم علم اسکا ہے عین ذاتی — نگاہ رکھ مرتبہ ہر اک کا کہ بے تمیزی ہی زندقہ ہے

۴ خیال کرلے خیال ہی ہے کہ اس میں جو کچھ سما رہا ہے — اگرچہ سب نفس یکدگر ہے بغور ہر اک جدا جدا ہے

۵ پلادے ساقی شراب باقی کہ جام باقی ہر اک نیا ہے — مئے مجددؒ کا قطرہ قطرہ جو دیکھو ہر دم نیا نیا ہے

۶ کبھی فنا ہے کبھی بقا ہے نشہ ہی اس مے کا ہے نرالا — کہ قطرہ قطرہ ہیں جسکے دیکھو تو بحرِ وحدت سما رہا ہے

۷ بھرا ہے خم بادۂ کرم کا یہاں نہیں غم ہے بیش و کم کا — کہ فضل رحماں سے شاہ نوکل پلا نیوالا ہے بقلہ ہے

۸ خمِ شریعت شراب الفت پیالۂ حق نمائے وحدت — ہے یہ وہ میخانۂ طریقت کہ جسکا ساقی بھی خود خدا ہے

۹ کبھی ہے سکر مئے معینی کبھی خمار محی دینی رح — کبھی ہے صحو ہاشمی یہ عطر مجموعۂ ولا ہے

۱۰ نفی و اثبات سے نئے ہی کبھی ہیں خواجہ علی کے جلوے — کبھی فقط اسم ذات ہی کا دلوں پہ نقشہ جما ہوا ہے

۱۱ کہاں کا جلوہ جمال کیسا کہاں کا دیدار دید کیسی — وہی ہے پیدا وہی ہویدا وہی دلوں میں سما رہا ہے

۱۲ پھرے ہے دیدار کیوں بھٹکتا درِ مجدد پہ کیا نہیں ہے
ہمارا ساقی جام باقی مجددِ دین مصطفےٰ ہے

۱ ترے صدقے تیرے قرباں تیرے واری واری — ہو ادھر بھی نظرِ لطف و کرم اک باری

۲ سارے عالم میں ہوئیں رحم کی نہریں جاری — اے میرے بحرِ کرم آپ ہے پیارے پیاری

۳ اپنی رحمت کے جب اللہ نے سو حصہ کئے — رحمت خاص کے ننسے کئے دریا جاری

۴ ایک حصہ کو جب اُن سو سے جہاں پر بانٹا — رحم کی آپ سے نہریں ہوئیں جاری ساری

۵ آپ ہیں بحرِ رسالت و نبوت تم سے — سارے نبیوں کو ملے آپ سے رتبے بھاری

۶ آیا طغیانی پہ جب رحمت رب کا دریا — تم بنے کشتِ کرم اور سب اُسکی کیاری

۷ آپ کے ہاتوں ملا جو بھی کہیں جسکو ملا — ایک دم سے ملا یا ٹھیر کے باری باری

۸ آپ قاسم ہیں بلاریب خدا ہے معطی — جو نہ ہا تھونکو لگے آپ کے ہیں ناری

۹ حشر میں سارے نبی آپ کے ہونٹوں کو تکیں — زحمت حشر میں جب ہو تمہاری باری

۱۰ لو مبارک کا مچے شور گنہگاروں میں — جب کریں آپ شفاعت کے لئے تیاری

۱۱ آپ ہی جلتوں کو دوزخ سے نکالیں لاریب — مرحبا کیا ہی ہے پیاری تیری رحمت باری

۱۲ یاالٰہی مجھے اخلاص و محبت ہو عطا — کب تلک مکر و فریب اور رہِ مکاری

۱۳ پیارے کی پیاری اداؤں کا الٰہی صدقہ — ہو وے اب صدق عطا چھوٹے رہِ بدکاری

۱۴ رہوں میں محو لقاء شہ دارین مدام — خالی ہو نیز انہ جام کرم و غفاری

۱۵ اچھے اچھے تو سبھی اُنکے ہیں لاریب مگر — بھر برُے جائیں کدھر ہو نظر ستاری

۱۶ کہتے سرکاری ہیں سرکار مجھے یہ بدکار — ہوں تو سرکاری مگر آپ ہی کا ہوں سرکاری

۱۷ کہتے کفار کو سرکار ہیں یہ بے سروکار — کہنا کفار کو سرکار ہے بس غداری

۱۸ ہیرے سرکار کا کھاویں مجھے ہی غراویں — انتنی المدرے ہے حق سے اُنہیں بیزاری

۱۹ اغثو بِلّٰہ بلا لیجئے شہا طیبہ میں — نکلیں یہ نجدی مدینہ سے بصد ناخواری

۲۰ یا غیاثی و مغیثی و معین دارین — کیجے نظر کرم اور دیکھو میری ناچاری

۲۱ گرنہ دیکھے یہ تمہیں حشر میں شاہا ہمدم
آپ ہی دیکھیں گے دیدار کا گریہ زاری

۱ تیری رحمت و شفاعت پہ میں واری واری — بخشی اللہ نے امت ہے تمہاری ساری

۲ انبیاء اور رسل سب کہیں نفسی نفسی — اُمتی اُمتی !! ہو تیرے ہی لب پر جاری

۳ ہو تمہیں ختم رسل اور تمہیں ہو سرورِ کل — ہو تمہیں رحمت رحمان و فضل باری

۴ ہے رضا میں تیرے بے شبہ رضائے یزداں — تم سے جو پھر گیا لاریب ہوا وہ ناری

۵ یاں تو تکیہ ہے تمہیں پر نہیں اعمال پہ ناز — بخشواؤ گے تمہیں سب کو ہی باری باری

۶ انبیا اور رسل تمکو ہی تکتے آویں — جب شفاعت کی کرو تم شہِ دین تیاری

۷ انبیاء ہوں تیرے محتاج خلیل اللہ بھی — جب ہو دریائے کرم آپکا سب پر جاری

۸ عرش پر ہلتا ہے اے شاہ پھریرا تیرا — آپکا رتبہ ہے دارین میں سب سے بھاری

۹ تم ہو دو گار زمانہ ہو سبھی کے حامی — المدد شاہِ زمن میری بھی کیجے یاری

۱۰ ہو تمہیں باعثِ ایجادِ دو عالم شاہا — ہو تمہیں مظہر اوصاف جنابِ باری

۱۱ مخزن علم و حکم مصدرِ شانِ رحمت — مظہر حلم و شیونِ کرم و ستاری

۱۲ ہو وسیلہ تمہیں اللہ سے ملنے کا حضور — ہو تمہیں خالق اکبر کے بڑے درباری

۱۳ اغثو دیدار کو بِلّٰہ دکھا دو دیدار
کبتلک آفت دوری و بلا و زاری

نعت باکُسنۂ متفرقہ

از شفقت جمال حبیب خدا فتجلّےٰ جمالہٗ فی بصری
فرأیتُ چو غیرہٗ بما خُلق لرأیتُ زو در ہمہ جلوہ گری

چہ بشرق و مغرب و ارض و سما و جنوب و شمال و ما فیہا
لرأیتہٗ از ہمہ جلوہ نما ضوءہ نیا ید فی نظری

مذ مرت غریک یا سیدی مورا چین گیو موری نیند گئی
تر پھت رہت مورا جیورا چرو تورے موہ س لے موری شام ہری

برجاء و صالک مرت ستہا غشا کمحاق من بدر
موری سُدھ گئی موری بدھ گئی توری موہ میں ہنو خبر لوذری

شدہ ہوش ز سر و قرار از جاں بمحبت سرور ہر دو جہاں
فبعزۃ خالق کون و مکاں موکو چین پرت نہیں کا ہو گھڑی

من موہ لیا من موہ لیا دکھلا نینوں سے پیاری ادا
جندڑی ساڈی ہو فدا تم پر قرباں ہو تم پر جان مری

تو ریے عشق میں جیسے ہوا آبورا۔ دیدار علی کی یہ ہی صدا
ارنی ارنی محبوب اللہ تورے ہجر میں اب میری جان چری

کرنی جو میری دیکھی ہر بات بُری نکلی
پر آپ کی شفقت سے ساری ہی کھری نکلی

تھا ہاتھ نہ پلے کچھ لیکن تیرے صدقہ میں
جھولی تیری اُمّت کی خالی بھی بھری نکلی

پونجی کو بدی کے لے آئے جو تیرے بندے
صدقہ میں تیرے شاہا کھوٹی بھی کھری نکلی

سوکھا ہی تھا کشتِ دیں صر صر سے بدعملی کے
لیکن تیری رحمت سے خشکی میں تری نکلی

بے فکری سے ہو طاعت کی لیوں طلب دُنیا
اے نفس تیری آخر یہ حیلہ گری نکلی

کرنی تھی جو بہرنی تھی پر آپ کی رحمت سے
ہر جرم کے بدلے میں نیکی ہی ہری نکلی

محبوب کی الفت کا کیا کہنا ہے اس ہی سے
حرص اور ہواء بد آخر کو مری نکلی

اعمال کے دفتر میں تھی نام کو یک نیکی
پر لطف سے اس شہ کے ناکردہ کری نکلی

ساری ہی تھیں بری باتیں پر اُنکے وسیلہ سے
محبوب خداوندی ہر بات مری نکلی

آیا جو برسنے پر بادل تیری رحمت کا
سوکھی ہوئی ہر کیاری رحمت سے ہری نکلی

تھی کیسی سڑی چادر میرے عمل بد کی
پر تیری عنایت سے وہ مثل زری نکلی

دیدار تیری قسمت یوں تھی تو بہت ہی بد
پر اُنکے وسیلہ سے کیا صاف بری نکلی

عجب کچھ عشق میں اور معرفت میں سہم الفت ہے
کہ الفت ہی پہ ہے وصل خدا طرز طریقت ہے

اگر مطلوب ہے پہچان حق کی اے دل ناداں
فدا ہو اُنپہ جنکی ہر ادا حق کی ہدایت ہے

پلا کر جام الفت اے خدا رکھ اپنا متوالا
محبت ہی ہے بیخ معرفت اصل حقیقت ہے

ہے بحر معرفت وہ بحر بے پایان و بے غایت
کہ جسکی ہر نہایت کو جہاں دیکھا بدایت ہے

بڑے پیراک اور ماہر جو اس دریا کے ہیں سائر
صدا ہے ما عرفناک ہی آخر انکی غایت ہے

یہ دریا بحر حیرت ہے یہاں حیرت کو حیرت ہے
یہ یارب کیسی حیرت ہے کہ جس حیرت میں حیرت ہے

نہ لہروں کی نہایت ہے نہ یاں موجوں کی غایت ہے
ہزاروں غوطہ زن ہیں اور نہایت بے نہایت ہے

کہاں تو اور دیدار خدا دیدار احمد ہی
ہے عینک دید حق کی پیروی انکی ہی راحت ہے

کہاں دیدار تو اور آرزوئے منزل عرفاں
تمنا مور کی بھی لو عروج عرش عظمت ہے

ترجیع بند

اے خسرو خوبان خوش انداز نگاہے
انداز بصد ناز بجاں باز نگاہے

با عشوہ و غماز و بیک ناز نگاہے
بردی دل و جاں بازبہ انداز نگاہے

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے

پھرتے ہیں تیرے کوچہ میں تکتے ہوئے شیدا
گر بخت رسا سے ہو رسائی میرے شاہا
دل ہاتھوں میں لے لیکے فدا کرنے کو ہر جا
در پہ تیرے مر کر بھی نہ اُٹھے یہ ترستا

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

اِک وہ ہیں کہ دیتے ہو اُنہیں لعل و گہر بھی
اِک ہم ہیں وہ مشتاق تیرے خستہ جگر بھی
اور رکھتے ہو ہر لحظہ اُنہیں زیر نظر بھی
ترسیں ہیں کہ ہو یک نظرِ لطف اِدھر بھی

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

کوچہ میں تڑپتے ہیں تیرے سینکڑوں بسمل
قربان تیرے او مست نگاہ ترک شمائل
انداز نگاہ کے ہیں تیری لاکھوں ہی گھائل
میں بھی تو ہوں یک تیر نگہ کا تیری بسمل

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

ہے خُلق تیرا خُلقِ عظیم اے شہِ لولاک
چوکھٹ پہ سدا تیری رگڑتے ہیں ملک ناک
چوکھٹ کا تیری رتبہ ہے بالاتر ز افلاک
اور تیرے درِ پاک کے ہیں حور و ملک خاک

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

دل کو کوئی ہاتھوں میں لئے در پہ کھڑا ہے
محبوبی کے ہر شان تیری سب سے جدا ہے
ہاتھوں سے کلیجے کو کوئی تھام رہا ہے
ہر شان تیری شانِ کرم شان عطا ہے

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

دیدار کا مشتاق ہے دیدار تمہارا
کبتک یہ پریشان پھرے ہجر کا مارا
اِک آپ ہی کا اسکو ہے دو جگ میں سہارا
سُن لیجئے عرض اسکی بھی یہ اپنو خدارا

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

تضمین

کہاں طاقت بشر کو جو مدیح مصطفےٰ ٹھہرے　　مدیح ذات پاک احمدی جب خود خدا ٹھہرے
نہ کیوں دل میں مرے عشق نبی رونق فزا ٹھہرے　　جب انکے وصف میں یہ فرو و انبیا ٹھہرے

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

ملاحت میں یگانہ حسن میں عالم کے افسانہ　　ملائک حور و غلماں دیکھ کر جنکو ہوں دیوانہ
ثنا خواں جنکا ہے روح الامیں ہر دم غلامانہ　　پڑھے ہے گرد انکے گھوم کر یوں شل پروانہ

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عجب ذیجاہ ہیں عالی مراتب صاحب شوکت　　نہ موسیٰ کو ملا یہ جاہ نہ عیسےٰ کو یہ عزت
کہ جنکے وصف میں یہ مطلع زیبا و پر مدحت　　بہر صبح و مسا ورد ملائک ہے بصد لذت

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

یہ کیا رنج و تعب ہے کیوں ہے پیچ و تاب ہجراں میں　　غم آلودہ دل افسردہ سر آوردہ گریباں میں
تجھے کیا رنج کیوں ڈوبا ہوا ہے بحر ارماں میں　　غلام شاہ عالم تو تو ہے جنکی ہے یہ شاں میں

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عجب اللہ نے ذات محمد کو بنایا ہے　　نبوت کے لباس خوب سے خوب ہی سجایا ہے
لگا کر سرمہ مازاغ عالم کو لٹایا ہے　　کہ دیکھا جس نے وہ بیساختہ یہ لب پہ لایا ہے

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

یہ کیا ہے حسن شور افزا ہے کیا ہی ہر ادا زیبا　　کہ جنکے حسن یکتا پر خدا خود آپ ہے شیدا
نہ عالم میں ہوا پیدا کوئی ایسا نہ ہو پیدا　　ملائک پڑھتے رہتے ہیں در شہ پر یہ صبح و مسا

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

جناب حضرت خیر البشر سر دفتر شاہاں
کہوں کیا وصف میں انکی ثنا خواں انکا ہے سبحاں
وہ جو ہیں سید البطیہ جو ہیں رشک مہ کنعاں
پڑھا کرتا ہے انکے وصف میں دائم یہی جنواں

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

دکھا دیجیے خدا را یکنظر روئے منور کو
کہاں سے لائے منہ اپنا ثنائے روئے انور کو
زلال وصل سے اک جرعہ دیدو اپنے مضطر کو
یہی یک فرد کافی ہے سدا تیرے ثناگر کو

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

تعالی اللہ کیا ہی ذی مراتب ہیں وہ ذی شوکت
کہ یکماہہ مسافت پر ہو جنکے رعب سے نصرت
کسیکو انبیا سے ہے ملی اتنی بڑی عزت
ملائک رجز خواں ہوں اسطرح جنکے بعد عظمت

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

کہاں دیدار تو اور آرزو دیدار حضرت کی
مگر امید ہے انکے کرم سے نگہ رحمت کی
تمنا حضوری بادشاہ ملک و ملت کی
نگہ سے انکی ذلت دم میں ہو اکسیر عظمت کی

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

تضمین

بکویت ہمہ کرّ و فر میفروشم
ہمہ نیک و بد خشک و تر میفروشم
زمیں آسماں بحر و بر میفروشم
بنوک سنانت جگر میفروشم

بہ تیغ اداء تو سر میفروشم

بلا لو بلا لو شہ ہر دو عالم
مدینہ میں اپنے کہ بیتاب ہیں ہم

بیادِ تو شام و سحر میفروشم
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

نہ سر ہی سزاوارِ نثارِ قدم ہے
کہوں کون سے منہ سے پھر میں یہ پیہم
نہ جاں ہی کہ دستور کیجئے عدم ہے
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

زمیں سے سماتک فلک سے سمک تک
یہ سب کہتے رہتے ہیں حور و ملائک
سبھی تم پہ قرباں ہیں جن و ملک تک
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

خدائی تمہاری خدا بھی تمہارا
کہے کسطرح پھر یہ کوئی بیچارہ
تم اُسکے وہ خلاقِ عالم تمہارا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

نہ دل اور جگر ہی ہے قابل تمہارے
مگر تم خریدو تو حاضر ہیں سارے
نہ ہے جسم و جاں ہی سزاوار پیارے
بنوک سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

بھکاری ہوں شاہا تمہارے ہی در کا
کہوں کیسے لے نام سر کا جگر کا
ہے جو کچھ ہے صدقہ تمہارے ہی گھر کا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

میں بسمل ہوں تیرِ نگہ کا تمہارا
تمہارا ہی گھائل یہ دیکھو پکارا
ہے کیا تیر تیری نگاہوں کا پیارا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

ہے دو جگ میں مجکو تمہارا سہارا
تیرے در پہ میں بھی یونہی آ پکارا
تمہارے ہی الطاف کا ہوں میں مارا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم
به تیغِ ادا، تو سر میفروشم

ہے تیرِ نگہ آپ کا کیا ہی پیارا
پکارا تو گھائل تمہارا پکارا
وگرنہ ہے گھائل کہیں یہ پکارا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم

بہ تیغِ ادائت تو سر میفروشم

کہاں تھا یہ دیدار بسمل کو یارا
کہ گلیوں میں سرکار کے آ پکارا
فقط تھا تمہارے کرم کا سہارا
بنوکِ سنانت جگر میفروشم

بہ تیغِ ادائت تو سر میفروشم

تضمین بر قطعہ نعتیہ سعدی علیہ الرحمۃ

مَا اَحْسَنَ اَخْلَاقَہٗ اَحْسَنَ بِہٖ بِجَمَالِہٖ
قَمَرُ النُّھٰی بَدْرُ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ
ھُوَ مُصْطَفٰی ھُوَ مُرْتَضٰی اَفْدِیْہِ حُسْنَ کَمَالِہٖ
قَالَ الْمَلَائِکُ کُلُّھُمْ بِبَیَانِ حُسْنِ خِصَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ ہیں خاصِ حضرتِ کبریا وہ رحیم و رحمتِ دوسرا
ہے اُنہیں سے ملک و مالک فلک ہے اُنہیں کی ساری چمک دمک
ہے اُنہیں کا جلوہ جہاں نما ہے اُنہیں سے ارض و سمک سما
ہے اُنہیں کی پھیلی ہوئی مہک ہے اُنہیں کی شان یہ تا غلِ ہما

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

سرِ سرو صلصلو کی صدا ہے گلو پہ بلبلو کی نوا
حجر و شجر سے بھی بے شبہ خور و نجم بدر سے برملا
یہی پڑھتی رہتی ہے فاختہ ہے یہی ترانۂ خوشنما
ہے یہی تو نغمۂ جانفزا جو ہے آشکارا ہر ایک جا

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ہے گلاب گل میں تمہاری بو ہے تمہارا جلوہ ہر ایک سو
ہے تمہاری گفتگو کو بکو سمن اور نسرین نیاز بو
ہے تمہاری سب کو ہی جستجو ہے تمہارا ذکر ہی سو بسو
گل و غنچہ کہتا ہے دو بدو یہی گلشنوں کی ہے گفتگو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

گئے عرش پر جو شہِ جہاں وہ حبیب خالق انس و جاں — وہ رفیع قدر شہِ زماں وہ رسول و خاتم مرسلاں
وہ امام جملہ پیمبراں وہ شفیع زمرۂ عاصیاں — تھے جلو میں سب سبوحیاں دمِ سیرِ شہ کے اسطرح مدح خواں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

کرے کسطرح کوئی مدح خواں صفتِ ثنائے شہِ زماں — ہے قلم شکستہ قدم یہاں ہے بیان بھی یہاں لابیاں
ہے زبان بھی یہاں بے زباں کہ ہے وہ خدا ازمیں زماں — جو ہے مالکِ ہمہ انس و جاں دمِ سیرِ شہ کا اسطرح مدح خواں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہے غلام جملہ نبی ولی میرے شاہ دیدارِ علی — یہ غلام بوبکر و عمر یہ غلام عثمان و علی
یہ تمہارا بندۂ بے ریا میرے بدرِ چرخ پیمبری — ہے وظیفہ اسکا یہی سدا یہی اسکا ذکر خفی جلی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہے جلوہ حق کا جلوہ نما شہ سرور سرا کی آنکھوں سے — ہے شان رحیمی سایہ فگن اس ماہ لقا کی آنکھوں سے
آہو قرباں ان آنکھوں پر اور نرگس شہلا اونپہ فدا — ہے چشم کشادہ تحیر اس راہنما کی آنکھوں سے
جنکو دیکھا ان آنکھوں نے وہی کہلائے آنکھوں والے — وہی اللہ والے کہلائے اس خدا نما کی آنکھوں سے
جنت دوزخ سب سرد ہوئے امید و بیم مٹے انکے — دیکھا ہے جنہوں نے جلوہ حق اس عین عطا کی آنکھوں سے
جن آنکھوں نے دیکھا انکو بیداری میں یا رویا میں — وہ ہو گئیں قابل دید خدا محبوب خدا کی آنکھوں سے
پیاری پیاری انکی آنکھیں دیدارِ خدا دکھلاتی ہیں — حور و غلماں کو جو بھی ملا ملا پیارے پیا کی آنکھوں سے

دیدار علی شیدا نبی اور تابع جملہ غوث و ولی
مخمور شراب الفت ہے اس مست ولا کی آنکھوں سے

ترجمۂ منظوم اردو نعتِ عربی حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　رسولہ الکریم

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم　　بلِّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

پہونچے کسی دن گر صبا تو بر سرِ ارضِ حرم
روضہ پہ اُس شہ کے مرا پہونچا سلام اے محتشم

من وجہہٖ شمسُ الضحیٰ من خدّہٖ بدرُ الدجیٰ　　من ذاتہٖ نورُ الہدیٰ من کفّہٖ بحرُ الہمم

منہ اُنکے سے روشن ہے خور رخساروں سے روشن قمر
نورِ ہدایت ذات سے کف اُنکے دریائے ہمم

قرآنہٗ برہاننا نسخاً لادیانٍ مضت　　اِذ جاءنا احکامہٗ کلُّ الصحفِ صار العدم

برہانِ دیں قرآن ہے جو ناسخِ ادیان ہے
نازل ہوا جب اُنپہ وہ کر ڈالے سب دیں منہدم

اکبادنا مجروحۃٌ من سیفِ ہجرِ المصطفیٰ　　طوبیٰ لاہلِ بلدۃٍ فیہا النبیُّ المحتشم

زخمی جگر ہیں ہم شہا تیغ جدائی سے ترے
ہیں خوش نصیب اس شہر کے جسمیں ہو تم شافعِ اُمم

یا لیتنی کنتُ کمن یتبع نبیّاً عالماً　　یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذا لی بالکرم

اے کاش ہوتا اُن سے میں جو ہیں نبی کے دائما
دنرات پیرو - کردے اب مجکو بھی اُنسے اے حکم

لی حسرۃٌ لِمَ لَمْ اکن من مادحی خیرِ الوریٰ　　فی کلِّ حینٍ قد مضیٰ والحال وما یحصل بہم

ماضی میں استقبال میں اور حال میں حسرت ہے یہ
انکے مدح خوانوں سے کیوں نہوا میں ہر دم ہر قدم

لستُ براجٍ مفرداً بل اقربائی کلّہم　　فی القبرِ اشفع یا شفیع بالصادِ والنونِ القلم

میں ہی نہیں تنہا شہا طالب ہے سب کنبہ مرا　　کیجئے شفاعت اب مری بالصادِ والنون القلم

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علی عصیاننا ‌ ‌ عصیاننا الکثیرۃ اِنّا ظلمنا فاکرم

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ کر رحم میرے حال پر
میرے گنہ ہیں بیشتر ظالم ہوں میں تو کر کرم

یا رحمۃ للعالمین انت شفیع المذنبین ‌ ‌ اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

اے رحمۃ للعالمیں ہو تم شفیع المذنبین
دن غم کے مجھ پر رحم کر اے صاحب فضل اتم

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین ‌ ‌ محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

اے رحمۃ للعالمیں مدد دے بزین العابدین
ہوں قید دست ظالماں قید جفا قید ستم

صدقہ میں انکے اے خدا بطفیل آل مصطفیٰ ‌ ‌ دیدار کا بھی ہو بھلا دنیا و عقبیٰ میں بہم

تضمین بر نعت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بحضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم متضمن استغاثہ

نمبر ۱

یا قاصداً ارض الحرم ان کنت صدقاً معتزم ‌ ‌ رح بالعیون لا القدم فی ارضہ ذات النعم
هو محترم هو محترم عند الالٰہ بالکرم ‌ ‌ فعلیک بالادب الاتم ان قلت صدقاً بالندم

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیها النبی المحترم

وہ سرور کل انبیا محبوب خاص کبریا ‌ ‌ عالم کے ہیں حاجت روا ہر شخص کے مشکل کشا
پھر ہند میں بے دست و پا کب تک رہوں میں یاں تنہا ‌ ‌ تو ہی کبھی آہ رسا پہونچا سلام ان تک میرا

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیها النبی المحترم

اے خالق ارض و سما اے مالک کل الوریٰ ‌ ‌ اے بادشاہ دوسرا طیبہ مجھے پھر دے دکھا
پھر ہو وہاں مسکن میرا اور ہو وہاں مدفن میرا ‌ ‌ ان تک تو ہی بہر خدا بہر حبیب کبریا

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

خیرُ الوریٰ نجمُ الھُدیٰ بدرُ الدجیٰ شمسُ الضحیٰ
وہ گلبنِ باغِ رضا نورِ خدا عینِ صفا
وہ ماہِ برجِ اصطفا وہ مہرِ اوجِ اجتبا
رہتے ہیں جس جا اے صبا ارضِ حرم کے پیشوا

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

جنکو ترستی ہیں خدا آنکھیں مری اور دل مرا
دیکھا کروں انکو سدا میرا یہی ہے مدعا
دکھلا دے جلدی کبریا انکا جمالِ پرضیا
جبتک ہوں میں اس خاک میں اتنا تو کر تو اے صبا

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

اے رحمۃ للعالمیں اے ساکنِ عرشِ بریں
اے بادشاہِ این و آں اے رونقِ فرشِ زمیں
اے خاتمِ پیغمبراں اے مہترِ کل مرسلیں
کبتک رہوں لاہور میں کہتا ہے یہ با قلبِ حزیں

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

اپنو بلا لیجے شہا گو ہوں میں سرتا پا خطا
دیدار ہے در پر کھڑا باب الکریم من اتیٰ
لیکن ہو تم عینِ عطا عینِ کرم عینِ وفا
لا یُظلمن لا یطردا فاقول دیماً ذا الصدا

اِن نلتِ یا ریحَ الصَّبا یوماً الیٰ ارضِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النبیُّ المحترم

تضمین نمبر ۲

ما الوجہ وجہُ المصطفیٰ ھو بدرا و شمسُ الضحیٰ
قد ضاء ضوءً کاملاً بولادۃٍ خیرُ الوریٰ
نار القمرُ من نورہٖ من نورہٖ نورُ الھدیٰ
اُمُّ القریٰ اُمُّ القریٰ صارت بہٖ عینُ التقیٰ

من وجہہٖ شمسُ الضحیٰ من خدّہٖ بدرُ الدجیٰ
من ذاتہٖ نورُ الھدیٰ من کنہٖ بحرُ الھمم

منہ اُنکا ہے بدرالدجیٰ مہرِ منور پُرضیا
ہے ذکر انکا جابجا آذانوں میں بے شک شبہ

اُن سے ہوا روشن قمر مہر اُن سے پاتا ہے جلا
ہے نمازوں میں ذکر آپکا قرآں ہے ذکرِ مصطفےٰ

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

اُنکے ملک اُنکے فلک اُنکا سما اُنکا سمک
اُنسے ہوا پیدا جہاں جن و پری حور و ملک

دارین میں اُنکی چمک ہر گل میں ہے اُنکی مہک
ہر جا پہ ہے اُنکی چمک ہر شے میں ہے انکی جھلک

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

اُنکے صفات و خلق سے اُنکی علامت ہے ہیں پر
نور انکا ہے جلوہ نما ہر شے سے ہے جو خشک و تر

توریت و انجیل و زبور اور کل صحیفے سر بسر
وہ تو ابو الارواح ہیں تھے گرچہ آدم بو البشر

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

دیدار علی کو یا خدا ہر دم ہو دیدار نبیؐ
دیدار ہو حسنینؓ کا وہ جو ہیں سبطین نبیؐ

دیدار بو بکرؓ و عمرؓ دیدار عثمانؓ و علیؓ
دیدار زین العابدین محبوب خلاق العلی

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

تضمین نمبر ۳

یا رحمۃً للعالمین ختم النبی ختم الرسل
جئتُ ببابك سائلاً من خوانِ نعمك قل فكل

انت حبیبی سیدی انت المعین و معین کل
یا ایها العاصی الکئیب الآن حبا قل فقل

قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا نَسَخَتْ لِاَدْيَانٍ مَضَتْ
اِذْ جَاءَنَا اَحْكَامُهٗ كُلُّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَمْ

جو میرے دین ایمان ہیں جو میرے جان جان ہیں
وہ حامل قرآن ہیں وہ ناسخ ادیان ہیں

وہ سرورِ کون ومکاں سرکارِ عالیشان ہیں | وہ رحمۃٌ للعالمیں ہاں رحمتِ یزدان ہیں

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

خلقِ نبی قرآن ہے شان انکی عالیشان ہے
نام انکا احمد مجتبیٰ وردِ زبانِ جہان ہے

جو کچھ ہی انکی شان میں کہئے وہی شایان ہے
وردِ انکے نامِ پاک کا بےشک مرا ایمان ہے

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

وہ بادشاہِ دوجہاں وہ مہتر گیہان ہے
خلقِ عظیم اُس شاہ کا مشہور ہر دوجہان ہے

وہ رحمتِ رحمان ہے ایمان کی وہ جان ہے
وہ مالکِ کون ومکاں سلطانِ انس وجان ہے

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

ویدارِ **علی** پُر جفا اے سرورِ ہر دوسرا
در سے ترے اے سرورا جنت ملی تو کیا بلا

ہے آپ کے در پر کھڑا امیدوارِ صد عطا
اس در سے ملتا ہے خدا اللہ رے اے کانِ سخا

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

تضمین نمبر ۴

اِنِّیْ غَرِیْمٌ ھَائِمٌ فِیْ حُبِّکَ یَا مُصْطَفٰی
جُدْ اَیُّھَا الْبَحْرُ الْکَرَمْ اَمْطِرْ عَلَیْنَا بِالْکَرَمْ

بِلَوَاعِجِ الْاَشْوَاقِ قَدْ صِرْتُ رَمَادًا مُحْرِقًا
قَدْ اُوْقِدَتْ فِیْ قَلْبِنَا نَارُ الْغَرَامِ مُلْھِبًا

اَلْبَا دُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

زخمی ہے دل بسمل جگر سینہ ہے سوزاں سر درا
ہے مرہمِ زخمِ جگر یک نگہِ پُر لطف وعطا

پیکانِ دوری کی خلش رہتی ہے دل میں جا بجا
ہیں خوش نصیب اُس شہر کے تم جس میں ہو رونق فزا

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

بے کل ہے دل بے چین جاں جانِ حزیں ہے ناتواں
اے دستگیرِ بیکساں حاجت روائے انس و جاں
کب تک سہے بارِ گراں بارِ فراق اے جانِ جاں
میری بھی ہو حاجت روا اے بادشاہِ دوجہاں

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

بے آب مچھلی کی طرح رہتا ہوں ہر دم مضطرب
اے راحتِ جانِ حزیں اے منبعِ الطافِ رب
اے بحرِ الطاف و عطا اے ابرِ بارانِ طرب
مجھ پر بھی اک نظرِ کرم اے رونقِ عجم و عرب

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

ہوں شربتِ دیدار کا میں تشنہ لب پیاسا شہا
ہیں جتنے بھی کل انبیا ہیں فیضیابِ مصطفیٰ
جامِ وصال اب ہو عطا اے بحرِ فضلِ کبریا
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ مجھ پر بھی یک نظرِ عطا

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے بادشاہِ بحر و بر اے ہادیِ جنّ و بشر
مانیں نہ تمہیں اہلِ وبر اہلِ مدر سنگ و شجر
اے گمرہوں کے رہنما اے مومنوں کے راہبر
اک ہم بھی ہیں حاضر شہا در پر تمہارے نوحہ گر

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

دیدارِ علی بنیو اشتاقِ دیدارِ نبیؐ
ہے آل اور اصحاب کا بیشک یہ شیدائے ولی
شیدائے ابوبکرؓ و عمرؓ مشتاقِ عثمانؓ و علیؓ
عشقِ رسول اللہ میں ہے اسکا یہ ذکرِ جلی

اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ہجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوبٰی لِاَہْلِ بَلْدَۃٍ فِیْہَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

تضمین نمبر ۵

یا ربنا ارزق بالعطا لی اتباع المصطفیٰ — فی کل حالی بالکرم لیلاً نہاراً دائماً
یا ربنا ارحم بالکرم فی جملۃ حالاتنا — فی الیقظۃ والنوم فی قبرنا فی حشرنا

یٰلیتنی کنت لمن یتبع نبیاً عالماً
یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذالی بالکرم

اے خالق ارض وسما ہو پیروی مصطفیٰ — مجکو مری اولاد کو ہر لحظہ و ہر دم عطا
دائم رہوں میں متبع اُنکا اور انکی آل کا — اور اُنکے کل اصحاب کا ذریات اور صبح ومسا

یٰلیتنی کنت لمن یتبع نبیاً عالماً
یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذالی بالکرم

ہے اسوہ حسنہ تیرا اے سرور کل انبیا — محبوب خلاق الوریٰ مقصود غوث و اولیا
تیری اطاعت بے شبہ ہے طاعت رب العلیٰ — پیرو تمہارا ہے شہا محبوب رب کبریا

یٰلیتنی کنت لمن یتبع نبیاً عالماً
یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذالی بالکرم

میرا نہیں کوئی شہا دو جگ میں حامی سروا — دونوں جہاں میں ہے شہا مجکو سہارا آپکا
بن آپ کے کوئی نہیں میرا معین ای سرورا — یہاں بھی تمہیں واں بھی تمہیں ہو تم ہی تو مشکلکشا

یٰلیتنی کنت لمن یتبع نبیاً عالماً
یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذالی بالکرم

ویدار ہی تنہا نہیں حلقہ بگوش شاہ دیں — دربان اُنکے در کے ہیں بے شبہ جبریل امیں
ہیں بادشاہان جہاں اور جملہ شاہان زمیں — ہیں فیضیاب اُس شاہ کے کل انبیاء و مرسلیں

یالیتنی کنت لمن یتبع نبیاً عالماً
یوماً ولیلاً دائماً وارزق کذالی بالکرم

تضمین نمبر ۶

یا ربنا صلِ علیٰ خیر الوریٰ نجم الہدےٰ — بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ نورِ الہدیٰ ہادی الوریٰ
صلِّ علیٰ اصحابہ لیلاً نہاراً دائماً — و علیٰ جمیع الآلِ والاولادِ دیماً ربنا

لی حسرۃ لم لم اکن من مادحی خیر الورےٰ
فی کلِّ حینٍ قد مضیٰ فی الحال وما استقبلہم

افسوس عمرِ ما مضےٰ بیکار گذری سرورا — اے کاش میں رہتا سدا مداح سلطان الورےٰ
دروازے پر اُس شاہ کے مشغول صلوات و ثنا — رہتا یہی کہتا سدا بھیج اوپر رحمت الخدا

لی حسرۃ لم لم اکن من مادحی خیر الوریٰ
فی کُلِّ حینٍ قد مضیٰ فی الحال وما استقبلہم

وہ دن بھی ہوگا اے خدا پھر دیکھوں روضہ مصطفےٰ — گلیوں میں طیبہ کے سدا کہتا پھروں یہ دائما
یا ربنا یا ربنا یا ربنا یا ربنا — صلِّ علیٰ خیر الوریٰ صلِّ علیٰ خیر الورےٰ

لی حسرۃ لم لم اکن من مادحی خیر الورےٰ
فی کلِّ حینٍ قد مضیٰ فی الحال وما استقبلہم

وصفِ رخِ خیر الوریٰ شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ — زلفِ معنبر آپ کی تھی رشکِ مشکِ ختن خطا
مداح اُنکا ہے خدا پھر کیا کرے کوئی ثنا — جتنی بھی چاہے کر صفت لیکن نہ کہ انکو خدا

لی حسرۃ لم لم اکن من مادحی خیر الورےٰ
فی کلِّ حینٍ قد مضیٰ فی الحال وما استقبلہم

ہرگز نہیں ہیں وہ خدا لیکن خدا سے ہیں نہیں جدا — اللہ ہی جانے ہیں وہ کیا محبوب خاص کبریا
دیدار دیدار اُنکا ہو جسکو میسر دائما — خوبوں میں ہو اُنکی فنا ہے وہ حبیب کبریا

لی حسرۃ لم لم اکن من مادحی خیر الورےٰ
فی کل حین قد مضیٰ فی الحال وما استقبلہم

تضمین نمبر ۷

إنی ظلمت سیدی ظلما کثیرا فارحمن
غلبت علینا شقوتی یا ناصر الدین فانصرن
بالرأفة والرحمة یا رحمة اللہ اکرمن
ضاقت علیٰ حالتی یا فارج الہم افرجن

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علیٰ احوالنا
عصیاننا لا حدّ لہ انا ظلمنا فاکرم

مجرم ہوں میں بےحد شہا دامن میں اپنے لو چھپا
تم رحمت رحمان ہو مجھ پر ہو یک نظر عطا
تم عیب پوش عاصیاں ہیں پر خطا و پر جفا
پیاسا ہوں میں اے شاہ دیں یک جام کوثر دو پلا

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علیٰ احوالنا
عصیاننا لا حدّ لہ انا ظلمنا فاکرم

اے صدر انجمن ہدیٰ و اے گلبن باغ رضا
میں ہوں غریب بینوا بے بال و پر بے دست و پا
اے گلشن علم و حکم و اے منبع جود و سخا
للہ میری لو خبر اے بحر مواج عطا

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علیٰ احوالنا
عصیاننا لا حدّ لہ انا ظلمنا فاکرم

اے جان جاں جانِ جہاں اے جان دیں ایمان جاں
اے سرورِ کون و مکاں اے بادشاہ انس و جاں
اے جان جانانِ جہاں اے رونقِ باغ جناں
اے سرّ سرّ کن فکاں فی کل صعب مستعان

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علیٰ احوالنا
عصیاننا لا حدّ لہ انا ظلمنا فاکرم

دروازۂ لطف و سخا یہ باب عالی آپکا
یہ بندۂ دیدار بھی در پر تمہارے ہے کھڑا
عالم پہ رہتا ہے کھلا اے مصدر فیض و عطا
بھر دیجے دامن اسکا ہی نقد حضوری سے شہا

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علیٰ احوالنا
عصیاننا لا حدّ لہ انا ظلمنا فاکرم

تضمین نمبر ۸

یا رحمۃ للعالمین انت شفیع المذنبین
استشفع لنا یا سیدی بطفیل زین العابدین
استشفع لنا یا شافعی فی القبر فی حال الحزین
فی الحشر والنشر استشفعن استشفع لنا فی یوم دین

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

ہے نام پاک مصطفےٰ ساری ہی دار دونکی دوا
ہیں وہ مرے حاجت روا اور ہیں وہی مشکلکشا
وہ راحت قلب حزیں ہیں ساری رضونکی شفا
جسکو ملا جو کچھ ملا انکے ہی صدقے میں ملا

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

سب ہیں ترے در کے گدا ماو شما شاہ و گدا
ہیں تیرے خوان فضل کے سب انبیا زلہ ربا
جن و ملک ارض و فلک سب انبیا کل اولیا
تیرے ہی در سے بے شبہ ملسکتا ہے رب العلی

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

تڑپا کروں کبتک تنہا میں ہند میں بےدست و پا
ہے ابتو یہ ہی التجا اے بادشاہ دوسرا
ابتو بلالو ہند میں لاشہ نہ ہو جاوے پڑا
طیبہ میں ہو مسکن مرا طیبہ میں ہو مدفن مرا

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

ہو آپکا دیدار علی راجی دیدار نبی
امید رحمت پر ترے یہ بندۂ غوث ولی
مشتاق بوبکر و عمر مشتاق عثمان و علی
اسطرح کہتا ہے سدا با چشم تر سوز دلی

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

تضمین نمبر ۹

اَنْتَ الشَّفِیعُ اَنْتَ الْمُطَاعُ اَنْتَ النَّبِیُّ اَنْتَ الْکَرِیمُ
اَنْتَ الْمُشَفَّعُ وَالْوَجِیہُ الشَّافِعُ اَنْتَ الرَّحِیمُ

اَنْتَ الْقَسِیمُ اَنْتَ الْجَسِیمُ اَنْتَ النَّسِیمُ اَنْتَ الْوَسِیمُ
لَسْتَ بِفَظٍّ وَالْغَلِیظِ اَنْتَ اللَّطِیفُ وَالْحَلِیمُ

یا رحمۃً للعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

تم رحمتِ سبحان ہو تم معدنِ احسان ہو
درد و مصیبت میں مرے آخر تمہیں معوان ہو

لطف و کرم کی کان ہو محبوبِ ربِ رحمان ہو
تم گلشنِ الطاف کے بیشک گل و ریحان ہو

یا رحمۃً للعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

یا مَنْ بَلَغَ فوقَ السماواتِ بآنٍ وارتجع
اَنْتَ اِمامُ الانبیاء مِنْ فضلِہٖ لا بالطمع

فی المحطۃ کانَ الفراشُ بحالِہٖ لما رجع
وَمَلَکْتَ ملکوتَ السمٰوٰتِ بکرمہٖ لا بالولع

یا رحمۃً للعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

امت کل الانبیا

تم رحمتِ رحمان ہو تم مصدرِ افضال ہو
محبوبِ حق ہو بے شبہ تم جانِ حسن و جمال ہو

تم شاہِ اہلِ کمال ہو تم کانِ حسن خصال ہو
تم مہرِ اوجِ کمال ہو تم بدرِ جاہ و جلال ہو

یا رحمۃً للعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

اے سرورِ دنیا و دیں کس سے کہے رازِ دلی
جز آپ کے اے سرورا ہے سخت مجھکو بیکلی

بندہ تمہارا پر جفا یہ بندۂ دیدار علی
کب تک رہوں ہیں ہند میں رنج و الم سے ممتلی

یا رحمۃً للعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم

تضمین نمبر ۱۰

یا ایہا الریح الصبا قومی بحضرۃ مصطفٰی
قولی بحضرۃ سیدی بدر الدجی شمس الضحٰی
بعد السلام بلغی حالی الی خیر الورٰی
عونی دعونی سیدی یا مصطفٰی یا مرتضٰی

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

اے سرورِ پیغمبراں اے بادشاہِ انس و جاں
نظرے بسوئے عاصیاں مظلوم دستِ ظالماں
محبوب خلاقِ جہاں اے سرورِ کل مرسلاں
اے چارۂ بیچارگاں درمانِ دردِ عاشقاں

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

امداد کا طالب ہوں میں اس بیکسی کے حال میں
میں آپ کا ہو کر پھنسا دنیا کے اس جنجال میں
بیڈھب پھنسا ہوں سرورا میں بیکسی کے جال میں
کب تک ہوں بے بال و پر بدحال رنج و وبال میں

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

اے دستگیرِ بیکساں اے چارۂ درماندگاں
دستِ ستمگر سے مجھے لیجے بچا شاہِ شہاں
لیجے خبر جلدی مری دیجے مجھے اپنی اماں
اے ماحی ظلم و ستم جور و جفائے ظالماں

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

دیدار بدکردار ہے گو عاصی و بدکار ہے
نام اسکا ہے دیدار علی یہ علی کا پیروکار ہے
پر آپ کا دیدار ہے اور طالب سرکار ہے
بطفیل زین العابدین اب اسکی بھی یہ پکار ہے

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَخَیْرِ الْاَنَامِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مجالس مولود شریف سرورِ عالم میں پڑھنے کیلئے

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ ۔ سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ خُذْ بِاَیْدِی الظّٰلِمِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا سَیِّدِی ظُلْمًا کَثِیْرًا ۔ کُنْ لَنَا سَیِّدِی شَفِیْعًا اَنْتَ خَیْرُ الشَّافِعِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

یَا حَبِیْبِی یَا مَعَاذِی یَا شَفِیْعِی یَا مَلَاذِی ۔ یَا مَعَاذَ الْعَاصِیِّیْنَ یَا مَلَاذِ الْخَاطِئِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

اِنَّنِی قَدْ جِئْتُ بَابَکَ جِئْتُ رَاجِیًا جَنَابَکَ ۔ لَا تَرُدَّنِی عَنْ بَابِکَ یَا مَآبَ الرَّاجِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْاَکْبَرُ قَالَ فِی شَانِکَ الْاَظْہَرُ ۔ اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ یَا خَاتِمَ الْمُرْسَلِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

شَانُکَ الْعَالِی مُمَجَّدْ اِسْمُکَ السَّامِی مُحَمَّدْ ۔ اَنْتَ مَحْمُوْدٌ لِّرَبِّی رَبِّی رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

یَا نَبِی السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْ السَّلَامُ عَلَیْکَ
سَیِّدِی السَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

داءُ عشقك يا حبيبي ليس له غيرك طبيبي ◦ داوني بالوصل سيدي يا دواء العاشقين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

بابك العالي معاذي إسمك السامي ملاذي ◦ أطلبن بابك مآبي يا مآب الطالبين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

هب لنا قربك حياتي قربك بعد الممات ◦ إنني عاصٍ وخاطٍ يا عفوّ الخاطئين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

جد بلطفك على أقبلن ط اقبل إليّ ◦ أنظرن ط دائماً إليك يا مراد الناظرين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

إسمك طٰهٰ ويٰس سماك ربي بصاد ◦ أيها النون المزمل يا رئيس المدحين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

أدخلني باب الريان اسقني كأس السلام ◦ اشفعني يوم القيام يا شفيع المذنبين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

عبدك الدّيدار رجاء مخطياً عاصٍ ملاذاً ◦ خذ بيدي عوني غياثي يا غياث الخائفين

يا نبي السلام عليك يا حبيبي السلام عليك
سيدي السلام عليك صلوات الله عليك

نسخہ: خذ بيدي عوني وغيثي يا غياث الراغبين ط

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

حمداً للہ بآلائہٖ شکراً للہ علی النعم
والحمد لہٗ والشکر لہٗ قدرا لآلاءِ والکرمِ

قد ربّانا فی بطنِ الامّ وانجانا من کل کربٍ
ھو خالقنا ھو رازقنا ھو مبدعنا من العدم

لا ضدّ لہٗ لا ندّ لہٗ لا ولد لہٗ لا والد لہٗ
خلّاق الحدث والقدم خلّاق العالم بالحکم

لا عمّ لہٗ لا خال لہٗ لا زوج لہٗ لا کفو لہٗ
فرد صمد ملک ربّی احد موصوف بالقدم

اللہ قدیم ازلیّ احد لا احد الاعداد
لا احد احاد ابدیّ رزّاق اناسٍ بالقسم

ماشآء فعل یفعل ابداً بمشیّتہٖ وبحکمتہٖ
لا یخلو افعال اللہ ازلاً ابداً من الحکم

لا یاخذنا بمعاصینا لا یخزینا بخطایانا
ھو غفّار لمعاصینا ستّار عیوبٍ بالکرم

ھو مھدینا بھدایتہٖ بارسال الرسل برحمتہٖ
قد اعطانا ختم الرسل فضّلنا بہٖ علی الامم

ھو شافعنا یوم الحشر عونی فی الھمّ والغمّ
ھو عند اللہ ذو القدر ھو خیر الخلق کلّھم

اللہ بہٖ یدفع عنّا مکر الشیطان وتلبیسہٗ
ھو دافع کل بلیّاتٍ من قحطٍ مرضٍ من المٍ

ھو ناصرنا فی صعباتٍ ومغیث الکل من آفاتٍ
ھو آخذ ایدینا کرماً فی یوم الزلّۃ والنقم

ربّی اکرمنی فی الدارین بالفتہٖ ومحبّتہٖ
وامتنی لمّا جآء الاجل بمدینتہٖ دار الحکم

زدنی من داء صبابتہٖ وامتنی بین غرامتہٖ
احرقنی قلبی یاربّی بلواعج عشقہٖ والنسم

یاسیّدنا یاشافعنا امددنی بین الدارین
من لی غوثاً فی الدارین یا غوثی غیرک من سقم

غلبتنی النفس الامّارہ من ینجینی من غلبتہٖ
امددنی مددا یا غوثی واغثنی غیثی المحتشم

انت الھادی انت المھدی ومعین الکل فی کل ال......
......آفات وانت مغیث الکل من الآفات اذا ازدحم

جاء الاشجار لدعوتک یا غوثی نحوک ساجدۃً
سجد الاسد لغلامک انت مطاع الکل ومحتشم

رجع الشمس بالایماء شقّ القمر باشارتک
جاء الشجر لطاعتک نحوک بالساق والقدم

شھد الضبّ برسالتک شھد الذئب بنبوّتک
قتل الکفّار فی البدر بعداوتک وفق العلم

قحط الکفّار لدعوتک حتی اکلوا الکلب والام......
......وات ثمّ کشف الضرّ عنھم بدعائک بالرحم

وعلیک سلّم تسلیماً حجر من قبل رسالتک
فی کف ابی جھل شھد الاحجار سفرک بالحکم

امنت باللہ وبک فالاولی بنا من انفسنا
یا سیدی نورک حاضرۃ فی قلب المؤمن ناظرۃ
صل وسلم یاربی من عبدک دیدار الخاطی

یا مولی انت فانت بنا ادنی منا من کلھم
ولکل الامۃ شاھدۃ یا شاھدنا یوم الندم
کل الآنات علی خیر المخلوق حبیبی المفتخم

وعلی الصحب وعلی الآل وعلی الاولاد والازواج
وعلی من والٰہ فی عشقہ من امتہ خیر الامم

حوادث زمانہ کا ذکر اور ان سے نجات کیلئے دعا

لقد حدث الحوادث فی الانام   وقد جاء البلیۃ بازدحام
دجی الایام کاللیل الظلام   بکفر وارتداد من لئام
نخذ ذیل النبی خیر الانام   نبی الہاشمی بدر التہامی
ھو الشمس الضحی نور الھدایہ   مطاع الکل محبوب الکرام
وانی عبدہ الخاطی طرا   مغیث مستجیر مستھام
نخذ بیدی وامددنی حبیبی   صلوۃ اللہ علیک والسلام
وانی مستضام من لئام   اغثنی یا غیاث المستضام
عفت آثار کفر من قدومک   وآثار الجھالۃ بالتمام
دیار الکفر قفر من قدومک   قدومک ماحی البدع الظلام
وآثار الظلام محت بنورک   ونار الدھر من نور السلام
فمالی ان اری الآن الزمان   کدورا بالظلام علی الظلام
وشاع الکفر والکفار غلبوا   وصرنا غافلا مثل النیام
فامددنا ونبھنا من النوم   واکرمنا باکرام الکرام
وانت ملاذنا من کل صعب   وانت شفیعنا یوم القیام
حبیب اللہ ختم المرسلین   سواک بمن نلذ یوم الضیام
ومالی من الوذبہ سواک   فسترنی بذیل الاحترام

وقد سحب الزمان سحاب الكفر / دجى الأيام من ظلم الظلام
فنوّرنا بنور الانتقام / واطمس نار كفر بالحسام
بدى البدعات طرّا يا حبيبي / يعمّ الجهل عاما بعد عام
وغربت سبيل الاسلام طرّا / عفت آثار سلم والسلام
فما في الخافقين لنا نصير / ويرمينا برمي كل رام
وغلبت شقوة فوق الشقاوة / وظهر البدع يا ماحي الظلام
هوادينا على ابواب نار / دعاة نحو نار بالدوام
يقولون كلام الحق لكن / يريدون البواطل باختصام
بالسنة حداد وهو احلى / من السكر وهو لنا الحمام
فويل ثم ويل ثم ويل / على قول نتائجه الملام
وصار مباحهم فرضا وصار الـ / فرائض عندهم مثل الحرام
قد ازدحم الحوادث والبلايا / علينا مثل وبل او غمام
فارسلنا مجدد دين حق / بكلمات وسيف والسهام
اغثنا يا رسول الله اغثنا / الم يأن لنا آن السلام
ومالي من اعوذ به سواك / من ايام المصيبة وازدحام
وانت معاذنا من كل شر / ومنجانا من الشر التمام
معاذي قد عدى الاعداء شرا / علينا كلنا بالاهتمام
فاهدهم الى الاسلام طرّا / وارشدهم الى سبل السلام
لقد متنا كميتة جاهلية / وليس لنا الخليفة والامام
فخذ بيدي وايدينا جميعا / وفي الدارين غيرك لن يحام
وثبتنا صراط المستقيم / واجعل كلنا بطلا وّرام
ففتن قذفت قلوب المسلمين / بوهن ثم وهن والخصام
يخافون المنية وهو آت / بحب المال قد صاروا الغلام

وَخَرَجَتْ هَيْبَةُ الْاِسْلَامِ طُرًّا
مِّنَ الْكُفَّارِ يَا عَوْذِيْ عِصَامِيْ

فَاِنْ لَمْ تَهْدِهِمْ خُذْهُمْ اِلٰهِيْ
بِمَوْتِ فُجَاءَةٍ وَالْمَوْتُ عَامٌ

لَهُمْ طَيَّارَةٌ وَّلَهُمْ مَدَافِعْ
فَخُذْهُمْ بِالصَّوَاعِقِ وَالرِّضَامِ

بِرِيْحٍ عَاصِفَاتٍ وَالصَّرَاصِرْ
بِاَمْرِ اللّٰهِ بِالْبَطْشِ الصِّرَامِ

وَلَيْسَ سِوَاكَ فِي الدَّارَيْنِ قَطُّ
لِمُدَارِكَ فَخُذْ بِيَدِيْ اِمَامِيْ

گلشن دہر میں رونق ہے تمہاری ساری
آتی ہر گل سے ہے خوشبو تیری پیاری پیاری

آبپاشی تری رحمت کی نہوتی جو شہا
سوکھ جاتی میرے اعمال کی ساری کیاری

گل و غنچہ کی زباں پر ہے سدا صلّ علیٰ
کیا ہی ہے آپکا رتبہ میرے شاہا بھاری

بھیجتے رہتے ہیں مرغانِ چمن تمپہ درود
پڑھتے رہتے ہیں سلام آپ پہ باری باری

روتا رہتا ہے سدا ابر بہاری و نرات
آپ کے ہجر میں ہے اسکی یہ ساری زاری

کہیں اے ابر کرم اٹھو برس جلدی
غم دوری کی گھٹا چھائی ہیں کاری کاری

روتے روتے مرے خشک ہوگئے آنکھوں میں اشک
توہی کچھ کر مری اے ابر بہاری یاری

نکرے ایسا خدا اگر کہیں یاں مر بھی رہوں
کھینچ لینا مجھے واں آپکو ہے کیا بھاری

کب بلاؤ گے شہا اب تو نکیجئے کچھ دیر
ہو کرم اب کہ ہے اب لطف و کرم کی باری

یہ تو ہے مجکو یقیں ہیں نہ ہونگا یاں پہ
کیوں نہیں لیتے بلا ہے بہت اب یاں خواری

دیکھو مر جائے نہ یاں ہند میں دیدار ترا
عمر سب ختم ہوئی موت کی ہے تیاری

میں ہی کیا جو بھی ہیں شاہا مرے پیارے سارے
تمپہ قرباں کہ ترے غم کے ہیں مارے سارے

انبیا مثل کواکب ہیں ہو تم مہر منیر
عکس سے آپ کے روشن تھے یہ تارے سارے

از سما تا بسمک ارض و فلک جنّ و ملک
واسطے آپ کے خالق نے سنوارے سارے

کیئے اللہ نے اس شاہ کی خاطر لاریب
قائم افلاک پہ پُرنور منارے سارے

اے صبا گلشن طیبہ سے جو ہو تیرا گذر
کہیو بے چین ہیں وہ عشق کے مارے سارے
آپ کے ہجر کے مارے مرے مولا شب بھر
گنتے رہتے ہیں ستارے یہ بچارے سارے

جب گئے عرش پہ ہر ایک فلک نے ویدار
وارے قدموں پہ مرے شہ کے ستارے سارے

تضمین نعتیہ

طَلَعَ الْبَدْرُ مِنْ طَلْعَتِہٖ وَسَجَی اللَّیْلُ مِنْ لِمَّتِہٖ
فَاقَ الرُّسُلَ بِرِسَالَتِہٖ سَبَقَ الْکُلَّ بِفَضِیْلَتِہٖ
اَلْخُلُقُ الْاَعْظَمُ سِیْمَتُہٗ وَالرَّحْمُ الْاَتَمُّ جِبِلَّتُہٗ
سَادَ الرُّسُلَ بِکَرَامَتِہٖ وَبِرَحْمَتِہٖ وَبِرَاْفَتِہٖ

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

وہ خلق عظیم کے منبع ہیں وہ نورٌ من نور اللہ ہیں
وہ مظہر اوصاف اللہ ہیں وہ نور خدا کا جلوہ ہیں
لولاکَ لما خلقَ الدنیا وہ مصدر فضل مولیٰ ہیں
وہ پیکر نور الٰہی ہیں وہ پیارے محبوب اللہ ہیں

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

کس منہ سے کروں میں صفت انکی میں لکھوں کس کلک سے انکی صفت
وہ صفات خدا کے مظہر ہیں وہ ہیں سر تا پا شانِ رحمت
وہ ہیں باعثِ ایجادِ عالم وہ ہیں جملہ رسل سے باعظمت
وہ نورِ خدا ہیں ظل اللہ وہ ہیں مطلع رحم و کرم رافت

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

ہوئے جب پیدا وہ حبیب خدا انوار انکے نے عالم کو گھیرا
مٹی ظلمتِ کفر و شرک اک دم روشن ہوئے انسے ارض و سما
بت کرنے لگے تصدیق انکی لگا کہنے مبل جھوٹا اب ہیں
یہ ہیں وہ مہ برج عز و علا کہ ہے جنسے منور ہر دوسرا

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

بوجہل کی مٹھی میں کنکر کرنے لگے تصدیق شہ کی
کرتے تھے سلام انکو پتھر یہ شان بلند تھی اس مہ کی

جس دن میں ہوئے تھے وہ پیدا کھائی قسم حق نے اُس دن کی — اُمّ القریٰ اُنسے مکہ ہوا عظمت بڑھی اُنسے کعبہ کی

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

مُردہ گوہ آپنے زندہ کی لگی گوہ پڑھنے کلمہ اُنکا
جب بھیڑیا کلمہ پڑھنے لگا ہوا مسلم سب گھر سلمہ کا
ہوئے مشرک ایکہزار اُسدم مسلم ہونے لگے اُنکے فدا
ابوجہل بھی دل میں جانتا تھا ہے کلام اُسکا کلام خدا

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

عالم سے نرالی شان کے تھے یوسف بھی اُنکو مانتے تھے
اِذا اَخذَ اللّٰہ مِیثَاق سب شیفتہ اُنکی آن کے تھے
آدم سے لیکر تا عیسےٰ تابع اُنکے فرماں کے تھے
تھے گرچہ سب پیغمبر حق وہ مصدق سب قرآن کے تھے

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

نام اُنکا رحمتِ عالم ہے سب دینوں میں دین اُنکا ہے
وہ پیارے ہیں پیارے اللہ کے نام اُنکا قرآن میں یٰسین ہے
اُنکا دشمن مردود لعین مطرود ہے وہ بیشک بے دین ہے
ایمان اُنسے اسلام اُنسے وصف اُنکا بیان والتّین ہے

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

معراج کی شب محبوب رب جب عرش کی جانب ہو رواں
جبریل رکاب کو تھامے ہوئے اَللّٰھُمَّ سَلِّم گویاں
شب اسریٰ اسرافیل چلے تھامے ہوئے باگ کو دواں دواں
تھا شور درود و سلام مچا جاتے تھے جلو میں ملک پویاں

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

ہاں صلِّ وسلِّم یا اللہ لیلاً و نہاراً صبح و مسا
صدقے میں اُنکے کرم فرما دیدار علی پر یا مولےٰ
بر سرور دیں سلطان ورابر آل و صحابہ ہم صلحا
بر آل و عیال پدر مادر اولاد و مشائخ اے اللہ

اَلصّبحُ بدا مِن طلعتہٖ واللّیلُ دجیٰ مِن وفرتہٖ
اَزکی النّسبِ اعلی الحسب کلُّ العرب فی خدمتہٖ

بس

(منظور عام پریس لاہور میں باہتمام ایم محمد حسین پرنٹر چھپا)

تفسیر میزان الادیان

جسکا مختصر نمونہ طبع ہوکر عرصہ ہوا کہ شائع ہو چکا ہے اُس نمونہ کو دیکھکر درخواست تفسیر میزان الادیان کی ز
آرہی تھیں اب بفضلہ تعالیٰ اسکا مقدمہ اور تفسیر سورہ فاتحہ زیر طبع ہے یہ وہ تفسیر ہے کہ قرآن مجید پر جتنے بھی مخا
آجتک اعتراض کئے ہیں بلکہ بعض وہ اعتراض جنکو زمانہ حال کے مخالفین نے خواب میں بھی نہیں دیکھا انکو مفصل بیان کرکے ا
جوابات اس خوبی کے ساتھ مدلل بیان کئے ہیں کہ جسکے بعد مخالفین کے جواب دینے میں کسی کتاب دیکھنے کی
نہیں رہتی۔ علیٰ ہذا بیان شان نزول سورہ فاتحہ میں پاکی ناپاکی پانی اور بدن اور جا نماز و جملہ احکام نماز کی
جتنی حدیثیں موید مذہب حنفیہ ہیں صحاح ستہ وغیرہ سے جمع کردی ہیں کہ جنکو دیکھکر کوئی مخالف یہ نہیں کہ
کہ مذہب حنفیہ کا ایک مسئلہ بھی مخالف قرآن و حدیث ہے اور ہر موقعہ پر نکات تصوف بیان کئے گئے ہیں
دو ماہ تک بیس جز کے انداز میں تیار ہو جاویگی اور بغرض نفع عام قیمت بہت مناسب رکھی جاویگی او
درخواست بھیجنے والوں کو محصولڈاک معاف کیا جاویگا درخواستیں بہت جلد آنا چاہئیں دوسر
مفسر مذکور کی تصنیف سے مناظرہ مقلد و محمدی ہے جسمیں غیر مقلدین کے ادنیٰ سے اعلیٰ تک تمام اعتر
مدلل بیان کرکے انکے جوابات مسکتہ مدلل بالتفصیل بیان کئے ہیں اور عورتوں اور مردوں کے بالوں کی حد اور
شرعی کی تحقیق اس بسط سے کی ہے کہ جسکے بعد کسی دوسری کتاب کی حاجت نہیں رہتی۔ اور تحقیق المسا
طبع شدہ تیار ہے جسمیں بذریعہ خط و کتابت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے اقرار قیام میلاد شریف لیا گ
کنوئیں کے تمام مسائل ضروری درج ہیں اور تقلید شخصی اور سوم چہلم برسی اسقاط احتیاط الظہر کے مسائل ک
بیان کیا ہے اور وہابی و سنی کی پہچان قرآن و حدیث اور اقوال مولانا روم علیہ الرحمۃ سے بیان کیگئی ہے ا
دیوان فارسی و اردو مسمی بہ دیوان دیدار علی بھی زیر طبع ہیں۔ دیوان اردو کا اول شعر یہ ہے " میدان ج
جب شبدیز قلم کا روانہ ہوا پہلے ہی قدم میں جگر اکروہ تیر قضا کا نشانہ ہوا"۔ علاوہ بریں اور بھی ت
مولنا ممدوح طبع شدہ اور نیز تصنیفات اعلیحضرت عظیم البرکۃ مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خان صاحب قدس سرہ ہمارے کت
مل سکتی ہیں۔ **پتہ ملنے کا:-**

لاہور اندرون دہلی دروازہ محلہ جھنگڑ ال مسجد حنفیہ۔ دفتر مرکزی
انجمن حزب الاحناف ہند۔ مولوی
سید احمد صاحب ناظم انجمن

(منظور عام پریس بادار پیسہ اخبار لاہور میں باہتمام ایم محمد حسین پرنٹر چھپکر شائع ہوا)